ماہنامہ

دیوبند

# طلسماتی دُنیا

جولائی، اگست ۲۰۱۶ء

سورۂ محمد کے خادم کو بُلانے کا عمل

گلدستہ عملیات

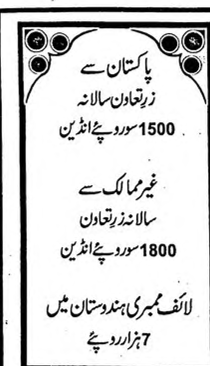
محمد شبیر قادری

بسم اللہ کی برکات

عاطف ہاشمی

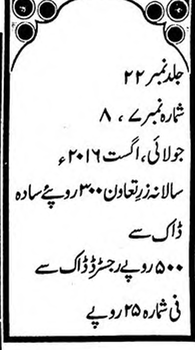
Rs.25/=

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم










دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔




موبائل نمبر: 09359882674
فون نمبر: 01336-224455
E-mail : hrmarkaz19@gmail.com




موبائل 09756726786

ایڈیٹر
حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند
موبائل 09358002992

## اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دریافت ہے اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے، اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ 'ماہنامہ طلسماتی دنیا' کی ملک ہیں اس کے کل یا جز کو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے خلاف ورزی کرنیوالے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ (منیجر)

کمپوزنگ:
(عمرالٰہی، راشد قیصر)
**ہاشمی کمپیوٹر**
محلہ ابوالمعالی، دیوبند
فون 09359882674

بینک ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے بنوائیں

ہم اور ہمارا ادارہ
مجرمین قانون، ملک اور اسلام کے غداروں سے اعلان بیزاری کرتے ہیں

## انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)


TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI, DEOBAND 247554

پتہ: ہاشمی روحانی مرکز
محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

پرنٹر پبلشر زینب ناہید عثمانی نے شعیب آفسیٹ پریس، دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Zenab Naheed Usmani Shoaib Offset Press Delhi
Hashmi Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband (U. P.)

# کیا اور کہاں

اداریہ




اردو کے رسالوں کی حالت دن بدن خستہ ہوتی جارہی ہے۔اردو کے وہ رسالے جن کی گونج چہار دانگ عالم میں سنی جاتی تھی اور جن کی آہٹوں کو دوسری زبان والے بھی محسوس کرتے تھے آہستہ آہستہ وہ بھی اپنے چاہنے والوں کی بے اعتنائی کا شکار ہو کر دنیا سے رخصت ہو گئے۔ان رسالوں میں بیسویں صدی، شاعر، ماہنامہ شمع، ماہنامہ روبی، ادبی دنیا، ہدیٰ وغیرہ جیسے رسائل شامل تھے۔ان کا انتظار ہفتوں پہلے شروع ہو جاتا تھا، آج ان کا نام ونشان تک موجود نہیں ہے۔

جب سے لوگ موبائل، انٹرنیٹ اور فیس بک جیسے مشاغل میں الجھ کر رہ گئے ہیں تب سے رسائل اور کتب کی ناقدری عام ہو کر رہ گئی ہے۔رفتہ رفتہ مطالعہ کا ذوق ختم ہوتا جارہا ہے۔اس سے بھی ادبی اور معلوماتی رسالوں کی دُرگت سی بن کر رہ گئی ہے۔جو رسالے کسی طرح اپنا وجود باقی رکھے ہوئے ہیں وہ بھی عجیب طرح کی کس مپرسی کا شکار ہیں اور نہیں کہا جاسکتا کہ کون سا رسالہ کب آخری ہچکی لے لے۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا ایک تحریک کی طرح ابھرا تھا اور اس رسالے کی گونج بھی دوسرے معیاری رسالوں کی طرح پوری دنیا میں سنی گئی۔برصغیر میں تو یہ مقبولیت کی آخری حدیں پار کر ہی چکا تھا لیکن اس کی پذیرائی یورپ کے بھی کئی ملکوں میں ہوئی۔اس کے پرانے شمارے کثیر تعداد میں امریکہ، برطانیہ، فرانس، اٹلی اور جاپان میں بھی موجود ہیں اور اس وقت بھی طلسماتی دنیا یورپی ممالک کے علاوہ خلیج کے تمام علاقوں سمیت پوری دنیا میں دلچسپی کے ساتھ پڑھا جارہا ہے۔

یہ رسالہ عام روایت سے ہٹ کر شروع ہوا، ایک خشک موضوع کو اپنی بانہوں میں سمیٹ کر اس نے اپنے سفر کا آغاز کیا لیکن بہت کم مدت میں اپنا حلقہ دنیا بھر میں بنانے میں یہ کامیاب رہا۔اس کا ہر ماہ انتظار کرنے والوں میں عوام، علماء، خواص، مدبرین اور سیاسی رہنما بھی شامل ہیں اور سینکڑوں ہندو بھائی آج بھی اس رسالے کو نہایت دلچسپی کے ساتھ پڑھتے ہیں اور اس کے مضامین معتبر قسم کی محفلوں میں زیرِ بحث رہتے ہیں۔

لیکن افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ ماہنامہ طلسماتی دنیا بھی آہستہ آہستہ عوام کی بے اعتنائی کا شکار ہو رہا ہے، اس کے پڑھنے والوں کا ایک بڑا حلقہ جہانِ فانی سے رخصت ہو گیا ہے اور اردو پڑھنے والوں کی تعداد آہستہ آہستہ کم اور معدوم ہوتی جارہی ہے اور نئی نسل کا حال یہ ہے کہ اس کو انٹرنیٹ اور فیس بک سے فرصت نہیں ہے ایسے ناگفتہ بہ حالات میں جو حشر دوسرے اردو رسالوں کا ہوا ہے وہی حشر ایک دن طلسماتی دنیا کا بھی ہو سکتا ہے۔

بے شک طلسماتی دنیا صرف ایک رسالہ نہیں ہے بلکہ یہ حق وصداقت کا ایک روشن چراغ ہے جو دور دور تک اپنے اجالے بکھیر رہا ہے اور ہزاروں قارئین اس بات کے گواہ ہیں کہ طلسماتی دنیا نے جہالت اور گمراہی کے اندھیروں سے آمنے سامنے کی لڑائی لڑی ہے اور حق وباطل کی کشمکش میں دوٹوک انداز میں حق کی کمر تھپتھپائی ہے اور باطل کے گریبان کی دھجیاں بکھیرنے میں کوئی تامل نہیں کیا ہے۔اس کے باوجود یہ رسالہ آہستہ آہستہ ناقدری کا شکار ہوتا نظر آرہا ہے۔اگر قارئین یہ سمجھتے ہیں کہ طلسماتی دنیا جیسے رسالوں کو زندہ رہنا چاہئے اور ان کی روشنی دور دور تک پھیلنی اور پھیلتی رہنی چاہئے تو انہیں اپنے تعاون کا ہاتھ بڑھانا ہوگا تاکہ طلسماتی دنیا جیسے رسالے ٹمٹمانے کی بے بسی سے محفوظ رہیں۔عزیز قارئین! تعاون کی مختلف شکلیں ہیں۔

طلسماتی دنیا کی ایجنسیاں شہر در شہر قائم کی جائیں اور اپنے حلقہ احباب میں اس کو پھیلانے کی بھرپور جدوجہد کریں۔جو لوگ اس کے لئے اشتہارات فراہم کر سکتے ہوں وہ اس سلسلے میں تامل نہ کریں۔اشتہارات سے بھی مالی مدد ملتی ہے، جو رسالوں کے لئے روح کا کام کرتی ہے۔صاحب حیثیت لوگ ایجنٹوں سے کئی کئی رسالے خرید کر ان لوگوں کو دے سکتے ہیں جو مطالعہ کا ذوق تو رکھتے ہیں لیکن ان میں قوتِ خریداری نہیں ہوتی اور بھی تعاون اور مدد کی شکلیں ہو سکتی ہیں۔اگر طلسماتی دنیا کے چاہنے والے یہ خواہش رکھتے ہوں کہ یہ رسالہ برابر پروان چڑھتا رہے اور اس کے اجالے گمراہی کے اندھیروں سے آئندہ بھی برسرِ پیکار رہیں تو انہیں تعاون اور دستگیری کے لئے اپنے ہاتھوں کو بڑھانا ہوگا۔ہمیں امید ہے کہ کفِ افسوس ملنے کی نوبت نہیں آئے گی اور ہمیں اپنے بڑوں اور اپنے دوستوں کا تعاون حاصل رہے گا۔اور طلسماتی دنیا کی چمک دمک انشاء اللہ برسہا برس تک برقرار رہے گی۔




## حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال

☆ جو بدن حرام مال سے پلا ہو دوزخ میں جائے گا۔

☆ یاد رکھو جو امانت دار نہیں اس میں ایمان نہیں اور جس میں وعدہ کا پاس نہیں اس میں اسلام کا کچھ حصہ نہیں۔

☆ جو دھوکہ بازی کرے وہ ہم میں سے نہیں دھوکہ دھڑی دوزخ میں لے جانے والی چیز ہے۔

☆ ایسا آدمی کبھی دوزخ میں نہیں جا سکتا جو اللہ کے خوف سے روتا ہو۔ وہ مسلمان نہیں جو خود پیٹ بھر کر کھائے اور پڑوس میں رہنے والا بھوکا سوئے۔

☆ مصیبت زدوں کی مدد کرو اور بھٹکے ہوئے کو راستہ بتاؤ۔

## سنہری باتیں

☆ والدین کا ادب واحترام کرو تا کہ کل تمہاری اولاد تمہارا ادب واحترام کرے۔

☆ انسان کی بہترین دوست کتابیں ہیں۔

☆ دوست وہ ہے جو مشکل وقت میں کام آئے۔

☆ محبت اور شک ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔

☆ اگر تم نے ہر حال میں خوش رہنے کا فن سیکھ لیا ہے تو یقین کرو کہ تم نے زندگی کا سب سے بڑا فن سیکھ لیا ہے۔

☆ بلند حوصلہ انسان کے ہاتھ میں آکر مٹی بھی سونا بن جاتی ہے۔

☆ اگر معاشرے میں خود عزت سے رہنا چاہتے ہو تو دوسروں کی عزت کرو اور کبھی کسی کی برائی نہ کرو۔

☆ انسانی زندگی بغیر محبت کی مصیبت اور بغیر عقل کے حیوانیت ہے۔

☆ ضروریات کو کم کر لینا سب سے بڑی مالداری ہے۔

☆ نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرو تا کہ ابدی راحت حاصل ہو۔

## قیمتی باتیں

☆ ہمت والوں کے آگے ہر مشکل آسان ہو جاتی ہے۔

☆ وقت، ہوا اور دولت ہر وقت بدلتے رہتے ہیں۔

☆ جو شخص اپنی قسمت پر راضی اور خوش ہے، دراصل وہی خوش قسمت ہے۔

☆ عظیم ہے وہ دل جس میں دوسروں کے درد کا احساس ہو۔

☆ جو دل محبت سے جیتا جائے وہ بغاوت نہیں کرتا۔

☆ زندگی سے تقاضا اور گلہ نکال دیا جائے تو سکون میسر آتا ہے۔

☆ برا نہ ہونا بھی ایک نیکی ہے۔

☆ امید، باعمل انسان کی کنیز ہے۔

☆ ستارے آسمان کا زیور ہیں اور تعلیم یافتہ انسان زمین کی زینت۔

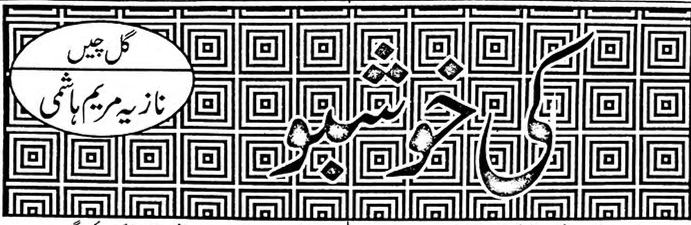
☆ اپنے آپ کو دوسروں کی ضرورت بناؤ تم کامیاب رہو گے۔

☆ کام کرنے سے تین برائیوں کا خاتمہ ہوتا ہے۔ اکتاہٹ، گناہ، اور غربت۔

☆ دوست کو کبھی نہ آزماؤ ہو سکتا ہے کہ وہ تمہاری آزمائش میں پورا نہ اترے۔

## اقوال زریں

☆ اچھی شہرت علم سے حاصل ہوتی ہے، دولت سے نہیں۔




☆ انسان کا غرور پانی کے بلبلے کی طرح فوراً ٹوٹ جاتا ہے۔

☆ کام ایسا کرو کہ نام مرکر بھی زندہ رہے۔

☆ دولت سے ہم کتابیں خرید سکتے ہیں لیکن علم نہیں۔

☆ ہتھکڑی خواہ سونے کی کیوں نہ ہوں ہتھکڑی ہی ہے۔

☆ جو شخص عبادت سے محروم ہے وہ ہر بھلائی سے محروم ہے۔

☆ مصائب سے مت گھبراؤ کیوں کہ ستارے اندھیرے ہی میں چمکتے ہیں۔

☆ کسی کے عیب چھپانا انسان کی سب سے بڑی خوبی ہے۔

☆ جو انسان دوسروں پر رحم نہیں کرتا اللہ بھی اس پر رحم نہیں کرتا۔

## مشعل راہ

☆ جہاں صداقت اور خلوص نظر آئے، وہاں دوستی کا ہاتھ بڑھاؤ، ورنہ تمہاری تنہائی ہی تمہاری بہترین رفیق ہے۔

☆ زندگی ایسا ہیرا ہے جسے تراشنا انسان کا کام ہے۔

☆ اگر کوئی شخص تم کو نقصان پہنچاتا ہے تو اس کا بدلہ اس کی اولاد یا اس کے خاندان والوں سے مت لو۔

☆ عقل جیسی کوئی دولت نہیں، جہالت جیسی کوئی غربت نہیں۔

☆ کردار ایک ایسا ہیرا ہے جو پتھر کو بھی کاٹ سکتا ہے۔

☆ اچھے لوگوں کی خوشبو مخالف سمت بھی پہنچ جاتی ہے۔

☆ ایک مجاہد اللہ کے دین کی سربلندی کے لئے اپنی جان، مال اور اولاد قربان کر دیتا ہے جب کہ منافق ان سے محبت کرتا ہے۔

☆ نقصان وہ نہیں جو آپ کو ذاتی دکھ سے اٹھادے، نقصان وہ ہے جو آپ کو کسی کی نظر سے گرادے۔

☆ مارنا ہے تو جڑ پر مارو، شاخیں خود بخود کر جائیں گی۔

## بے کار ہے

☆ بے کار ہے وہ علم، جس میں عمل نہ ہو۔

☆ بے کار ہے وہ انسان جس میں صبر نہ ہو، ہمدردی نہ ہو۔

☆ بے کار ہے وہ دوستی جس میں خلوص اور محبت نہ ہو۔

☆ بے کار ہے وہ گھر جس میں اللہ تعالیٰ کا کلام نہ ہو، ذکر نہ ہو۔

☆ بے کار ہے وہ پھول، جس میں خوشبو نہ ہو۔

☆ بے کار وہ دن، جس میں نیکی نہ ہو۔

☆ بے کار ہے وہ رات جس میں عبادت نہ ہو۔

## فرمایا تجربہ کار لوگوں نے

☆ جب بہت "غصے" میں ہوں تب کوئی فیصلہ مت کیجئے اور جب بہت "خوش" ہوں تب کوئی وعدہ مت کیجئے۔

☆ بہترین انسان عمل سے پہچانا جاتا ہے، اچھی باتیں تو برے لوگ بھی کرتے ہیں۔

☆ مبارک ہیں وہ لوگ جن کے پاس نصیحت کو الفاظ نہیں بلکہ ان کے اپنے اعمال ہیں۔

☆ آہستہ آہستہ چلنا اور منزل مقصود تک پہنچنا دوڑنے اور راستے میں رہ جانے سے بہتر ہے۔

☆ فتنہ انگیز سچائی سے مصلحت آمیز جھوٹ بہتر ہے۔

☆ یہ ضروری نہیں کہ جو کوئی خوبصورت ہو، نیک سیرت بھی ہو، کام کی چیز اندر ہوتی ہے باہر نہیں۔

☆ دشمن سے ہمیشہ بچو اور دوست سے اس وقت جب وہ تمہاری تعریف کرنے لگے۔

☆ جو تجھ سے وابستہ نہیں تو بھی اس سے وابستہ نہ ہو۔

☆ مال و دولت آسائش عمر کے لئے ہے، عمر اس لئے نہیں کہ انسان دولت ہی اکٹھا کرتا رہے۔

☆ بخیل آدمی کی دولت اس وقت باہر آتی ہے، جب وہ خود زمین کے اندر چلا جاتا ہے۔

☆ اس سے تو خاموشی بہتر ہے کہ کسی کو دل کی بات کہہ کر پھر اس سے کہا جائے کہ کسی سے نہ کہنا۔

☆ عقل مند آدمی اس وقت تک نہیں بولتا جب تک خاموشی نہیں ہو جاتی۔

☆ عقل منداور بے وقوفوں میں کچھ نہ کچھ عیب ضرور ہوتا ہے مگر عقل منداپنے عیب کو خود دیکھتا ہے اور بے وقوفوں کا عیب دنیا دیکھتی ہے۔

☆ دیوار کا ہر پتھر خواہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو، اپنی قیمت رکھتا ہے۔

☆ آدمی کے علم کا اندازہ تو ایک دن میں ہو جاتا ہے لیکن نفس کی خباثت کا پتہ برسوں میں بھی نہیں چلتا۔

☆ گناہ کا آغاز مکڑی کے تار کی مانند نازک ہوتا ہے لیکن انجام جہاز کے رستے کی مانند مضبوط ہوتا ہے۔

☆ برائی کشتی کے پیندے میں سوراخ کی مانند ہے جو چھوٹا ہو یا بڑا ایک نہ ایک دن کشتی ڈبو دیتا ہے۔

☆ دنیا بھی کتنی عجیب ہے کہ "ایماندار" کو بے وقوف، "بے ایمان اور دھوکہ باز" کو عقل مند، اور "بے حیا" کو خوبصورت کہتی ہے۔

## جن باتوں سے خوشبو آئے

☆ عقل مند پست جان کر بلندی حاصل کرتا ہے جب کہ نادان اپنے آپ کو دانا سمجھ کر ذلت اٹھاتا ہے۔

☆ لیاقت یا قابلیت سہولتوں کی محتاج نہیں ہوتی۔

☆ جو لوگ صبح کو دیر تک سوتے ہیں، وہ اپنے مقدر کو اپنے ہاتھوں خود سلا دیتے ہیں۔

☆ بھوکا پیٹ بھرے ہوئے پیٹ سے اچھا ہے کیونکہ بھرا ہوا پیٹ انسان کو اپنے خالق سے غافل کر دیتا ہے۔

☆ خوش مزاجی ہمیشہ خوبصورتی کی کمی کو پورا کرتی ہے لیکن خوبصورتی کبھی خوش مزاجی کی کمی پوری نہیں کر سکتی۔

☆ کسی کو عزت دے کر ہی عزت پائی جا سکتی ہے۔

☆ زبان کی خطا، پاؤں کی لغزش سے زیادہ خطرناک ہے۔

☆ حیوان کی خوبی اس کی جسمانی طاقت اور انسان کی خوبی اس کا اخلاق ہے۔

☆ اچھی کہانی وہ ہوتی ہے جو تمہیں یہ محسوس کروائے کہ اس کے کردار تم بھی ہو سکتے ہو۔

☆ اگر تیری دونوں آنکھیں سلامت ہوں تو پھر بھی بے آنکھ والے کو حقارت سے نہ دیکھ شاید وہ تجھ سے زیادہ صاحب نظر ہو۔

☆ انسانی شخصیت کی اصل تصویر ایک آئینہ بھی اتنی صاف پیش نہیں کر سکتا جتنا اس کا اخلاق پیش کر سکتا ہے۔

☆ درویش وہ ہے کہ کسی چیز کی طمع نہ کرے اور جب لے لے تو جمع نہ کرے۔

☆ محنتی آدمی کا ہاتھ اس کو کبھی نہ کبھی دولت مند بنا دیتا ہے۔

☆ عادت یا تو بہترین غلام ہوتی ہے یا بدترین آقا۔

☆ کتابوں کی سیر میں ہم داناؤں سے ہم کلام ہوتے ہیں اور کاروباری زندگی میں ہمیں احمقوں سے کام پڑتا ہے۔

☆ بات کرنے میں سختی اللہ کو بھی پسند نہیں ہے اسی لئے زبان میں ہڈی نہیں رکھی گئی ہے۔

☆ جب تو کسی سے احسان کرے تو اس کو مخفی رکھ اور جب تیرے ساتھ کوئی احسان کرے تو اس کو ظاہر کر دے۔

☆ ہمیں دکھاوے اور نام و نمود کے تباہ کن جذبے سے بہت ہوشیار اور چوکنا رہنا ہوگا، ورنہ ساری محنت برباد ہو جائے گی۔

☆ ادب بہترین کمال ہے اور خیرات افضل ترین عبادت ہے۔

☆ آپ انسان سے سب کچھ چھین سکتے ہیں مگر اس کے جذبے نہیں۔

☆ محبوب ترین بندہ وہ ہے جس کے دل میں اللہ نیکی ڈالے اور اس نیکی کو عمل میں لانے کی ترغیب دے۔

☆ ہمیشہ چھوٹی چھوٹی خوشیوں کا اچھے دل سے استقبال کرو کیوں کہ انہی کے پیچھے محبتوں کا سیلاب ہوتا ہے۔

☆ علم کا کمال یہ ہے کہ پڑھتے پڑھتے اس مقام پر پہنچ جاؤ کہ بلاآخر تمہیں یہ کہنا پڑے کہ ہم کچھ بھی نہیں جانتے۔

## لفظ لفظ موتی

☆ نیکی کر کے بھول جانا نیکی کو دس گنا کر دیتا ہے۔

☆ دس دعوے کرنے سے ایک عملی قدم اٹھانا بہتر ہے۔

☆ عقلمندوں کے لئے مشکلات محض عارضی رکاوٹیں ہوتی ہیں۔

☆ غم کا سورج کتنا ہی تابناک ہو خوشیوں کے بادلوں میں ڈوب جاتا ہے۔

☆ ظلم کی رات کتنی ہی طویل ہو، انصاف کی صبح ضرور ہوتی ہے۔

☆ اپنوں کی نصیحت پر عمل کرلو ایسا نہ ہو کہ تمہیں باہر سے کوئی دوسرا نصیحت کردے۔

☆ مستقبل کی فکر کرنے کے بجائے اگر حال کو بہتر بنانے کی کوشش کرو تو مستقبل خود بخود سنور جائے گا۔

☆ گناہ چھوٹا ہو یا بڑا گناہ ہے، نیکی چھوٹی ہو یا بڑی نیکی ہے۔

☆ محبت دور کے لوگوں کو قریب اور نفرت قریب کے لوگوں کو دور کردیتی ہے۔

☆ انسان کی سب سے بڑی خوبصورتی اچھا اخلاق ہے۔

☆ وہ خواب جو آپ اکیلے دیکھتے ہیں خواب ہی رہتا ہے مگر وہ خواب جو آپ دوسروں کے ساتھ مل کر دیکھتے ہیں حقیقت بن جاتا ہے۔

☆ اپنے آپ کو اس قابل بناؤ کہ لوگ تم سے ملنے کے بعد تم سے پھر ملنے کی آرزو کریں۔

☆ آدمی کی قابلیت اس کی زبان کے نیچے پوشیدہ ہے۔

☆ سچا دوست برے وقت میں بھی ساتھ نہیں چھوڑتا۔

☆ جو چیز آپ کو اچھی لگتی ہے اس پر رب کا شکر ادا کریں اور اس کی قدر کریں۔

☆ عدل کرو یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔

☆ خاموشی عبادت ہے بغیر ریاضت کے۔

## منتخب اشعار

کون پتھر کی روش ان کو سکھا جاتا ہے
دل تو انسان کے ہوتے ہیں گلابوں کی طرح

☆

یہ الگ بات ہے کہ وہ میرا خریدار نہیں
آکے بازار کی رونق تو بڑھادی اس نے

☆

وہ آج بھی صدیوں کی مسافت پہ کھڑا ہے
ڈھونڈا تھا جسے وقت کی دیوار گراکر

☆

کونسا غم تھا جو تروتازہ نہ تھا
زندگی میں اتنے غم تھے کہ اندازہ نہ تھا

☆

کتنے لوگوں سے میرے گہرے مراسم ہیں مگر
تیرا چہرہ ہی مگر میری نگاہوں میں رہا

☆

تمہارا نام لکھنے کی اجازت چھن گئی جب سے
کوئی بھی نام لکھتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

## بڑی باتیں

☆ خواہشات کی یلغار انسان کو کمزور بنادیتی ہے۔(سقراط)

☆ آپ سیکھنا چاہتے ہیں تو آپ کی ہر غلطی آپ کو سبق دے سکتی ہے۔(ارسطو)

☆ بدطینت وہ ہے جو لوگوں کی برائیاں تو ظاہر کرے مگر نیکیاں چھپائے۔(افلاطون)

☆ خاموشی دل کے سکون اور روح کے لئے وہی درجہ رکھتی ہے جو جسم کے لئے نیند۔(ڈبلیو پلیس)

☆ عقل کی حد ہوسکتی ہے لیکن بے عقلی کی کوئی حد نہیں۔(ایمرسن)

☆☆☆☆

تیسری قسط

# اسم اعظم

حسن الہاشمی

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا سجدہ میں مسلسل ورد، ردِ بلیات، آفات، کلیدِ فتوحات ونصرت، کشائش رزق، اولاد صحت، تسخیر وغلبہ، حاجت روائی، ذات واجب الوجود سے متعلق دو اسمائے اعظم قرآن پاک میں تین مقامات پر ان کا تذکرہ کردیا گیا ہے۔

اول: آیت الکرسی، سورۂ بقرہ (۲۵۵، پارہ نمبر:۳) دوم: آل عمران (پارہ نمبر:۴) سوم طٰہٰ (پارہ نمبر:۱۶) اول دوم، سورۂ بقرہ آل عمران میں یوں نزول ہے۔ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْم. سورۂ طٰہٰ۔ وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْم، پارہ نمبر:۱۶۔

## جنگ بدر ولایت مآب کی ضرب، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا سجدہ

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَاتَلْتَ يَوْمَ بَدْرٍ قِتَالًا ثُمَّ جِئْتَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ سَاجِدٌ يَقُوْلُ يَاحَيُّ يَاقَيُّوْمُ ثُمَّ ذَهَبْتَ فَقَاتَلْتَ ثُمَّ جِئْتَ فَاِذَ النَّبِيِّ سَاجِدٌ يَقُوْلُ يَاحَيُّ يَاقَيُّوْمُ فَتَحَ اللّٰهُ. حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں! یوم بدر میں نے سخت قتال کیا، پھر میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گیا، انہیں سجدہ میں پایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (یَاحَيُّ یَاقَیُّوْمُ) کا ورد کر رہے تھے، میں پلٹ گیا، پھر واپس آیا، دیکھا رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں (یَاحَيُّ یَاقَیُّوْمُ) کا ورد جاری رکھے ہوئے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے فتح ونصرت عطا فرمائی۔

## چاہ بدر، بئرالم پر جنات کا قبضہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جنگ ورد

۱۷ رمضان المبارک کو بدر کی جنگ ہوئی، مسلمان تشنہ لب، چاہ بدر پر سرکش جنات کا قبضہ، مولائے کائنات ؓ نے پانی کے لئے ضرب حیدری سے کام لیا۔ ۲۰ ہزار جنات قتل کئے، ۲۴ ہزار کو قیدی بنایا، زعفر جن نے ولایت علیؑ کو قبول کرلیا۔ امامؑ نے انہیں جنات کا امام بنادیا، یہی جن تھا جو ۶۱ھ کرب وبلا میں نصرت سید الشہداء کے لئے حاضر ہوا تھا۔ بدر میں مولائے کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ورد (یَاحَيُّ یَاقَیُّوْمُ) تھا۔ حضرت امیر المومنین اور تمام ائمہ کا طاہرین کا فرمان۔ (یَاحَيُّ یَاقَیُّوْمُ) اول وآخر درود کے بعد ان اسماء کا مسلسل ورد حاجت روائی، وسعت رزق، تحفظ جان ومال، کشائش، کامیابی کے لئے مجرب ہے۔

## امراض قلب کے لئے

سینہ پر دل کے مقام پر ہاتھ رکھیں اور تین مرتبہ اول اور تین آخر درود شریف پڑھ کر درج ذیل دعا پڑھیں تو قلب کے لئے سکون کا باعث ہوگا۔ یَاحَيُّ یَاقَیُّوْمُ یَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْئَلُكَ اَنْ تُحْيِيَ قَلْبِيْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ.

## حاجات کے لئے

ہر نماز کے بعد تین مرتبہ اول وآخر درود شریف (اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ)

## آصف بن برخیا کی زبان پر چشم زدن میں ملک سبا سے تخت بلقیس حاضر

حضرت سلیمان علیہ السلام کے دربار سے تخت بلقیس ۱۴ سو میل کے فاصلے پر ہے، آپ کے سوال پر آپ کے وزیر آصف نے کہا، چشم زدن میں لاؤں گا، اتنا کہا اور تخت دربار میں حاضر تھا۔ آصف بن برخیا نے کہا۔ "پالنے والے تو ہی معبود ہے تو" (قَیُّوْمُ) ہے، درود اور سلام ہو، محمد صلی اللہ علیہ وسلم وآل محمدؐ پر میری حاجت روائی فرما اور پھر تخت بلقیس دربار میں حاضر ہوگیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام انس وجن حیران رہ

گئے، اللہ نے آصف بن برخیا کا تعارف اس آیت سے کرایا۔ وَقَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْکِتَابِ. حضرت سلیمان علیہ السلام کے سوال پر تخت بلقیس لانے والے کے پاس الکتاب کا کچھ علم تھا، جس نے تخت لانے کا اعلان کیا تھا، وہ علم وہ اسم یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ تھا۔

## حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان پر

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے رسول تھے، بچپن میں لوگوں کے جواب میں کہا۔ میں اللہ کا بندہ ہوں، کتاب لے کر آیا ہوں، وہ ایک دن میں پچاس پچاس ہزار مریضوں کو تندرست کردیتے تھے، ورد یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اسی ورد کو اپنائے رکھا اور بحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم آل محمدؐ ساتھ ساتھ۔

## حضرت خضر علیہ السلام کی زبان پر

حضرت خضر علیہ السلام نے (یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ) کا ورد ایک جوان جنات کے نمائندے کو بتایا، اس نے کہا، پالنے والے تمام انبیاورسل نے اپنی حاجتیں طلب کی ہیں۔ اولیاء نے صلحاء نے مرادیں مانگی ہیں، مجھے نصرت عطا فرما، کشائش رزق دے تسخیر وغلبہ حسن تدبر، صعوبت دنیا سے بچاؤ۔ (یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ) بحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم وآل محمدؐ۔

## خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ کا ورد

سیستان کے قصبہ سنجر میں پیدا ہونے والے نجیب الطرفین سید معین الدین، حافظ قرآن وفقہ وتفسیر حدیث کے عالم زمانہ، دمشق، حجاز، مکہ ومدینہ، بغداد، کربلا، نجف اشرف اور متعدد ممالک کے بعد انہوں نے اجمیر کو پسند کیا، لوگ ان کی کرامات سن کر دور دور سے آنے لگے، عقیدتمندوں کا اجتماع بڑھتا چلا گیا، اس دور میں پرتھوی راج چوہان دہلی اور اجمیر کا آخری ہندو راجا تھا، یہ دور بارہویں صدی عیسوی ہے۔ معین الدین چشتیؒ ۶۳۶ھ (۱۴۱۱ء) میں پیدا ہوئے ۶۳۳ھ (۱۲۳۵ء) شاہ است حسینؓ کا آخری ورد کرتے ہوئے شہادت پاگئے۔

## اناساگر جھیل اور اعجاز نمائی

خواجہ معین الدین چشتیؒ نے اجمیر میں ڈیرہ جمادیا، ہر وقت زبان پر عالمین میں گونجنے والی یہ حقیقت

شاہ است حسینؓ باشاہ است حسینؓ
دین است حسینؓ دیں پناہ است حسینؓ
سردار نہ داد دست در دست یزید
حقا کہ بنائے لا الٰہ است حسینؓ

تمام انبیائے کرام کے پیغام کا نچوڑ رباعی، اس کا شہرہ دور دور تک ہوا، کیا مسلمان، کیا ہنود، کیا سکھ، کیا عیسائی، ہر مذہب وملت کے لوگ متاثر ہوتے چلے گئے، عقیدت مندوں کا ہجوم بڑھتا چلا گیا، سید کے روحانی اقتدار کے خلاف صفیں درست ہونے لگیں، حاکم وقت کو اطلاعات ملیں، پرتھوی راج نے اپنی سپاہ کے ذریعہ معین الدین کو اجمیر سے نکل جانے کو کہا، چشتی ولی اللہ نے کہا کہ میں پرتھوی راج اور تمہارے لئے کوئی مشکل پیدا نہیں کرنا چاہتا، لیکن پرتھوی راج نے اصرار کیا کہ آپ اجمیر سے چلے جائیں، خواجہ معین الدین چشتی سنتے رہے مگر چپ۔

قریب ہی اناساگر جھیل کے اوپر پہاڑی پر جناب خواجہ کی چلہ گاہ تھی، بہرحال آپ پہاڑی سے نیچے آئے اور سپاہیوں سے فرمایا! جھیل اناساگر سے کاسہ بھرلوں؟ سپاہیوں نے جواب دیا! بھرلیں، جب آپ نے کاسہ جھیل میں ڈالا تو جھیل کا تمام پانی کاسہ میں آگیا، جھیل خشک ہوگئی، اس اعجاز نمائی سے سپاہ گھبراگئی اور پھر خواجہ معین الدین چشتیؒ کو اجمیر سے بے دخل کرنے سے باز آگئے۔ اسلام کا ڈنکا بج گیا، محمد صلی اللہ علیہ وسلم وآل محمدؐ کا ذکر شروع ہوگیا، زائرین اجمیر شریف جاتے ہیں، اناساگر جھیل کے اوپر پہاڑی پر نجیب الطرفین سید چشتی کی چلہ گاہ پر یہ شعر لکھا ہے جسے میں نے بھی پڑھا ہے۔

کربلا میں کب بھلا محتاج تھے خواجہ کے جد
آکے کاسہ میں یہ ثابت اناساگر نے کیا۔

آپ کا ورد مبارک: وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا. (سورہ طٰہٰ، ۱۱۱)

☆ دنیا کی ساری نعمتیں کام میں لاؤ لیکن بے اعتدالی سے بچے رہو۔
☆ برائی کو بھلائی سے رفع کیا کرو۔
☆ انسان جو نیک کام کرتا ہے وہ اپنے لئے ہی کرتا ہے، اللہ کی ذات پاک اس سے بے نیاز ہے۔

# روحانی فارمولے

## اکابرین کی بیاض سے منسوب

### عملِ حب میاں بیوی

میاں بیوی میں محبت پیدا ہونے کے لئے اس آیت شریفہ کو سات سو سات دفعہ سات دن تک پڑھنا پھر جس کو اپنا کرنا مقصود ہو اسے پانی یا کسی اور چیز پر دم کر کے کھلانا یا پلانا نہایت مجرب اور مفید ہے۔ آیت شریفہ یہ ہے۔

وَمِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَیْهَا وَجَعَلَ بَیْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۔

### حضرت علیؓ کے اقوال

☆ کمینوں کی دولت تمام مخلوق کے لئے مصیبت ہے۔
☆ دولت فرعون وہامان کا ترکہ ہے۔
☆ دولت خرچ کرنے سے کم ہوتی ہے اور علم ترقی کرتا ہے۔
☆ دولت کو ہر وقت چوری کا خطرہ ہے علم کو نہیں۔
☆ دولت سے دل تیرہ و تاریک ہو جاتا ہے۔
☆ دولت کی کثرت سے ہی فرعون وغیرہ نے الٰہیت کا دعویٰ کیا تھا۔
☆ دولت سے بے شمار دشمن پیدا ہوتے ہیں۔
☆ یوم قیامت دولت پر سخت حساب ہوگا۔
☆ قناعت ہی سب سے بڑی دولت ہے۔
☆ جہاں سے اجل آتی ہے وہیں سے رزق بھی آتا ہے۔

### تلاش معاش

تلاش معاش کے لئے ذیل کا عمل نافع اور اکسیر ہے۔

اس مقصد کے لئے بعد نماز فجر اور رات کو بعد نماز عشاء درود شریف تاج مع بسم اللہ شریف ایک سو ایک مرتبہ پڑھے اور پھر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔ انشاء اللہ اس عمل کی بدولت تین تا گیارہ روز کے اندر اندر معاش کا بندوبست پردہ غیب سے بفضل باری تعالیٰ ہو جائے گا۔

### ترقی رزق

بعد نماز فجر سو بار اَللّٰهُ الصَّمَدُ (سوائے اخلاص) اول و آخر درود شریف ۱۱،۱۱ بار پڑھا کرے انشاء اللہ تعالیٰ اس کا رزق زیادہ ہوگا اور قرض بھی ادا ہوگا۔

### نقش محبت

اس نقش کو لکھ کر جسے پلائے گا وہ محبت کرے گا۔ ایک روز چھوڑ کر پلایا جائیگا روز پلانے سے تاثیر باطل ہو جائے گی۔

۷۸۶

| | | |
|---|---|---|
| ۸ | ۲ | ۱۰ |
| ۹ | ۷ | ۴ |
| ۳ | ۱۱ | ۶ |

یَابُدُوْحُ تَبْدُوْ حُسب مِنَالْبُدُوْح فِي الْبُدُوْح بُدُوْحِكَ یَابُدُوْح بَلان بِن فَلان علیٰ حب فلان بن فلان۔

### مفلسی ختم ہو

جو کوئی مفلسی کا شکار ہو غربت اور تنگ دستی کے ہاتھوں سخت پریشان ہو تو اسے چاہئے کہ وہ ہر روز نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد اول و آخر تین تین مرتبہ درود پاک پڑھے درمیان میں ستر مرتبہ سورہ کوثر پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس کی مفلسی دور ہو جائے گی تنگ دستی کی جگہ خوش حالی کے اسباب پیدا ہوں گے۔

چند ماہ تک بلا ناغہ اس عمل کو جاری رکھے انشاء اللہ تعالیٰ ناامیدی کی پریشانی سے خلاصی ہو جائے گی۔

## خواب میں ڈرنا

برائے دفع ڈرخوف۔ جولڑکا یا کوئی اور خواب میں ڈرتا ہو اس کے لئے ڈرنے والے کی گردن میں باندھے پھر وہ کبھی خواب میں نہ ڈریگا اور ہر خطرے سے محفوظ رہے گا۔

## نیند نہ آنے کا طلسم

اگر کسی کو زیادہ نیند آتی ہو تو الو کو ماریں اور مرنے کے بعد اس کی جو ایک آنکھ کھلی رہتی ہے اس کو لے کر کپڑے میں باندھیں اور اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ پڑھ کر گردن میں لٹکائیں۔ جب تک وہ لٹکی رہے گی نیند نہ آئے گی اور جب اتار لیں گے تو نیند آجائے گی۔ الو کی ایک آنکھ بند رہتی ہے اور ایک کھلی رہتی ہے۔ لہٰذا کھلی ہوئی آنکھ لیں گے تو نیند نہ آئے گی۔

## بانجھ عورت کے لئے

چالیس روز تک سورہ مزمل اور اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم۔ ہر روز ایک ہزار بار باوضو پڑھ کر کسی چیز پر دم کر کے کھلائے۔ شروع چاند سے بعد نماز صبح پڑھا کرے۔ انشاء اللہ مراد پوری ہوگی۔

## عورتوں کی ہر بیماری کے لئے

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم. عورتوں کی ہر بیماری خصوصاً عورتوں کی جملہ بیماریوں کے لئے نیز حفاظت حمل کے لئے خاص عطیہ ہے۔ زعفران سے نقش کی طرح لکھ کر گلے میں ڈالے اور حمل کے زمانے میں ڈورا اتنا بڑا کر دیں کہ ناف سے اوپر رہے اور اسی کی نقل کر کے پلائے، مجرب ہے۔

## بواسیر کے لئے

خونی اور بادی دونوں طرح کی بواسیر کے لئے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم. کا تعویذ بنا کر چاندی کے خول میں ڈال کر بازو پر باندھے تو جلدی فائدہ ہوگا۔

## بانجھ عورت کے لئے

گیارہ سپاری (چھالیہ) لے کر ہر سپاری پر اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم. ہزار بار پڑھے اور ہر روز ایک سپاری نہار منہ عورت کو کھلانے پہلے آیت کریمہ ۷۸۶ بار دم کرے۔ انشاء اللہ بانجھ پن دور ہو جائے گا۔

## پاؤں کے امراض

پاؤں میں کسی طرح کی تکلیف ہو تو گیارہ مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم. کو تیل پر دم کر کے مالش کیا جائے تو انشاء اللہ تمام تکالیف دور ہو جائیں گی۔

## درد انگلی

اگر پاؤں کی انگلی میں درد ہو تو تین مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم. ہاتھ پر دم کر کے انگلیوں پر پھیرا جائے۔

## پستانوں کا عدم ابھا

کسی عورت کے پستان ابھرے ہوئے نہ ہوں تو چالیس دن تک اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم. روزانہ اکتالیس مرتبہ پانی دم کر کے پلایا جائے۔

## عورت میں دودھ کی کمی

اگر عورت کے پستانوں میں دودھ نہ پیدا ہو تو ایک سو ایک بار اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم. بارش کے پانی پر دم کر کے پلایا جائے تو انشاء اللہ خوب دودھ پیدا ہوگا۔

## ورم پستان

اگر پستانوں میں ورم آگیا ہو تو سورہ اخلاص، آیت کریمہ اور اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم. بارش کے پانی پر دم کر کے پلایا جائے تو انشاء اللہ ورم ختم ہو جائے گا۔

## سیلان الرحم سے نجات

سیلان الرحم کی بیماری ہوگئی ہو تو تین سو مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم. عرق گلاب پر دم کر کے اکتالیس روز تک پلائے تو انشاء اللہ مرض جاتا رہے گا۔

## کمی حیض سے نجات

حیض بہت کم مقدار میں آتا ہو اسے روزانہ سات سو مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم. آب زمزم پر دم کر کے ہفتہ تک پلایا جائے اور اسی کو لکھ گلے میں بھی ڈالا جائے۔

## کثرت حیض کا خاتمہ

اگر حیض کا خون زیادہ مقدار میں آتا ہو تو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم. لکھ کر پیٹ پر باندھی جائے۔

## بخار کا خاتمہ

اگر کوئی شخص بخار میں مبتلا ہو تو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم. تو کاغذ یا برتن پر لکھ کر مریض کے ماں اور باپ کا نام بھی لکھے اور پھر اسے پانی سے دھو کر پیا جائے۔ شدید ترین بخار بھی انشاء اللہ جاتا رہے گا۔

## ہر مرض کے لئے

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم. طشتری پر لکھ کر دھو کر پلانا یا تعویذ بنا کر گلے میں ڈالنا ہر طرح کے مرض میں بہت مفید ہے۔ اگرچہ کتنا ہی سخت مرض کیوں نہ ہو۔ ساتھ آیت کریمہ کا کھلا ورد کرے۔

## پریشان کن خواب دیکھنا

جو نیند کی حالت میں پریشان خواب دیکھتا ہو وہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم. کو لکھ کر گلے میں ڈالے یا سوتے وقت پڑھ لیا کرے تو انشاء اللہ خواب بد سے محفوظ رہے گا۔

## بچے کی زبان نہ چلنا

اگر بچے کی زبان نہ چلتی ہو تو سورہ بنی اسرائیل اور اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم. آیت کریم زعفران سے لکھ کر دھو کر پلائی جائے تو انشاء اللہ زبان چل پڑے گی۔

## آدھے سر کا درد

سورج نکلنے سے پہلے جس شخص کے سر میں آدھے سر کا درد ہو تو در

کی جگہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم. گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کیا جائے۔ ایک ہی دن میں تین تین مرتبہ اسی وقت یہ عمل کیا جائے۔ یعنی تین مرتبہ گیارہ گیارہ بار، کل ۳۳ ربار۔ انشاء اللہ مرض کو پہلے ہی دن ورنہ دوسرے دن اور تیسرے دن تو بالکل آدھا رہ جائے گا۔

## درد سر کے لئے

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم. لکھ کر دم اور موم جامہ کر کے سر درد کی صورت میں سر پا باندھا جائے تو فوراً آرام آئے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

## گردے میں پتھری

اگر گردہ میں پتھری ہو تو سورہ تبت یدا اور اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم. چینی کی پلیٹ پر لکھ کر عرق مکوہ سے دھو کر گیارہ دن تک پلانا بہت مفید ہے۔

## درد مثانہ کے لئے

مثانہ کے درد میں اکتالیس مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم. گلاب کے عرق پر دم کر کے پلانا بہت مفید ہے۔

## برائے روزگار

بے روزگا افراد کے لئے یہ عمل بہت ہی نافع ہے۔ ایسے افراد جو بے روزگاری کے ہاتھوں تنگ آ چکے ہوں کہیں سے کوئی روزگار حاصل نہ ہوتا ہو۔ روزی کی تلاش میں مارے مارے پھرتے ہوں مگر پھر بھی مقصد حل نہ ہوتا ہو تو اس مقصد کے حصول کے لئے سورہ کوثر کا یہ عمل نہایت آزمودہ اور فوری اثرات کا حامل ہے۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ چاند کے مہینہ کے عروج میں فجر کی نماز کے بعد جمعہ کے دن سے شروع کرے اور ہر روز بلا ناغہ اکتالیس مرتبہ سورہ کوثر کو اس طرح سے پڑھے کہ اول و آخر تین تین مرتبہ درود شریف پڑھے۔ اسی طرح ہر روز اکتالیس دن تک پڑھے درمیان میں ایک بھی دن کا ناغہ نہ کرے۔ ہر روز جب سورہ کوثر اکتالیس مرتبہ پڑھ لیا کرے تو اپنی حاجت کے حصول کے لئے بارگاہ ایزدی میں دعا مانگے۔

انشاء اللہ روزی کے اسباب غیب سے مہیا ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ سورہ کی برکت سے اچھا روزگار نصیب فرمائیں گا پریشانی جاتی رہے گی معاشی اور مالی پریشانی جلد دور ہو جائے گی۔

یقین اور خلوص نیت کے ساتھ ہر روز اس عمل کی برکت سے پردہ غیب سے اللہ تعالیٰ روزی کے اسباب پیدا فرمادیتا ہے۔ اس عمل کی برکت سے بے روزگار افراد بہتر روزگار حاصل کر سکتے ہیں۔

## روزگار کا ذریعہ

اگر کسی کی روزی کا کوئی ذریعہ نہ ہو کاروبار کے لئے سرمایہ نہ ہو ملازمت کا حصول ناممکن ہو کسی بھی طرح روزگار کا کوئی ذریعہ نہ بنتا ہو تو ایسی صورت میں چاہئے کہ چاند کے مہینے میں جب پہلا جمعہ المبارک آئے تو فجر کی نماز پڑھنے کے بعد اس دن سے اس عمل کو شروع کرے یعنی جمعہ کے دن سے لے کر روزانہ بلاناغہ اکتالیس مرتبہ سورہ کوثر مع بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے اکتالیس یوم تک پڑھے سورہ کوثر پڑھنے کے بعد ایک سو بار ''یــا رزّاق'' کا ورد کرے پھر اللہ تعالیٰ سے روزگار کے حصول کے لئے دعا مانگے۔

انشاء اللہ تعالیٰ اس کی روزی کے اسباب بہت جلد پیدا ہو جائیں گے۔ اور اسے کوئی اچھا سا روزگار کا ذریعہ نصیب ہو جائے گا۔

## روزگار کے لئے

جو کوئی ہر روز سورہ کوثر باوضو حالت میں لکھے اور تھوڑے سے پانی میں اس کو گھول کر اس پاک پانی سے آٹے کی گولی بنائے اور ہر روز برابر چالیس یوم تک دریا میں ڈال دے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کی روزی میں برکت ہوگی اگر وہ بے روزگار ہے تو اس کے لئے غیب سے روزگار کے اسباب پیدا ہوں گے۔

یہی نقش اگر پانی میں گھول کر تین دن مریض کو پلائے تو اسے شفا حاصل ہو اور اگر زبان بندی کے واسطے کسی میٹھی چیز میں ڈال کر کھلائے تو دشمن کی زبان بندی ہوگی اور وہ دوست بن جائے گا۔

## روزی میں برکت

کاروبار میں ترقی اور رزق میں خیر و برکت کے لئے سورہ کوثر پڑھنا بہت ہی فائدہ مند ہے جو کوئی کاروبار میں ترقی کا خواہاں ہو وہ چاند کے مہینہ کی پہلی اتوار سے اس عمل کو شروع کرے اور سورہ کوثر اس طرح سے پڑھے یعنی اتوار کو فجر کی نماز کے بعد بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ساتھ ستر مرتبہ سوکوثر پڑھے۔ دوسرے روز پیر کے دن فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد ساٹھ مرتبہ پڑھے۔ تیسرے دن منگل کے روز پچاس بار پڑھے۔ بدھ کو چالیس بار پڑھے۔ جمعرات کو تیس بار پڑھے جمعہ کو بیس بار، ہفتہ کو دس بار پڑھے پھر اتوار سے دوبارہ اول کی طرح شروع کردے۔ لیکن ہر روز اول و آخر گیارہ مرتبہ درود پاک بھی پڑھے اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے فراخی کی دعا مانگے۔

انشاء اللہ تعالیٰ دلی مقصد پورا ہوگا اور رزق کی خوب فراوانی ہوگی۔

سورہ کوثر کے اس عمل کے بارے میں ''خزینۃ الاسرار'' کے منصف اپنی کتاب میں تحریر فرماتے ہیں مجھے علماء ہند میں سے ایک بزرگ نے اس عمل کی اجازت مرحمت فرمائی تھی اور یہ کہا تھا کہ میرے مرشد ایک خالی مکان میں بالکل الگ تھلگ تنہا رہتے تھے اور بہت سے مرید بھی ان کے پاس آتے جاتے تھے اور اسی عمل کی برکت سے میرے مرشد تمام مریدوں کو اپنے پاس کچھ نہ کچھ دیتے رہتے تھے اور جو بھی آتا اس کو اس کی خواہش کے مطابق کھانا بھی کھلاتے تھے۔ سورہ کوثر کا یہ عمل بہت ہی فیوض و برکات کا حامل ہے اس کا عامل رزق کی کمی کا شکار نہیں ہوتا۔

# اسرار غیبی

کسی کے بارے میں اگر مکمل معلومات حاصل کرنے کی خواہش ہے۔ مرض، غائب کا پتہ لگانا ہے، چور کے بارے میں تحقیقات کرنا ہے یا کسی مرض کی تشخیص کرنی ہے۔ تو اس عمل ذریعہ کر سکتے ہیں۔ عشاء کی نماز کے بعد غسل کریں۔ دو نفلیں پڑھیں اور اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۸۳۶ مرتبہ پڑھیں اول آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ پڑھتے وقت اپنا مقصد ذہن میں رکھیں اور کسی سے بات کئے بغیر سو جائیں۔ انشاء اللہ ۴۰ دن کے اندر اندر تحریری طور پر جواب مل جائے گا۔

قسط نمبر:۳

# ذکر کا ثبوت قرآن حکیم سے

رہبر کامل حضرت مولانا ذوالفقار علی نقشبندی

## دو اہم لفظ

دو لفظ ہیں جن کو آج آپ کے سامنے کھولنا ہے، ارشاد فرمایا۔ (فَاذْكُرُونِيْ اَذْكُرْكُمْ) لوگ بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ اجی فلاں نے دو لفظوں میں بات ہی ختم کر دی، دو لفظوں میں بات سمجھا دی، واقعی اللہ رب العزت نے دو لفظوں میں بات سمجھا دی۔ (فَاذْكُرُونِيْ اَذْكُرْكُمْ) اگر ہم ان دو لفظوں کے مفہوم کو سمجھ لیں کہ پروردگار کیا پیغام دینا چاہتے ہیں تو گویا ہم نے پورے مفہوم کو سمجھ لیا (فَاذْكُرُونِيْ اَذْكُرْكُمْ) ان دو لفظوں کا لفظی ترجمہ ہے۔ تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا، لیکن ہم تو اللہ کو یاد کرتے ہیں، اللہ کا نام لے کر، نیک اعمال کے ذریعہ سے، عبادات کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ ہمیں کیسے یاد کرتے ہیں؟ اس کی بھی ذرا حقیقت سن لیجئے۔

## ایک مثال

ایک مثال چھوٹی سی سمجھانے کی خاطر کہ اگر ایک بچہ کی نوکری لگوانی ہو اور اس کی سفارش کرنے والا کوئی آدمی اس افسر کا واقف ہو تو وہ اسے کہتا ہے جی اس بچہ کو نوکری پر لگا لیجئے، وہ کہتا ہے بہت اچھا فلاں تاریخ کو مجھے انٹرویو لینے ہیں اسے بھیج دیجئے گا، تو جس دن انٹرویو ہوتا ہے یہ بندہ فون کر کے اسے یاد دلاتا ہے جی اس بچہ کو یاد رکھنا، اب یہاں یاد رکھنے کا کیا مطلب؟ یہاں یاد رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ جب آپ فیصلہ کرنے لگیں تو اس کے حق میں فیصلہ کرنا، اس پر شفقت کرنا تو یوں ترجمہ بنے گا۔ فاذکرونی بندو تم میرا ذکر کرنا اذکرکم میں پروردگار تمہارے رزق کے فیصلے کرتے ہوئے تمہیں یاد رکھوں گا، میں پروردگار تمہیں نئے نئے اعمال کی توفیقیں دیدوں گا۔ (فَاذْكُرُونِيْ اَذْكُرْكُمْ) تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔

## یاد کرنے کے چند مطلب

(۱) ایک مفہوم تو یہ کہ اے میرے بندو! تم مجھے فرش پر یاد کرو گے میں پروردگار تمہیں عرش پر یاد کروں گا۔

چنانچہ حدیث پاک میں آتا ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں ''فان ذكرني في نفسه ذكرته في نفسه'' اگر میرا بندہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے میں پروردگار اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں۔ ''وان ذكرني في ملأ ذكرته في ملأ خيرا منه'' اور اگر وہ مجھے اپنی محفل میں یاد کرتا ہے میں اس سے بہتر فرشتوں کی محفل میں اسے یاد کرتا ہوں، تو ہم فرش پر اللہ کو یاد کرتے ہیں تو پروردگار عرش پر بندوں کو یاد فرماتے ہیں، سبحان اللہ!

اس لئے ایک بزرگ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ رب العزت نے میری طرف الہام فرما کر، دل میں یہ بات ڈال دی کہ میرے بندوں سے کہہ دو! ذرا انہیں رزق میں کوئی تکلیف آتی ہے تو یہ فوراً لوگوں میں بیٹھ کر میرے شکوے شروع کر دیتے ہیں، او میرے بندو! تمہارے نامہ اعمال گناہوں سے بھرے ہوئے میرے پاس آتے ہیں تو میں فرشتوں کی محفل میں تمہارے شکوے تو نہیں کرتا، تو (فَاذْكُرُونِيْ اَذْكُرْكُمْ) تم مجھے فرش پر یاد کرو گے میں پروردگار تمہیں عرش پر یاد کروں گا۔

(۲) دو مفہوم یہ کہ (فَاذْكُرُونِيْ اَذْكُرْكُمْ) کہ تم میری اطاعت کرو گے تو میں مخلوق کو تمہاری اطاعت کا حکم دوں گا، تم میرے مطیع بن جاؤ گے، میں مخلوق کو تمہارا مطیع بنا دوں گا۔

چنانچہ تابعین میں سے ایک بزرگ فرمایا کرتے تھے، میں نے جب بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی میں نے اس کا اثر اپنی بیوی میں، بچوں میں اپنے نوکروں میں، غلاموں میں اور اپنے جانوروں میں ضرور دیکھا جہاں میں نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی میرے ماتحتوں میں سے کسی نہ کسی نے میری نافرمانی ضرور کی، تم میرے مطیع بنو گے، میں مخلوق کو تمہارا مطیع

بنادوں گا مخلوق تمہاری اطاعت کرے گی۔

## تین قیمتی باتیں

اور واقعی تین باتیں لوہے کی لکیر ہیں، آپ انہیں دلوں میں لکھ لیجئے۔

پہلی بات کہ جو انسان جس قدر اللہ تعالیٰ سے محبت کرے گا، اللہ کی مخلوق اسی قدر اس سے محبت کرے گی، یہ طے شدہ بات ہے، ابھی جو حضرت فرمارہے تھے کہ سیدنا بلالؓ کی جوتی بھی مل جائے تو ہم چوم کر اپنے سرپر رکھنے کے لئے حاضر ہیں، حالانکہ دیکھا بھی نہیں اس لئے کہ ان کے دل میں اللہ کی محبت تھی، اللہ تعالیٰ نے ہمارے دلوں میں ان کی محبت ڈال دی، تو اللہ والوں کے ساتھ محبت ہوتی ہے، میرا بندہ نوافل کے ذریعہ سے میرا اتنا مقرب بن جاتا ہے حتیٰ کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں اور جب اللہ محبت کرتے ہیں تو جبرائیل علیہ السلام کو بلاتے ہیں، دعا جبرائیل اور فرماتے ہیں جبرائیلؑ میں فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں، جبرائیل علیہ السلام عرش کے اوپر یہ ندا دیتے ہیں چنانچہ سارے فرشتے اس بندے سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں، پھر جبرائیل علیہ السلام زمین پر آتے ہیں اور زمین پر آکر اعلان کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس بندے کی محبت لوگوں کے دلوں میں ڈال دیتے ہیں۔ "ثم یوضع له القبول" پھر اللہ تعالیٰ زمین میں اس کے لئے قبولیت رکھ دیا کرتے ہیں، وہ جنگل میں جائے تو منگل کا سماں، وہ غیروں میں جائیں تو اپنے بن جاتے ہیں، جیسے لوہے کا مقناطیس ہوتا ہے، ان اللہ والوں کے دل دوسرے انسانوں کے دلوں کے لئے مقناطیس ہوتے ہیں، ان کو کھینچتے ہیں، لوگ محبت کرتے ہیں اور یہ محبت کس لئے چونکہ اللہ رب العزت کو ان سے محبت ہوتی ہے، مخلوق خود بخود ان سے محبت کررہی ہوتی ہے تو جو انسان جس قدر اللہ رب العزت سے محبت کرے گے اللہ کی مخلوق اسی قدر اس سے محبت کرے گی۔

دوسری بات جو انسان جس قدر اللہ رب العزت کی عبادت کرے گا اللہ کی مخلوق اسی قدر اس کی خدمت کرے گی، آپ اللہ والوں کو دیکھ لیجئے یہ لوگ ان کے غلام تو نہیں ہوتے لیکن ان کی خدمت کے لئے ہر وقت تیار، غلام بے دام بن کر کس لئے؟ وہ اللہ رب العزت کی عبادت کررہے ہوتے ہیں، اللہ مخلوق کے دل میں ان کی خدمت کا جذبہ اور شوق بھر دیتے ہیں، چنانچہ حضرت اقدس تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کو بھوپال کی ریاست تھی یا کوئی اور ریاست تھی اس کے نواب نے مدعو کیا، وقت مانگا، حضرت تشریف لائیے، حضرت تشریف لے گئے تو ایک تانگے پر حضرت کو بٹھایا گیا جہاں گھوڑا باندھتا ہے، وہاں نواب صاحب خود جٹے اور حضرت کے تانگے کو کھینچ کر گھر تک لے گئے، ریاست کا نواب ہو اور گھوڑے کی جگہ تانگے کے ساتھ اس کو باندھا جائے اور کھینچ کر خود لے جائے، کیوں کہ میرے شیخ آرہے ہیں، میں تانگے کو خود کھینچوں گا اور حضرت کے اپنے گھر تک لے کے جاؤں گا، خدمت کا جذبہ دیکھئے، تو جو انسان جس قدر اللہ رب العزت کی عبادت کرے گا اللہ کی مخلوق اسی قدر اس سے محبت کرے گی، خدمت میں مشغول رہے گی۔

تیسری بات کہ جو انسان جس قدر اللہ رب العزت سے ڈرے گا اللہ کی مخلوق اسی قدر اس سے مرعوب رہے گی، لوگوں کے دلوں میں رعب ہوگا، نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ "نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ" اللہ نے رعب کے ذریعہ میری مدد کی، ایسا رعب تھا، مسیرۃ شہر ایک مہینے کی مسافت اور بعض جگہوں پر تین مہینے کی مسافت تک جتنے کفار ہوتے تھے ان کے دلوں پر نبی علیہ السلام کی ہیبت بیٹھی ہوتی تھی اور یہی چیز اللہ والوں کی صحبت میں ہوتی ہے، کئی لوگ آتے ہیں کہ ہمیں یہ سوال پوچھنے ہیں، یہ سوال پوچھنے ہیں، جب اللہ والوں کے سامنے بیٹھتے ہیں زبان ہی نہیں کھلتی، بات ہی نہیں کرپاتے، یہ کیا چیز ہوتی ہے، ایک رعب ہوتا ہے۔

نہ تاج وتخت میں نہ لشکر وسپاہ میں ہے
جو بات مرد قلندر کی بارگاہ میں ہے

ان کے دل میں اللہ کی ہیبت ہوتی ہے اللہ ان کے رعب کو لوگوں کے دلوں پر ڈال دیتے ہیں، ہم نے بڑے بڑوں کو دیکھا ہے، یہ اخبار نولیس ہیں، یہ فلاں ہیں، یہ فلاں ہیں، کہتے کہ جی ہم آئیں گے ملاقات کریں گے آپ کے شیخ سے اور ہم نے دیکھا جب وہ ہمارے شیخ سے ملنے کے لئے آتے ہیں تو بس نظریں جھکا کر بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں۔

نگہبانی کرے کتنی ہی کوئی شیشہ دل کی
مگر شیشہ ہے پھر شیشہ شکستہ ہو ہی جاتا ہے
کوئی کتنا بھی ہو خوددار لیکن ہم نے دیکھا ہے
حضور حسن آکر دست بستہ ہو ہی جاتا ہے

اصل حسن تو ان اللہ والوں کے پاس ہوتا ہے۔

کوئی کتنا بھی ہو خوددار لیکن ہم نے دیکھا ہے
حضورِ حسن آکر دست بستہ ہو ہی جاتا ہے

تو جو انسان جس قدر اللہ رب العزت سے محبت کرے گا، اللہ کی مخلوق اسی قدر اس سے محبت کرے گی، جو انسان جس قدر اللہ رب العزت کی عبادت کرے گا مخلوق اسی قدر اس کی خدمت میں لگی رہے گی اور جو انسان جس قدر اللہ رب العزت سے ڈرے گا خوف کھائے گا اللہ کی مخلوق اس سے اسی قدر مرعوب رہے گی۔

## ذاکرین کو ایک تحفہ

اسی لئے اللہ رب العزت ایسے ذاکرین کو مقام تسخیر عطا فرما دیتے ہیں، ایسے محسنین کو مقام تسخیر عطا فرما دیتے ہیں، یہ دلوں کے فاتح ہوتے ہیں دنیا والے تو جسموں پر حکمرانی کرتے ہیں اور یہ اللہ والے دلوں پر حکمرانی کرتے ہیں، دلوں کے حکمراں اللہ اکبر۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو آپ نے دیکھا ہوا پر حکم چلتا ہے۔ ''یاساریة الجبل'' کے الفاظ کہے اور کئی سو میل دور لشکر کے پاس ان کی آواز پہنچ گئی، دریائے نیل کو خط بھیجا، دریائے نیل کا پانی چل پڑا، زمین میں زلزلہ آیا آپ نے ایڑی ماری فرمایا زمین تو کیوں ہلتی ہے؟ کیا عمر نے تیرے اوپر عدل قائم نہیں کیا اور زمین کا زلزلہ بند ہو گیا، ایک جگہ سے آگ نکلی آپ نے اپنی چادر دے کر بھیجا جاؤ زمین کے ہاں اس کو پیش کردو وہ اس چادر کو ایسے مارتے جیسے جانور کو کوڑا مارا جاتا ہے، آگ پیچھے ہٹتی چلی گئی جس غار سے نکلی تھی واپس اسی میں چلی گئی تو ہوا پر حکم چلا، پانی پر حکم چلا، زمین پر حکم چلا، آگ پر حکم چلا، جنگل کے جانوروں پر انکا حکم چلا۔

چنانچہ افریقہ کا ایک ملک فتح ہوا و بغیر جنگ کے، کیوں کہ صحابہ کرامؓ کی جب رات آئی تو انہوں نے اعلان کر دیا جنگل کے جانورو آج جنگل کو خالی کردو، یہاں رہنے والی قوم جب اس منظر کو دیکھتی ہے تو پوری قوم بغیر کسی جنگ کے کلمہ پڑھ لیتی ہے، مسلمان ہو جاتی ہے۔ چنانچہ ایک صحابی امیر لشکر جب دریا میں گھوڑے ڈالتے ہیں اور باہر نکلتے ہیں تو پوچھتے ہیں کسی کی کوئی چیز دریا میں تو نہیں رہ گئی، ایک نے جی میرا پیالہ رہ گیا تو دریا کو حکم دیا کہ پیالہ واپس کردو، ایک لہر آتی ہے اور ان کا پیالہ باہر ڈال دیتی ہے، حکم چلتا تھا ان کا (وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو کچھ زمین و آسمان میں ہے ہم نے تمہارے لئے مسخر کر دیا (وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً) یہ مقام تسخیر اللہ تعالیٰ ان اللہ والوں کو دیدیتا ہے، یہ دلوں کے فاتح ہوتے ہیں، یہ زمین کے ٹکڑوں کے نہیں دلوں کے فاتح ہوتے ہیں، اللہ کے یہاں ان کا مقام ہوتا ہے۔

# انوکھے روحانی فارمولے

## خواب میں ڈرنا

برائے دفع ڈر خوف۔ جولڑکا یا کوئی اور خواب میں ڈرتا ہواس کے لئے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ۔بہت مفید ہے۔اس کو لکھ کر ڈرنے والے کی گلے میں ڈالیں پھر وہ کبھی خواب میں نہیں ڈرے گا۔اور ہر خطرے سے محفوظ رہے گا۔

## نیند نہ آنے کا طلسم

اگر کسی کو زیادہ نیند آتی ہو تو الو کو ماریں اور مرنے کے بعد اس کی جو ایک آنکھ کھلی رہتی ہے اس کو لے کر کپڑے میں باندھیں اور اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ۔پڑھ کر گلے میں لٹکائیں۔جب تک گلے میں رہے گی نیند نہ آئے گی اور جب اتار لیں گے تو نیند جائے گی۔الو کی ایک آنکھ بند رہتی ہے اور ایک کھلی رہتی ہے لہٰذا کھلی وئی آنکھ لیں گے تو نیند نہ آئے گی۔

## بانجھ عورت کی لئے

چالیس روز تک سورۂ مزمل اور اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ۔ہر روز ایک ہزار بار باوضو پڑھ کر کسی چیز پر دم کر کے کھلائے۔شروع چاند سے بعد نماز صبح پڑھا کرے۔انشاءاللہ مراد پوری ہوگی۔

## عورتوں کی ہر بیماری کے لئے

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ۔عورتوں کی ہر بیماری خصوصاً عورتوں کی جملہ بیماریوں کے لئے نیز حفاظت کے لئے خاص عطیہ ہے۔زعفران سے نقش کی طرح لکھ کر گلے میں ڈالے اور حمل کے زمانے میں ڈورا اتنا بڑا کر دیں کہ ناف سے اوپر رہے اور اسی کی نقل کر کے پلائے مجرب ہے۔

## بواسیر کے لئے

خونی اور بادی دونوں قسم کی بواسیر کے لئے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ۔کا تعویذ بنا کر چاندی کے خول میں ڈال کر بازو پر باندھے تو جلدی فائدہ ہوگا۔

## بانجھ عورت کے لئے

گیارہ سپاری (چھالیہ) لے کر ہر سپاری پر اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ۔ہزار بار پڑھے اور ہر روز ایک سپاری نہار منہ عورت کو کھلانے سے پہلے آیت کریم ۷۸۶ بار دم کرے۔انشاءاللہ بانجھ پن دور ہو جائے گا۔

## پاؤں کے امراض

پاؤں میں کسی طرح کی کوئی تکلیف ہو تو گیارہ مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ۔کو تیل پر دم کر کے مالش کیا جائے تو انشاءاللہ تکالیف دو ہو جائے گی۔

## دو د انگلی

اگر پاؤں میں درد ہو تو تین مرتبہ......اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ۔ہاتھ پر دم کر کے انگلیوں پر پھیرا جائے۔

## پستانوں کا عدم ابھار

کسی عورت کے پستان ابھرے ہوئے نہ ہوں تو چالیس دن تک اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ۔روزانہ اکتالیس مرتبہ پانی پر دم کے پلایا جائے۔

## عورت میں دودھ کی کمی

اگر عورت کے پستانوں میں دودھ نہ پیدا ہوتا ہو تو ایک سوایک بار اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ۔بارش کے پانی پر دم کر کے پلایا جائے تو انشاءاللہ خوب دودھ پیدا ہوا گا۔

## ورم پستان

اگر پستان پر ورم آ گیا ہو تو سورہ اخلاص، آیت کریمہ اور اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ۔دس بار پانی دم کر کے پلائے جائے انشاءاللہ ورم ختم ہو جائے گا۔

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دار العلوم دیوبند





روحانی ڈاک

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)




سوال از: (نام مخفی)

میں اپنی سسرال میں بہت پریشان ہوں، میرے شوہر ویسے تو بہت اچھے انسان ہیں لیکن وہ اپنی ماں کی باتوں میں بہت جلدی آجاتے ہیں اور ان کی ماں بہت ہی منفی سوچ رکھنے والی عورت ہے، وہ بظاہر بہت میٹھی لگتی ہیں لیکن ان کی سوچ بہت کڑوی ہے اس طرح لگائی بجھائی کرتی ہیں کہ میں حیران ہوجاتی ہوں اور میرے شوہر کا حال یہ ہے کہ مجھ سے بہت اچھے سے رہتے ہیں لیکن جیسے ہی ان کی ماں ان کے کان بھرتی ہے تو ان کا انداز مجھ سے بدل جاتا ہے۔ میرے ایک دیور اور ایک جیٹھ ہیں وہ زیادہ میرے معاملات میں دخل نہیں دیتے۔ لیکن میری ایک نند ہے جو ہر معاملہ میں ٹانگ اڑاتی ہے اور جب بھی سسرال سے آتی ہے تو کوئی نہ کوئی شوشہ چھوڑ دیتی ہے اور میرے شوہر کا دماغ خراب ہوجاتا ہے۔

مولانا آپ کوئی ایسا کام کردیں کہ میرے شوہر ان کی باتوں میں نہ آئیں اور میرے شوہر مجھ سے محبت کرنے لگیں۔ میں عمر بھر آپ کو دعاؤں میں یاد رکھوں گی اور جو ہدیہ ہوگا میں بھجوادوں گی۔ تعویذ بھی بھجوادیں اور کوئی عمل بھی بھجوادیں اور اس خط کو رسالہ میں نہ چھاپیں بڑی مہربانی ہوگی، اگر چھاپیں میرا نام مخفی رکھیں کیوں کہ میرے کچھ رشتے دار طلسماتی دنیا پڑھتے ہیں۔

**جواب**

آپ کا خط پڑھ کر دکھ ہوا، جس طرح کا خط آپ نے لکھا ہے اس طرح کے خطوط بے شمار شادی شدہ لڑکیوں کی طرف سے ہمیں موصول ہوتے ہیں، ان خطوں سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ ازدواجی زندگی تباہی کا شکار ہوچکی ہے اور خوف خدا کے فقدان نے مسلم سماج کو تباہ و برباد کرکے رکھ دیا ہے۔ ساس اور نندوں کے ظلم کی کہانی صرف آپ کے گھر کی کہانی نہیں ہے بلکہ یہ کہانی تو گھر گھر کی کہانی بن کر رہ گئی ہے اور شوہروں کا بھی یہ حال ہے کہ وہ خود کو ماں کا قدردان ثابت کرنے کے لئے بیوی کی ہر صحیح بات کو بھی ٹھوکر مارنے کے خوگر بن جاتے ہیں اور اس خوش فہمی کا شکار نظر آتے ہیں کہ جنت کو اپنی ماں کے قدموں تلے سے حاصل کرہی لیں گے۔

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے اپنی جگہ صد فیصد درست لیکن اس فرمان کو آج کل غلط معانی پہنائے گئے ہیں اور ماں کو عجوبہ بنا کر رکھ دیا گیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ انسان کو پروان چڑھانے میں ماں کی جدوجہد باپ سے کچھ زیادہ ہی ہوتی ہے اور باپ کے مقابلہ میں ماں کی قربانیاں بھی کچھ سوا ہی ہوتی ہیں لیکن آج کل کی سوچ وفکر نے ماں کی عزت افزائی کو تو آخری منزلوں تک پہنچادیا ہے اور باپ کے بارے میں اس تعریف اور قدردانی سے بھی احتیاط برتی جاتی ہے جو واجبی حیثیت رکھتی ہے جب کہ محسن کائنات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں یہ فرمایا تھا کہ ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے وہیں یہ بھی فرمایا تھا کہ باپ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔

بہت سے گھر جہاں اولادیں کسی قابل بن کر مقام عروج تک پہنچی ہیں وہاں ماں کی اچھی تربیت صاف طور پر نظر آتی ہے اور اندازہ ہوتا ہے

کہ ماں کی قربانیوں اور ماں کی حسن تربیت کی وجہ سے بچوں کو آگے بڑھنے کا اور اچھی زندگی گزارنے کا سلیقہ میسر آیا ہے لیکن جن گھروں میں اولادیں برائیوں اور مختلف خرابیوں کی بنا پر تباہ و برباد کا شکار ہوئی ہیں وہاں بھی صاف طور پر سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ ماؤں کی غلط تربیت نے اور وقتاً فوقتاً ان کے غلط پارٹ نے ان کی اولادوں کو نکما بنا کر رکھ دیا ہے۔
سسرالی زندگی میں اکثر و بیشتر بہ نسبت سسر کے ساس ہی کا کردار منفی نظر آتا ہے اور جہاں جہاں سسر صاحب بھی ظلم و ستم کا مظاہرہ کرتے نظر آتے ہیں وہاں وہاں بھی ساس ہی کے چڑھا بڑھانے سے یہ ہوتا ہے کہ سسر کی عقل بھی پامال ہو کر رہ جاتی ہے اور وہ بھی ان ہی باتوں کی جگالی کرنے لگتے ہیں جو ساس کی زبان سے نکلتی ہیں۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ بہو پر زیادتیاں ان گھروں میں بھی ہوتی ہیں جہاں نماز روزے کی پابندیاں ہیں اور جہاں دین و شریعت کا کچھ نہ کچھ ذکر وفکر بھی ہے، رہے وہ گھر جہاں نہ نماز ہے نہ روزہ ہے، اور نہ تسبیح ہے، نہ مصلّی، ان گھروں میں تو خدا ہی جانے کیا کیا ظلم ہوتے ہونگے۔
جب ہم مسلم سماج پر گہری نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں صاف طور پر یہ نظر آتا ہے کہ نماز روزوں کی اور زکوٰۃ و صدقات کی اور حج و عمرہ کی تو کوئی کمی نہیں ہے، نماز روزوں کی فصلیں ہر جگہ ہری بھری نظر آتی ہیں، بلکہ دین پرستی اور مذہب نوازی کی باتیں ایک طرح کا فیشن بن کر رہ گئی ہیں لیکن جسے کہتے ہیں خوف خدا اور جسے کہتے ہیں فکر احتساب آخرت وہ عنقا بن کر رہ گیا ہے، خوف خدا تو بڑی چیز ہے، شرم دنیا سے بھی ہم مسلمان دن بہ دن محروم ہوتے جارہے ہیں اور جب صورت حال یہ ہوگئی ہے تو پھر مسلم سماج تباہ و بربادی کے آخری دہانے پر جاکر کھڑا ہوگیا ہے۔

بچپن سے لڑکیاں اپنی شادی کے خواب دیکھتی ہیں، اول تو اچھے رشتے ہی نہیں آتے، عمریں گزرتی رہتی ہیں اور ماں باپ اپنی بیٹیوں کے اچھے رشتوں کو ترستے رہتے ہیں، کوشش بسیار کے بعد جب کوئی رشتہ موصول ہوجاتا ہے اور لڑکی کی شادی ہوجاتی ہے تو اس کی ہاتھوں کی مہندی کا رنگ ابھی پھیکا بھی نہیں پڑتا یہ شکایتیں سننے کو ملنے لگتی ہیں کہ اسے ازدواجی سکون میسر نہیں ہے اور اس کو وہ خوشی حاصل نہیں ہوسکی ہے کہ جس کے خواب وہ بچپن سے دیکھتی آئی تھی۔

اکثر لڑکے دینی تعلیم سے نابلد ہوتے ہیں، انہیں یہ پتہ ہی نہیں ہوتا کہ دین اسلام بیوی کے حقوق ادا کرنے کے بارے میں کس قدر حساس ہے اور بیوی سے محبت کرنا اور اس کے حقوق کی ذمہ داری نبھانا سنت رسولؐ ہے۔ شادی ہوتے ہی گھر میں ساس اور بہو کی طناطنی شروع ہوجاتی ہے اور وہ گھر جس کو محبت و سکون کا گہوارہ ہونا چاہئے اچھا خاصا جنگ کا ایک محاذ بن کر رہ جاتا ہے۔ لڑکی اپنے گھر سے ہجرت کرکے آتی ہے، ایک اعتبار سے وہ مہاجر ہوتی ہے، سسرال والوں کو چاہئے تھا کہ اس کے لئے انصار بنتے اور اس کے ساتھ وہ سلوک کرتے جو مہاجرین مکہ کے ساتھ انصار مدینہ کیا تھا۔ انصار مدینہ کا مہاجرین مکہ کے ساتھ حسن سلوک ساری دنیا میں ایک مثال ہے۔ اگر کسی انصار کے پاس دو گھر تھے تو اس نے ایک گھر اپنے مہاجر بھائی کو بخش دیا تھا اور صرف یہی نہیں کہ دو گھروں میں ایک گھر اپنے مہاجر بھائی کو دیدیا تھا اور ایک گھر پر خود قناعت کرلی تھی بلکہ دونوں گھر اپنے مہاجر بھائی کو دکھائے اور کہا کہ جو تمہیں پسند ہے اسے تم لے لو اور جو تم چھوڑ دوگے اس میں، میں رہائش کرلوں گا، چنانچہ تاریخ اسلامی گواہ ہے کہ اگر مہاجر نے اچھے گھر کو پسند کرلیا تو انصار نے اس کو بخش دینے میں کوئی تامل نہیں کیا اور اس سے بھی بڑی قربانی یہ تھی کہ اگر کسی انصار کے پاس دو بیویاں تھیں تو اس نے اپنی ایک بیوی کو طلاق دے کر بذریعہ نکاح ایک بیوی اپنے مہاجر بھائی کو سونپ دی تھی اور یہاں بھی اسی سوچ کو برقرار رکھا تھا کہ دونوں بیویوں کے حلیہ اور ان کی شکل و صورت کی وضاحت کرکے یہ اظہار کردیا تھا کہ جو عورت تمہیں پسند ہو اس سے تم نکاح کرلینا اور جو تم ناپسند کروگے وہ میرے نکاح میں رہے گی۔ جس قوم نے اپنے دینی بھائیوں کے لئے یہ مثال پیش کی ہو اس قوم کی اکثریت آج دوسروں کے ساتھ بلکہ اپنوں کے ساتھ کھلم کھلا ناانصافی کرنے پر تلی ہوئی ہے اور حق داروں کے حقوق مار رہی ہے۔

اگر دیکھا جائے تو بہو مہاجر ہوتی ہے اور لڑکے کے گھر والے انصار ہوتے ہیں، لڑکے کے گھر والوں کو اور خود لڑکے کو اپنی بیوی کے ساتھ وہ سلوک کرنا چاہئے جو سلوک انصار نے مہاجرین کے ساتھ کیا تھا۔ ساس کا کردار یہ ہونا چاہئے کہ اگر اس کی بیٹی بھی ہو اور گھر میں بہو آئے تو اس کو ہر چیز کے معاملہ میں اور ہر سکھ اور راحت کے معاملہ میں بہو کو ترجیح دینی چاہئے بیٹی کو ثانوی درجہ دینا چاہئے تاکہ وہ سسرال میں بہو اجنبیت محسوس نہ کرے، لیکن آج مسلم سماج کا حال یہ ہے کہ ساسیں بہو کے

ساتھ وہ سلوک روا رکھتی ہے جو دشمنوں اور اپنے بدخواہوں کے ساتھ لوگ کرتے ہیں اور ناانصافی تو ہے ہی مسلم، بعض گھروں میں تو بہو کے ساتھ وہ ظلم کئے جاتے ہیں کہ انسانیت مارے شرم کے رونے لگتی ہے۔ ان دنوں ساسوں کے ساتھ نندوں کا رویہ بھی بہو کے ساتھ خراب ہوتا ہے جو نندیں شادی شدہ ہوتی ہیں وہ اپنے گھر ہی سے اپنی ماں کو ہدایتیں کرتی رہتی ہیں اور بہو کے خلاف الٹے سیدھے مشورے دیتی رہتی ہیں، ان سب حرکتوں کی وجہ سے بعض رشتے تو بن ہی نہیں پاتے اور بعض میاں بیوی کے درمیان دن بہ دن فاصلے بڑھتے ہی رہتے ہیں یہ تمام حالات ازدواجی زندگیوں میں اس لئے پیدا ہورہے ہیں کہ دینی تعلیم سے لوگ نابلد ہیں اور خوف خدا بھی مسلم معاشرے میں روز بروز عنقا ہی ہوتا جارہا ہے، عبادتیں عادتیں بن کر رہ گئی ہیں، ہماری عبادتوں کا اثر نہ ہمارے اخلاق پر پڑتا ہے، نہ ہمارے کردار پر، چنانچہ دیکھنے میں یہ آتا ہے کہ پانچوں وقت کے نماز پڑھنے والے لوگ اور باجماعت نماز پڑھنے والے لوگ بھی ایسی ایسی خرافات میں مبتلا ہیں کہ الامان والحفیظ۔

مقدمات میں جھوٹی گواہی دینے والے لوگوں کی چالیس دن کی نماز ضائع ہوجاتی ہے اور اگلے چالیس دنوں تک نماز قبول نہیں ہوتی لیکن ہم دیکھتے ہیں ایسے نمازی جو ایک وقت کی نماز کو چھوڑنا گوارہ نہیں کرتے وہ بھی مقدموں میں محض تعلقات کی خاطر یا چند روپیوں کی خاطر جھوٹی گواہیاں دینے کے لئے نہ صرف آمادہ ہوجاتے ہیں بلکہ عدالتوں میں جاکر جھوٹی گواہی دیدیتے ہیں اور انہیں شرم نہیں آتی، نہ انہیں اُس خدا سے ڈر لگتا ہے جو بروز محشر ذرہ ذرہ کا حساب لے گا اور رائی کے دانے کے برابر بھی اگر کوئی خطا ہوگی تو اس کی گرفت کرے گا، حیرت کی بات ہے کہ جس اللہ کی خاطر ہم نماز کے پابند بنتے ہیں اُس اللہ کی خاطر ہم کسی پر ظلم کرنے سے باز نہیں آتے اور اللہ کی خاطر ہم خطائیں چھوڑنے کا ارادہ بھی نہیں کرتے، ہم نے بے شمار ساسوں کو دیکھا ہے کہ تسبیح اور مصلے سے انہیں خاص لگاؤ ہوتا ہے لیکن ان کا حال بھی یہ ہوتا ہے کہ بہو کے خلاف جو بھی شور شرابا کرسکتی ہیں اس میں وہ کبھی کوئی بھی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرتیں۔ ہم یہ بھی مانتے ہیں کہ بعض بہوئیں بھی اچھے مزاج کی نہیں ہوتیں، ان کی غلط باتوں اور غلط عادتوں کی وجہ سے بھی کئی گھرانے برباد ہوچکے ہیں اور کئی خاندان تباہ و بربادی کا شکار ہوچکے ہیں، بری ساس ہو یا بہو دونوں ہی قابل مذمت ہیں اور دونوں ہی کو اپنے اپنے اعمال نامے اپنے رب کے حضور پیش کرنے ہوں گے اور اپنے کئے کی سزا دنیا میں بھی بھگتنی پڑے گی اور آخرت میں بھی۔

ہم نے آپ کو لفافہ کے ذریعہ تعویذ روانہ کردیئے ہیں، بس آپ سے یہ درخواست ہے کہ اگر آپ کو اسی شوہر کے ساتھ اپنی زندگی گزارنی ہے تو صبر وضبط سے کام لیں اور خدمت و محبت کے ذریعہ ان سسرال والوں کے دل جیتنے کی کوشش جاری رکھیں، خدمت و محبت ایسا ہتھیار ہے کہ جس کا وار کبھی خالی نہیں جاتا۔ اس ہتھیار کے ذریعہ سسرال تو سسرال ساری دنیا کو بھی فتح کیا جاسکتا ہے اور آپ اس بات کا بھی لحاظ رکھیں کہ شوہر سے کبھی اس کے گھر والوں کی برائی نہ کریں، شوہر خود ہی اپنے گھر والوں کی برائیاں محسوس کرے تو ٹھیک ہے لیکن آپ اپنی زبان سے اس کی ماں اور بہن کو برا نہ کہیں کیوں کہ اس کا ہمیشہ غلط اثر پڑے گا، تھوڑی دیر کے لئے آپ کا شوہر آپ کی ہاں میں ہاں ملادے گا لیکن آپ جو کچھ بھی کہیں گی اسے اپنے ماں باپ اور بہن بھائیوں سے نقل کردے گا اور اس طرح آپ کی اور اہل سسرال کی دشمنی اور بڑھ جائے گی اور آپ ان لوگوں کی نظروں سے اور گرجائیں گی، بہت ساری باتیں ایسی ہوتی ہیں خواہ وہ حقائق پر مبنی ہوں کہ ان کو آپ اپنے شوہر سے چھپا ہی لیں تو اچھا ہے۔

روزانہ پابندی کے ساتھ "یالطیف" ۱۲۹ مرتبہ نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد پڑھنے کا معمول رکھیں اور جمعہ کے دن سو مرتبہ درود شریف کی ایک تسبیح پڑھ لیا کریں جو تعویذ ہم نے روانہ کئے ہیں ان کو حسب ہدایت استعمال میں لائیں، انشاء اللہ ان کا فائدہ آپ محسوس کریں گی۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ آپ کو ازدواجی زندگی کا اصل سکون اور اصلی راحتیں عطا کرے اور آپ کا گھرانہ مثل جنت ثابت ہو، یہ اسی وقت ممکن ہے کہ جب آپ کی سسرال والے بھی اپنی اصلاح کریں اور محبت وخدمت کی ڈگر کو اپنائیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان میں سدھار پیدا کرے تاکہ ہماری قوم اور ہمارے مذہب کا نام بدنام نہ ہو، ہم مسلمان اپنی بداخلاقیوں، عاقبت نااندیشوں اور اپنی بے راہ روی اور دین وشریعت سے بغاوت کی وجہ سے بہت ذلت اٹھاچکے ہیں اور ساری دنیا میں بدنام ہوچکے ہیں اللہ ہماری اور سارے گھروں کی اصلاح فرمائے اور ہمارا کھویا ہوا وقار ہمیں واپس مل جائے۔

## دعاؤں کا سلسلہ

سوال از: محمد حمید الدین احمد ناز ——— بیدر

وہ آئے بزم میں اتنا تو میرؔ نے دیکھا
پھر اس کے بعد چراغوں میں روشنی نہ رہی

بقول میر تقی میرؔ

جناب من ایڈیٹر صاحب سلام مسنون

رسالہ میں ایک کالم "دعاؤں کا سلسلہ" جاری رکھیں تاکہ قارئین میرے خیال میں اپنے مقصد کے لئے دلی تمناؤں کا اظہار کرسکیں۔ امید کہ غور کیا جائے گا۔

### جواب

آپ نے جو مشورہ دیا ہے وہ ہمارے لئے قابل قدر ہے، لیکن ہمیں یہ عرض کرنا ہے کہ ماہنامہ طلسماتی دنیا کے تقریباً ہر شمارے میں کسی نہ کسی انداز میں دعاؤں کا کالم موجود رہتا ہے بلکہ اگر دیکھا جائے تو یہ رسالہ دعاؤں پر ہی مشتمل ہوتا ہے۔ اس رسالہ میں تعویذات کا جو سلسلہ جاری ہے وہ بھی ایک طرح سے سلسلہ دعا ہی ہے کیوں کہ ہم اپنے قارئین کی روز اول سے ہی یہ ذہن سازی کررہے ہیں کہ جو مانگو اللہ سے مانگو اور اللہ کے سوا کسی در پر نہ سر جھکاؤ اور نہ اپنے دامن کو پھیلاؤ۔ ہم مختلف انداز سے اپنے قارئین کو وہی بات سمجھا رہے ہیں جو شارع علیہ السلام نے پندرہ سو برس پہلے اپنے صحابہ کرام کو سمجھائیں تھیں۔ اِذَاسَئَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰہَ وَاِذَا سْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ. جب سوال کرو تو اللہ سے سوال کرو اور جب مدد چاہو تو اللہ ہی سے مدد چاہو۔ یہ سب دعا ہی کے طور طریقے ہیں جن کو اپنے انداز سے طلسماتی دنیا نباہ رہا ہے اور کافی حد تک اپنے مقصد میں کامیاب بھی ہے، پھر بھی آپ کے قیمتی مشوروں کو ہمیشہ پیش نظر رکھا جائے گا اور دعا کے عنوان کے تحت وقتاً فوقتاً دعاؤں کے سلسلہ کو جاری رکھا جائے گا۔

آپ سے گزارش ہے کہ طلسماتی دنیا کو اپنے احباب اور اپنے معتقدین تک پہنچا کر ہمارے اس کام میں اپنا ہاتھ بٹائیں تاکہ اس لمبی مسافت میں جسے ہم سینہ سپر ہو کر تہہ کررہے ہیں ہمیں تھکن کا احساس نہ ہو اور ہمیں یہ معلوم ہوتا رہے کہ آپ جیسے مدبرین ومفکرین ہماری حوصلہ افزائی کررہے ہیں، دعاءِ خیر میں یاد رکھیں۔



## خواب کی تعبیر

سوال از: محمد ناظم ——— دہلی

خدمت میں عرض ہے کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے جو وقت صبح کے ۴ بجے کے آس پاس جسے دیکھنے کے بعد میں کافی الجھن میں ہوں۔ خواب کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔ رمضان کی ۲۹ تاریخ ہے میں مسجد میں مغرب کی نماز پڑھنے گیا، مجھے پہلی منزل پر کھڑکی کے پاس جگہ ملی، برابر والے نمازی نے کہا چاند دکھنے والا ہے۔ میں نے کھڑکی سے جھانک کر آسمان کی طرف دیکھا اور کہا چاند تو دکھ رہا ہے اور ایک نہیں دو دو چاند نظر آرہے ہیں، برابر والے نے دیکھا مگر اس کو ایک چاند نظر آیا، میں نے پھر دیکھا تو مجھے سامنے کی بلڈنگ پر ایک چیل نظر آئی جو مجھے دیکھ رہی تھی، میں نے دیکھا چیل کے ایک طرف دو چاند ہیں جو بہت خوبصورت اور اچھے لگ رہے ہیں اور چیل کی دوسری طرف اور دو چاند ہیں جو بہت خوفناک قسم کے لگ رہے تھے اور اس طرف کا موسم بھی خراب تھا، بجلی چمک رہی تھی، ایسا لگ رہا تھا بہت تیز بارش آنے والی ہے، بس اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ برائے مہربانی مجھے اس کی تعبیر بتائیں۔

### جواب

آپ نے جو خواب دیکھا ہے غالباً اس کی تعبیر اچھی نہیں ہے، خواب کی تعبیر یہ ہے کہ ہمارے ملک کے حالات آگے چل کر کچھ خراب ہونے والے ہیں، اگرچہ کچھ لوگوں کو اس بات کی خوش فہمی ہوگی کہ اچھے دن آئیں گے اور خوشیوں کے آفتاب وماہتاب طلوع ہوں گے لیکن ایسا مشکل نظر آتا ہے، قصوروار کون ہوگا، سرکار یا دوسرے فرقہ پرست لوگ خدا جانے، لیکن اندیشہ یہ ہے کہ آنے والے موسم بھی معتدل نہیں ہوں گے، طوفان بھی آسکتے ہیں اور بعض علاقوں میں خشک سالی کا بھی امکان ہے اور زلزلوں کی بھی بہتات ہوگی اور ابھی ارباب وطن دوہری آفتوں کا شکار رہیں گے۔ (واللہ اعلم)

## زندگی کی ابتلائیں

سوال از: لیاس النساء ——— احمد نگر

میں بہت بے بس لاچار مجبور عورت ہوں ہر طرح سے پریشان ہوں مجھ پر کسی نے اپنی بیماریاں ڈال دی ہیں، شوگر کا علاج کرتے کرتے

تھک گئی، کبھی سر سے پیر تک بیماری میں مبتلا رہتی ہو، اسپتال میں دو بار بھرتی ہوئی، کچھ فائدہ نہیں ہوا، جسم کام نہیں کرتا ایسا لگتا ہے کہ کوئی مجھے پاگل کر کے گھر سے بھگانا چاہتا ہے۔ ۳۸ سال کی عمر میں ۵۰ سال کی زندگی جی رہی ہوں، کسی بھی طرح سے سکھی نہیں ہوں، کوئی میری پرواہ نہیں کرتا، مقصد میں کامیابی نہیں ملتی، رات بھر سوتی نہیں، بیوی بستر پر لیٹنے کے بعد لگتا ہے، ہاتھ پیرسُن ہو گئے ہیں، شوہر میرے مہاراشٹر میں ۱۶ سال سے ہیں مگر اب تک ایک مکان نہیں بنا پائے، بچے کا ایڈمیشن میں پریشانی ہے، لڑکا انجینئرنگ پاس کر چکا ہے مگر نوکری نہیں ملتی، لڑکی بی ایڈ کر چکی ہے مگر ٹیچر نہیں بنتی۔ میرے پاس ایک مکھی رودراکش ہے، ایک سال پہلے منگوایا تھا، بچوں کی نوکری ریلوے ڈیفینس میں ہو جائے، میری ہی خواہش ہے، ہم نے بہت دکھ مصیبت اٹھائی ہے اور اب بھی تکلیف میں ہوں، کام کاج نہیں کر سکتی، بدن ہاتھ ہمیشہ سست رہتے ہیں، نماز میں بھی دل نہیں لگتا، وظیفہ ہمیں پہلے کی طرح نہیں بیٹھ پاتی، ہم چاہتے ہیں کہ سب کچھ اچھا ہو جائے، سب ٹھیک ہو جائے، برسوں پہلے میں نے عمل کیا تھا، اب سب ختم ہو گیا ہے، لگتا ہے کوئی دعا وظیفہ پڑھوں تو کامیابی نہیں ملتی، دشمنوں نے ایسا گھیرا ہے کہ کیا بتائیں، بنگال چھوڑ کر یہاں آئے ہیں پردیس میں کہ کامیابی ملے گی مگر یہاں بھی ہم کو سکون سے رہنے نہیں دیا جا رہا ہے، پیسہ پیسہ کو محتاج ہوں کوئی مددگار نہیں، کوئی ہمدرد نہیں، آپ کا سہارا ہے، مدد کیجئے ہماری۔

**جواب**

اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ فی الحال ان مصائب اور مسائل کی شکار ہیں کہ جو کسی بھی انسان کو مایوسیوں کی حدوں تک پہنچا دیتا ہے اور اس طرح کے مسائل اور گردشِ حالات کا شکار ہو کر کوئی بھی انسان مایوسِ محض ہو کر رہ جاتا ہے، لیکن ہمارے مذہب اسلام نے ہمیں حالات خواہ کتنے ہی ابتر ہوں مایوسیوں سے دور رہنے کی تاکید کی ہے اور صاف الفاظ میں یہ فرمایا ہے کہ لَا تَیْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ ط اِنَّہٗ لَا یَیْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ اِلَّا الْقَوْمُ الْکٰفِرُوْنَ. اللہ کی رحمتوں سے ناامید مت ہو، بے شک اللہ کی رحمتوں سے وہی لوگ مایوس ہوتے ہیں جو کھلے عام اس کے نافرمان ہوں۔ دنیا کے مشاہدات یہ بتاتے ہیں کہ اس فانی دنیا میں بقا کسی بھی چیز کو میسر نہیں ہے، سکون ہو، بے چینی ہو، خوشی ہو، غم ہو، راحت ہو، بے قراری ہو، فراخی ہو، تنگ دستی ہو، صحت ہو، بیماری ہو، غرضیکہ انسانوں کی زندگی سے وابستہ کوئی بھی چیز ہو وہ ہمیشہ کے لئے نہیں ہوتی، ہر چیز ہر انسان کو اس دنیا میں عارضی طور پر ملتی ہے۔ اگر پریشانی یا راحت کسی بھی انسان کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے عطا ہو جاتی تو پھر اس دنیا کے نظام میں اختلال پیدا ہو جاتا، نہ کوئی جدوجہد کرتا، نہ کوئی فضل خداوندی کی تلاش میں گھر سے نکلتا اور نہ ہی اس دنیا میں صبر و شکر کی کوئی حقیقت باقی رہتی، جسے کچھ مل جاتا ہمیشہ کے لئے مل جاتا اور کوئی محروم ہو جاتا وہ ہمیشہ کے لئے محروم ہو جاتا۔ ہم روزانہ اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ رات آتی ہے، اندھیرے پوری کائنات کو اپنی آغوش میں لے لیتے ہیں، ہر طرف تاریکی چھا جاتی ہے، لیکن یہ رات ہمیشہ کے لئے نہیں آتی اور اندھیروں کی حکمرانی ہمیشہ کے لئے نہیں ہو جاتی، اس کے بعد پھر صبح ہوتی ہے، آفتاب طلوع ہوتا ہے، اندھیرے غائب ہو جاتے ہیں، ظلمتوں کو شکست فاش ہوتی ہے اور سورج کی ایک کرن پھر اس دنیا میں اُجالے بکھیر دیتی ہے اور لوگ پھر اپنی اپنی ذمہ داریوں میں مصروف ہو جاتے ہیں، خزاں کا دور آتا ہے، درختوں پر مردنی چھا جاتی ہے، پتے زرد ہو کر بکھرنے لگتے ہیں، درختوں کی ہریالی ختم ہو جاتی ہے لیکن کچھ دن کے لئے اس کے بعد پھر بہاروں کا دور آتا ہے، درخت پھر ہرے بھرے ہو جاتے ہیں، باغوں میں ہر طرف پھر ہریالی بکھر جاتی ہے اور درخت پھر پھل اور پھولوں سے سرفراز ہو جاتے ہیں۔ اس طرح کے حقائق یہ ثابت کرتے ہیں، دوام اس دنیا میں کسی بھی چیز کو میسر نہیں ہے، ہر چیز فانی ہے وہ خوشی ہو یا غم، وہ راحت ہو یا کلفت، وہ دورِ مسرت ہو یا لمحۂ رنج والم سب فنا ہو جاتے ہیں، باقی صرف وہ ذات رہتی ہے جس نے اس کائنات کو وجود بخشا، کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَہٗ. اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی کے سوا ہر چیز فنا کے گھاٹ اترنے والی ہے۔ جب یہ بات ہے تو پھر کسی بھی انسان کو بدترین حالات میں بھی مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے، ہر حال میں اپنی جدوجہد جاری رکھنی چاہئے اور ہر حال میں اور ہر صورت میں انسان کو اللہ کے فضل و کرم کا امیدوار رہنا چاہئے، دعائیں اور امیدیں انسان کا ایک نہ ایک دن بیڑہ پار کر دیتی ہیں اور یہ بات صرف مقولہ نہیں ہے بلکہ عین حقیقت ہے کہ اللہ کے یہاں دیر ہے اندھیر ہرگز ہرگز نہیں ہے اور دیر بھی یوں لگتی ہے کبھی تو کوئی مصلحت ہوتی ہے جس کی وجہ سے انسان راحتوں

سے بہرہ ور نہیں ہوتا اور کبھی یہ بھی ہوتا ہے کہ انسان اپنے مالک سے مانگنے کے طریقے سے مانگ نہیں پاتا اور اس میں اپنا دامن پھیلانے کا شعور نہیں ہوتا، دعائیں مانگنے کا بھی ایک سلیقہ ہوتا ہے، اس سلیقہ کو اور طے شدہ کچھ آداب کو پیش نظر رکھ کر اور اللہ تعالیٰ کے مکمل اختیارات اور اپنی مکمل بے بسی کا اعتراف کر کے اگر کوئی بھی انسان اپنا دامن پھیلائے تو اللہ تعالیٰ ضرور توجہ دیتے ہیں اور مانگنے والے کو یقیناً عطا کرتے ہیں۔

ہم نے آپ کے خط کو بغور پڑھا ہے اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ اگر آپ نے بذریعہ وظائف صحیح طریقہ سے اللہ رب العزت کا دروازہ کھٹکھٹا دیا تو آپ خوشیوں اور راحتوں سے محروم نہیں رہیں گی۔ آپ جانتی ہیں، لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کے تحت آسمانوں اور زمینوں کی کنجیاں اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ وہی دُکھ دیتا ہے اور وہی سکھ، وہی عزت عطا کرتا ہے اور وہی ذلت مسلط کرتا ہے وہی صحت دیتا ہے اور وہی بیماریوں کے فیصلے کرتا ہے، سب کچھ اس کے ہاتھ میں ہے تو ہمیں اسی کے سامنے اپنا دامن مراد پھیلانا چاہئے، اس یقین کے ساتھ کہ اگر اس نے ہمیں محروم رکھنا چاہا تو کوئی بھی ذات ہمیں کچھ عطا نہیں کر سکتی اور اگر اس نے ہمیں عطا کرنے کی ٹھان لی تو دنیا بھر کی تمام طاقتیں مل کر اللہ کے فضل وکرم کو رد نہیں کر سکتیں۔ ہم آپ کے لئے چند وظیفے اور چند روحانی فارمولے پیش کر رہے ہیں اس یقین کے ساتھ کہ اگر آپ نے ان کو سنجیدگی کے ساتھ اور پابندی کے ساتھ انجام دے لیا تو آپ کی پریشانیاں ختم ہو جائیں گی اور آپ خوشیوں اور مسرتوں سے بہرہ ور ہو جائیں، آپ کو ان بیماریوں سے بھی نجات مل جائے گی جو آپ کے لئے سوہان روح بنی ہوئی ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ پانچوں وقت کی نماز کی پابندی رکھنی چاہئے اور ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی، تین مرتبہ سورۃ الم نشرح، ایک مرتبہ سورۃ فاتحہ اور تین مرتبہ سورۃ قدر پڑھنی چاہئے۔ نماز فجر کے بعد ۱۳۱ مرتبہ ''یاسلام'' پڑھیں، ظہر کی نماز کے بعد ۴۵۰ مرتبہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ پڑھیں۔ عصر کی نماز کے بعد تین سو مرتبہ ''یا مغنی'' پڑھیں۔ مغرب کی نماز کے بعد ۲۱ مرتبہ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ. اور ایک مرتبہ سورۃ واقعہ کی تلاوت کریں، عشاء کی نماز کے بعد ۴۰ بار اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ. اور ایک بار سورۃ ملک پڑھیں۔ جمعہ کے دن سورۃ کہف پڑھیں اور ایک تسبیح درود شریف کی پڑھیں، روزانہ اپنی بساط کے مطابق کچھ نہ کچھ صدقہ وخیرات کریں۔

اگر آپ نے ان وظیفوں پر دھیان دے لیا تو آپ کو مزید کوئی زحمت کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی، نہ کسی عامل کا دروازہ کھٹکھٹانے کی نوبت آئے گی، لیکن ہاں شرط یہ ہے کہ آپ ان وظیفوں کو ایمان ویقین کے ساتھ شروع کریں اور یہ بھی یقین رکھیں کہ اللہ آپ کے بہت قریب ہے، وہ شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے، وہ سمیع بھی ہے اور بصیر بھی ہے اور اس کا وعدہ ہے کہ جو مجھ سے مانگتا ہے میں اس کو عطا کرتا ہوں اور جو مجھ پر بھروسہ کرتا ہے میں اس کی امیدوں کو پورا کرا دیتا ہوں اور اس کے بھروسہ کی لاج رکھتا ہوں۔

آپ نے پہلے بھی ہم سے رجوع کیا تھا اور آپ کی ہم نے پہلے بھی رہنمائی کی تھی، اگر آپ نے ہمارے بتائے ہوئے طریقوں پر عمل کیا ہوتا تو شاید آپ کو گردشوں سے نجات مل گئی ہوتی اور اگر وظائف کی پابندیوں کے باوجود آپ ابھی تک خوشیوں سے محروم ہیں تو کوئی بات نہیں، آپ ایک بار پھر اللہ سے وصول کرنے کی ٹھان لیں، وہ سب کا رب ہے تو آپ کا بھی رب ہے وہ، ساری دنیا کو نوازتا ہے تو آپ کو بھی ضرور نوازے گا۔ اس بار اس ارادے کے ساتھ وظائف کی شروعات کریں کہ آپ اس سے لے کر رہیں گی اور اس کی رحمتوں کو اپنے دامن میں سمیٹ کر رہیں گی۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ مالک دوجہاں آپ کو آپ کے شوہر کو اور آپ کے بچوں کو تمام بیماریوں سے نجات دے، آپ کی مشکلوں کو دور کرے اور آپ کو آسانیوں سے بہرہ ور کرے، مالک کون مکان ہماری دعاؤں کو آپ کے حق میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل میں قبول فرمائے آمین۔

## عمل کی اجازت کے لئے

سوال از: عمر فاروق قادری ـــــــ حیدرآبادی

عرض خدمت ہے کہ میں الحاج شیخ فاروقی قادری، عمر تقریباً ۷۴ سال، مقیم چھاؤنی غلام مرتضیٰ کمندان حیدرآباد دکن۔ میں ۱۹۹۸ء اکتوبر کے آخر میں ملازمت سے ریٹائر ہوا ہوں اور ماہانہ پینشن سرکاری پر گزارہ کر رہا ہوں، تقریباً سات سال تک ایک

صاحب جو مسلک سے شیعہ ہیں سید محمد رضوی صاحب کے پاس کام کیا ہوں اور بہت ساری چیزیں سیکھ کر میں نے اپنا علیحدہ ایک آفس کھول لیا تھا لیکن قسمت کی کرنی کہ چار پانچ دن تک B.P کی گولی کھانا بھول گیا اور اچانک گھر کے قریب ہی راستہ میں موٹر سائیکل پر سے گر گیا، خدا کا شکر ہے کہ مجھے کچھ زخم وغیرہ نہیں آیا، پھر میں مقامی ڈاکٹر کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے کسی حکیم کے پاس روانہ کیا اور پھر میں حکیم صاحب کے پاس گیا وہ دو تین گھنٹوں تک مجھے کچھ دوا دیئے اور میرا بلڈ پریشر دیکھ کر کہ نارمل ہوگیا تو مجھے گھر جانے کی اجازت مل گئی۔

آخر میں میرے ایک دوست کے وسیلہ سے میں ایک اسپیشل ڈاکٹر کے پاس گیا اور معائنہ کروایا اور ڈاکٹر نے دوا دی جس سے میرے منہ کا مزہ تھوڑا سا کھل گیا میں کھانا کھانے لگا، ۲۰۔۲۲ دن تک بعد میں حج کو چلا گیا اور حج مکمل کیا، اسی اثنا میں ایک کتاب کشکول عملیات مبلغ -/80 روپے میں لایا اس سے استفادہ کیا، لیکن اب میں سب چھوڑ چھاڑ کے رہنے لگا۔ میری ایک بہو اور پوتی آمیر النساء بیگم مرض ایڈز میں مبتلا ہوگئی اور میرے فرزند کا انتقال ہوگیا، اب بچی سن بلوغ کو پہنچ گئی ہے لہٰذا میں آپ کی کتاب کا مطالعہ شروع کر دیا جس میں آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص جو آپ کا شاگرد نہ ہو تو اسے اجازت لینی چاہئے اور یہ شاگردوں کو پوری اجازت ہے لہٰذا میں ادباً گزارش کرتا ہوں کہ مجھے تعویذات لکھنے کی اجازت دیں، اس سے پہلے کہ آپ کی اجازت ملے میں یہ تعویذ صفحہ نمبر ۴۴ پر مہلک امراض سے نجات کے لئے ہے۔

۷۸٦

| | | |
|---|---|---|
| ۱٦۹۳ | ۱ | ۴٦۹۱ |
| ۳ | ۷٦۹۰ | ۱٦۹۴ |
| ۱٦۸۹ | ۱٦۹۴ | ۴ |

اس بچی کی منگنی ہوچکی ہے اور ماں بھی بہت بیمار ہے، سرکاری دواخانہ سے دور لا کر رکھا ہے مجھے امید کہ آپ اس بندہ کو اجازت مرحمت فرما کر مشکور فرمائیں گے۔

**جواب**

جو حضرات باقاعدہ ہمارے شاگرد بن جاتے ہیں ان کو کچھ شرائط وقیود کے ساتھ روحانی عملیات کی عام اجازت ہم دیدیتے ہیں کہ وہ خدمت خلق کے لئے کوئی بھی عمل کریں اور اللہ کی مخلوق کو اپنی روحانی صلاحیتیں بروئے کار لا کر فائدہ پہنچائیں۔ لیکن اپنی دو کتابوں کی اجازت ایک کشکول عملیات اور ایک علم الاسرار ان کی اجازت اُن عام حضرات کو بھی دیدی جاتی ہے، جن میں اللہ کے بندوں کی خدمت کرنے کا جذبہ تو ہوتا ہے لیکن وہ باقاعدہ ہمارے شاگرد نہیں ہوتے۔ صورت حال یہ ہے کہ کشکول عملیات اور علم الاسرار میں بے شمار روحانی فارمولے درج ہیں اور ان دونوں کتابوں سے سیکڑوں مسائل کا حل نکل آتا ہے، یہ اجازت اس لئے دی جاتی ہے تا کہ اللہ کے ضرورت مند بندوں کو فائدہ پہنچے اور عاملین کسی نہ کسی شخصیت کی رہنمائی کا پابند ہو کر روحانی عملیات کی لائن میں اپنی کوششیں جاری رکھیں اور اپنی من مانی سے گریز کریں۔ اجازت حاصل کرنا تہذیب علم و تربیت کا ایک حصہ ہے اور بیشک اجازت حاصل کرنے سے خیر و برکت کا نزول ہوتا ہے، جو لوگ اجازت اور رہنمائی کو نظر انداز کر کے اس دنیا میں کوئی بھی کام کرتے ہیں وہ بالعموم خیر و برکت سے محروم ہی رہتے ہیں، بہر حال ہماری طرف سے کشکول عملیات کے تمام روحانی فارمولوں کی اجازت آپ کو دی جاتی ہے اس شرط کے ساتھ کہ آپ ہر فارمولے کو بغور پڑھیں اور اس کی تمام شرائط کو پیش نظر رکھیں اور اس خدائے تعالیٰ وحدہٗ لاشریک پر بھروسہ کر کے کسی بھی عمل کو اٹھائیں کہ جس کے حکم اور جس کی مرضی کے بغیر کسی بھی انسان کو کسی بھی معاملہ میں کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوتی۔

ہماری دعا ہے کہ رب العالمین آپ کی صلاحیتوں میں مزید نکھار پیدا کرے اور آپ خلوص و للّٰہیت کے ساتھ اللہ کے ضرورت مندوں کی خدمت کا فریضہ انجام دیں اور خدمت و محبت کے نتیجہ میں دونوں جہاں کی راحتوں سے سرفراز رہیں۔

## اجازتِ خدمت مطلوب

سوال از: عبدالخلیل ـــــــــــ بھوپالی

بعد سلام عرض ہے کہ میں آپ کا شاگرد ہوں، میرا ٹی نمبر 1014/13 ہے۔ گزشتہ مہینہ آیت اللّٰهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ کی زکوٰۃ سوا لاکھ مرتبہ پڑھ کر ادا کردی ہے کیا میں اس آیت کا نقش بنا کر کسی دوسرے شخص کو لکھ کر دے سکتا

ہوں اگر ہاں تو اجازت عطا فرمائیے۔ ہاشمی صاحب اس خط کے پہلے مہینہ آپ کو دو خط روانہ کئے تھے، جواب سے محروم رہا، تیسری بار پھر خط لکھ رہا ہوں امید کرتا ہوں کہ اب کی بار طلسماتی دنیا میں ضرور شائع کریں گے۔

سوال نمبر ایک۔ اکتوبر، نومبر ۲۰۱۵ء کے طلسماتی دنیا میں مفتاح الارواح میں قسط نمبر: ۴۸ میں اسم ذات اللہ سے متعلق عمل لکھا ہے کیا میں یہ عمل کرسکتا ہوں اگر ہاں تو عمل کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔

سوال نمبر۲۔ اسی شمارے میں صفحہ نمبر ۱۸ پر اسمائے حسنیٰ کے عامل بننے کا جو طریقہ دیا گیا ہے، گیارہ دن کا عمل، اس عمل کی بھی اجازت چاہتا ہوں اور کیا یہ عمل ذوجسدین کے مہینہ میں کرسکتے ہیں۔

سوال نمبر۳۔ حاضرات کا کوئی مجرب عمل جو سائل اور عامل پر آسانی سے کھل جاتی ہو عمل بتائیں تینوں عمل کی زکوٰۃ اور زکوٰۃ ادا کرنے کا وقت اور پرہیز کو تفصیل سے بیان کرکے اجازت مرحمت فرمائیں۔ امید ہے کہ طلسماتی دنیا میں خط ضرور شامل کیا جائے گا۔

## جواب

آپ ہمارے شاگرد ہیں، خوشی کی بات ہے کہ آپ نے ابتدائی ریاضتیں مکمل کرلی ہیں، آپ نے قرآن حکیم کی دوسری آیات کی بھی زکوٰۃ ادا کردی ہے جو خوشی کی بات ہے لیکن آپ کا خط پڑھ کر ہمیں افسوس ہوا کہ آپ کے خط میں املے کی کئی غلطیاں موجود ہیں جو اس بات کی چغلی کھارہی تھیں کہ آپ طلسماتی دنیا کا مطالعہ اور دوسری کتب کا مطالعہ گہرائی کے ساتھ نہیں کرتے، آپ مختلف تحریروں کو سرسری طور پر پڑھتے ہیں اور جو لوگ کسی بھی رسالے کو، کسی بھی کتاب کو سرسری طور پر پڑھتے ہوں وہ ہرگز ہرگز الفاظ و معانی کی ندرتوں کو اپنے ذہن میں سمیٹ نہیں پاتے اور جو ہر الفاظ و معانی سے انہیں صحیح معنوں میں انسیت نہیں پیدا ہوتی۔

آپ نے ہمارا نام بھی غلط لکھا ہے، آپ نے ''حاشمی'' لکھا ہے جب کہ ہاشمی چھوٹی ''ہ'' سے ہے، آپ نے ضرور کو جو ضاد سے ہے ''جرور'' جیم سے لکھا ہے، ایک بار نہیں دوبار، اس طرح کی غلطیوں کو دیکھ کر افسوس ہوا اور آپ کو تنبیہ ہم اس لئے کررہے ہیں کہ آسمان پر اڑنے کے خواب دیکھنے سے پہلے آپ زمین پر صحیح طور پر چلنا سیکھ لیں۔ یاد رکھیں کہ جب آپ اس طرح کی غلطیاں لکھنے میں کررہے ہیں اور اس طرح کی غلطیاں بلکہ ان سے بڑی غلطیاں آپ سے پڑھنے میں بھی ہوتی ہوں گی، خدارا احتیاط برتیں اور مطالعہ کے دوران غور کریں کہ کونسے جملے کو کس حروف سے لکھا گیا ہے، املے کی غلطی عاملین کی شان کے خلاف ہے اور اگر ہمارے شاگرد ایسی غلطیاں کریں تو اس میں ہماری بھی کسر شان ہے۔ امید ہے کہ آپ برا نہیں مانیں گے اور آئندہ اپنی اصلاح کی بھرپور کوشش کریں گے۔

اگر آپ نے بنیادی ریاضتوں کی تکمیل کرلی ہے اور شاگردوں والے کتابچے کو مکمل کرلیا ہے اور آپ نقوش کی زکوٰۃ بھی حسب قاعدہ نکال چکے ہیں اور ساتھ ساتھ آپ نے آیت کریمہ اَللّٰهُ لَطِيْفٌ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ کی زکوٰۃ بھی مکمل قواعد و شراط کے ساتھ نکال دی ہے تو آپ کو یہ حق حاصل ہوگیا ہے کہ آپ اس آیت کا نقش کسی بھی ضرورت مند کو دے سکیں۔

آپ نے اس بات کی وضاحت نہیں کی کہ آپ نے سوالاکھ کی تعداد کس طرح اور کتنے دنوں میں پوری کی ہے۔ آیات کی زکوٰۃ نکالنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ وقت اور جگہ کے تعین کے ساتھ روزانہ ایک خاص مقدار میں آیت کو پڑھا جائے، مثلاً مشہور و معروف طریقہ یہ ہے کہ روزانہ آیت کو ۳۱۲۵ مرتبہ پڑھا جائے، اس طرح ۴۰ دن میں سوالاکھ کی تعداد پوری ہوتی ہے اگر کوئی روزانہ اتنی مقدار میں نہیں پڑھ سکتا تو پھر اس کو چاہئے کہ روزانہ کی تعداد ۱۰۴۵ مرتبہ رکھے، اس تعداد کو پڑھنے سے ایک سو بیس دن میں یعنی تین چلوں میں زکوٰۃ ادا ہوگی، لیکن اگر کسی نے چالیس دن سے کم میں یا ۱۲۰ میں دن سے زیادہ وقت میں آیت کو پڑھا ہے تو اس کی زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ زکوٰۃ کا ایک نصاب مقرر ہوتا ہے اس کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

ہمیں امید ہے کہ آپ نے صحیح طریقہ سے زکوٰۃ ادا کی ہوگی اس لئے آپ کو یہ حق حاصل ہوگیا ہے کہ آپ مذکورہ آیت کا نقش حسب قاعدہ بنا کر ضرورت مندوں کو دے سکیں لیکن یہ حق آپ کو تب ہی حاصل ہوگا جب آپ نے نقوش کی زکوٰۃ طبعی چال سے ادا کردی ہو جس کی تفصیل شاگردی والے کتابچے میں موجود ہے۔

آپ نے اس عمل کی بھی اجازت چاہی ہے جو مفتاح الارواح میں دیا گیا تھا، ہماری طرف سے اس کی بھی اجازت دی جاتی ہے لیکن اس بات کی تاکید پھر کی جاتی ہے کہ آپ کوئی بھی عمل کریں اس

کو خوب غور وخوض کے ساتھ پڑھ لیں اور اس کی تمام شرطیں اور قاعدے ذہن میں رکھیں، کسی بھی عمل کو شروع کرنے میں جلد بازی نہ کریں، آپ اس عمل کو مثبت یا ذوجسدین مہینوں میں کرسکتے ہیں۔

آپ نے حاضرات کے عمل کی بھی اجازت طلب کی ہے، اس بارے میں یہ عرض ہے کہ آپ طلسماتی دنیا کا حاضرات نمبر پوری گہرائی کے ساتھ پڑھیں اور پھر جو طریقے آپ کو پسند آئیں ان پر نشان لگاتے رہیں، کم سے کم آپ حاضرات نمبر میں سے دس طریقے چھانٹ لیں، پھر ہمیں بتائیں کہ آپ نے کون کون سے طریقے منتخب کئے ہیں، اس سے آپ کی صلاحیت کا بھی اندازہ ہوگا۔ یہ بات یاد رکھیں کہ عمل منتخب کرتے وقت اپنی اور اپنے علم کی بساط کو پیش نظر رکھیں، جو لوگ اپنی طاقت اور بساط سے زیادہ کام کرنے کی سوچتے ہیں وہ کبھی کامیاب نہیں ہوتے وہ نہ صرف ناکام ہوتے ہیں بلکہ اپنا کوئی نقصان بھی کرلیتے ہیں اور سب سے بڑا نقصان تو یہی ہوتا ہے کہ اپنی زندگی کا وقت ضائع ہوتا ہے اور اس زندگی میں سب سے زیادہ قیمتی چیز وقت ہی ہے، وقت جب گزر جاتا ہے تو پھر گیا وقت دوبارہ ہاتھ نہیں آتا۔ مجموعی حیثیت سے آپ قابل تعریف ہیں۔ آپ روحانی عملیات کی لائن میں جدوجہد کررہے ہیں۔ مَنْ جَدَّ وَجَدَ جو کوشش کرتا ہے وہ ایک دن پالیتا ہے۔ اپنی غلطیوں کی سدھار کرکے اسی طرح جدوجہد جاری رکھیں انشاء اللہ ایک دن آپ کسی قابل بن جائیں گے اور جب کسی قابل بن کر خدمت خلق میں مصروف رہیں گے تو آپ کو لطف آئے گا اور ضرورت مند لوگ بھی راحت محسوس کریں گے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ آپ کو خدمت خلق کا اہل بنائے اور ایک بڑی مخلوق آپ کی محنتوں اور خدمتوں سے فیضیاب ہو۔

## آہ! یہ غم اولاد

سوال از: محمد اسرائیل ـــــــــ بھاگل پور

خیریت سے رہ کر حضرت کی خیریت کا دربار الٰہی میں نیک طالب ہوں، حضرت ہمیں صرف ایک اولاد سے ہی قدرت نے نوازا تھا، وہ بھی سن بلوغ پر پہنچنے کے بعد اپنی مرضی کی شادی اس نے آج سے تین سال قبل رچالی۔ ہم دونوں میاں بیوی نے مجبوراً شادی میں شرکت کرلی، بہو قریب ڈیڑھ سال ٹھیک سے رہی، پھر آج قریب ڈیڑھ سال سے وہ دونوں میاں بیوی بنگال میں اپنے مائیکے میں رہ رہی ہے، یہاں سے وہ بیمار ماں کو دیکھنے کا بہانہ بناکر گئی کہ دیکھ کر ایک ہفتہ میں چلے آئیں گے لیکن آج تک نہیں آئی اور نہ ہی دونوں نے کوئی رابطہ رکھا ہے۔

حضرت ہم دونوں میاں بیوی بہت ہی بے بسی اور مجبوری کی زندگی سے دوچار ہیں، حضرت میرا لڑکا ایسا بے وفا نہیں تھا وہ والدین کا وفادار تھا، ایسا لگتا ہے کہ اسے بیوی وسسرال والوں نے سحر کرا کر باندھ دیا ہو، میرے لڑکے کو کچھ کھلا پلا کر رکھ لیا ہے۔ حضرت آپ سے التجا ہے کہ میرے لڑکے کو والدین کی خدمت میں لانے کی کوئی صورت ہو تو برائے مہربانی غریب، مجبور اور ضعیف میاں بیوی کی مدد فرمائیں، اللہ رب العزت آپ کی مدد فرمائے گا۔

حضرت آپ میرے لڑکے کو والدین کے پاس واپس بلا دینے کی زحمت فرمائیں، تاحیات حضور کا شکر گزار بنا رہوں گا، حضرت وہی لڑکا واحد دونوں میاں بیوی کا سہارا ہے۔ لڑکے کا نام محمد رضوان اجمیری والدہ کا نام حسن بانو، والد کا نام محمد اسرائیل۔ بہو کا نام شبانہ پروین، والدہ کا نام بی بی رخسانہ، والد کا نام محمد سراج خاں۔

(نوٹ) حضرت میں دو سال سے طلسماتی دنیا کا قاری ہوں، اگر آپ کو سہولت ہو تو روحانی ڈاک میں بھی جواب اور علاج نوازنے کی زحمت فرمائیں۔

**جواب**

کتنی تمناؤں اور دعاؤں کے بعد انسان کو اولاد نصیب ہوتی ہے، کتنے میاں بیوی کو لڑکے کی آرزو ہوتی ہے اور جب لڑکا پیدا ہوتا ہے تو ماں باپ بہت خوش ہوتے ہیں کہ ان کو ان کا وارث نصیب ہوگیا ہے، لیکن جب لڑکوں کا یہ حال ہوتا ہے کہ جو آپ نے تحریر کیا ہے تو بہت تکلیف پہنچتی ہے اور پل پل کف افسوس ملنا پڑتا ہے، پھر یہ بھی خیال آتا ہے کہ اس سے اچھا تو یہ ہوتا کہ ہم بے اولاد ہی رہتے اور یہ سچ بھی ہے کہ اگر کسی کے اولاد نہیں ہوتی تو اس کو بس ایک ہی غم ہوتا ہے کہ وہ اولاد سے محروم ہے۔ لیکن اولاد والے کو تو ستر غم اولاد کی وجہ سے ہوتے ہیں، اولاد اگر فرمانبردار بھی ہو تو اس کی وجہ سے انسان کو ہزار طرح کے مسائل کا شکار

ہونا پڑتا ہے اور اولاد کی خاطر ایسے جتن بھی کرنے پڑتے ہیں جو انسان خود اپنے لئے نہیں کرتا اور اگر اولاد نافرمان ہو تو پھر انسان ایسے ایسے رنج سہتا ہے کہ بس توبہ ہی بھلی۔

یہ بات قرین قیاس ہے کہ آپ کی بہو نے آپ کے بیٹے کو بذریعہ جادو اپنے بس میں کرلیا ہوگا لیکن اس میں آپ سے بھول یہ ہوئی ہے کہ جب آپ کا بیٹا آپ سے نظری پھیر رہا تھا اسی وقت اس کا روحانی علاج کرانا چاہئے تھا، جب چڑیا سارا کھیت ہی چگ گئی تو پھر پچھتاوے سے کیا حاصل ہے۔ اس کا فوٹو یا کپڑا دیکھے بغیر ہم یقین سے کچھ نہیں کہہ سکتے لیکن اگر یہ سچ ہے کہ وہ سحر کی لپیٹ میں ہے تو پھر بھی علاج اس لئے آسان نہیں ہے کہ وہ اس وقت آپ سے دور ہے، سحر زدہ کا علاج اسی وقت ممکن ہے کہ جب ہم اس کے گلے میں تعویذ ڈال سکیں اور اس کو نقوش وغیرہ پلا سکیں، دور بیٹھ کر علاج کیسے ممکن ہے، ہم اس وقت صرف دعا کرسکتے ہیں، جب وہ لوٹ کر آجائے تب ہی آپ اس کا علاج کراسکتے ہیں۔ فی الحال ان کے دلوں میں محبت ڈالنے کے لئے آپ یہ تعویذ لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے گھر میں لٹکا سکتے ہیں۔ اس تعویذ کی برکت سے یہ ممکن ہے کہ وہ دونوں لوٹ کر آجائیں اور آپ سے کچھ معافی تلافی کرلیں۔

اگر اللہ کے فضل وکرم سے بیٹے کی واپسی ہوجاتی ہے تو روزانہ ۲۰۰ مرتبہ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْم پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کرکے اس کو پلادیا کریں۔ اس کے گلے میں تعویذ ڈالنا شاید ممکن نہیں ہوگا، لیکن اگر ممکن ہو اور آپ کا بیٹا تعویذ بازو پر باندھنے یا گلے میں ڈالنے کے لئے آمادہ ہوجائے تو یہ تعویذ سفید کاغذ پر کالی روشنائی سے لکھ کر کالے کپڑے میں پیک کرکے اس کے گلے میں ڈال دیں انشاء اللہ اس تعویذ کی برکت سے سحر کٹ جائے گا۔ تعویذ یہ ہے۔

۷۸۶

| ۱۹۷ | ۲۱۰ | ۲۰۷ | ۲۰۴ |
|---|---|---|---|
| ۲۰۸ | ۲۰۳ | ۱۹۸ | ۲۰۹ |
| ۲۰۲ | ۲۰۵ | ۲۱۲ | ۱۹۹ |
| ۲۱۱ | ۲۰۰ | ۲۰۱ | ۲۰۶ |

گھر میں لٹکانے والا تعویذ یہ ہے۔ یہ تعویذ ہری روشنائی سے لکھا جائے گا اور ہرے کپڑے ہی میں پیک ہوگا۔

۷۸۶

| ۱۰۵ | ۱۱۸ | ۱۱۵ | ۱۱۲ |
|---|---|---|---|
| ۱۱۶ | ۱۱۱ | ۱۰۶ | ۱۱۷ |
| ۱۱۰ | ۱۱۳ | ۱۲۰ | ۱۰۷ |
| ۱۱۹ | ۱۰۸ | ۱۰۹ | ۱۱۴ |

برائے تسخیر قلوب

محمد رضوان اجمیری ابن حسن بانو وشبانہ پروین بنت بی بی رخسانہ علی حب محمد اسرائیل وعلی حب حسن بانو والدین محمد رضوان اجمیری حسن باد والدین محمد رضوان اجمیری بحق حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل

تعویذ گھر میں لٹکانے کے بعد روزانہ آپ دونوں میاں بیوی ۴۵۰ مرتبہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر بیٹے اور بہو کی واپسی کی دعائیں کرتے رہیں انشاء اللہ دعا قبول ہوگی اور وہ دونوں واپس آجائیں گے۔ اس دوران آپ کے بیٹے کا فون بھی آسکتا ہے، اگر فون آجائے تو آپ ٹھنڈے لب ولہجہ کے ساتھ اس سے بات چیت کریں اور ازراہ مصلحت اپنی بہو کو برا بھلا کہنے سے احتراز برتیں۔

اگر آپ اپنے بیٹے کو اپنا بنانا چاہتے ہیں تو فی الحال بہو کی برائیاں نہ کریں بہو کو برا بھلا کہنے سے بات نہیں بنے گی۔ اگر آپ کی بہو واقعتاً بری بھی ہو تب بھی مصلحت کا تقاضہ ہے کہ آپ اس کو برا بھلا نہ کہیں کیوں کہ آپ کے بیٹے کی آنکھوں پر اس کی محبت کی پٹی بندھی ہوئی ہے اور وہ غالباً سحر کی لپیٹ میں بھی ہے تو پھر آپ کا کہنا سننا اس پر اثر انداز نہیں ہوگا، البتہ جب اس کی آنکھوں سے پٹی کھل جائے گی تب اس کو اندازہ ہوگا کہ وہ غلطی پر تھا۔

ہم دعا کریں گے کہ رب العالمین آپ کے بیٹے اور بہو کو عقل سلیم دے، انہیں اپنی غلطیوں کا احساس ہو اور وہ اپنی غلطی کی تلافی کے لئے آپ کے پاس واپس لوٹیں اور پھر آپ کے ساتھ ہی رہنے بسنے کے لئے تیار ہوجائیں یہ ناممکن نہیں ہے، بس اللہ آپ پر اپنا فضل فرمادے۔

❋ ❋ ❋ ❋ ❋

# اقوال دانش منداں عرب

☆ جو خیر کو بوتا ہے وہ خوشی کی فصل کاٹتا ہے اور جو برائی کو بوتا ہے وہ ندامت کی فصل کاٹتا ہے۔ (الیاس) ☆ جس نے کسی سفلہ مزاج اور کمینہ خصلت آدمی کا احترام کیا وہ گویا اس کی کمینگی میں حصہ دار ہے۔ (قصی) ☆ جو شخص کسی قبیح چیز کو مستحسن سمجھتا ہے وہ اس قبیح چیز کے حوالے کردیا جاتا ہے۔ ☆ عزت وتکریم سے جس کی اصلاح نہیں ہوتی، ذلت ورسوائی اس کی اصلاح کردیتی ہے۔ ☆ تلوار کی حفاظت اس کی نیام ہی سے ہوسکتی ہے۔ جو آدمی قبیلہ پر تیر اندازی کرتا ہے، وہ خود بھی اپنے تیر کا نشانہ بنتا ہے۔ (حضرت ہاشمؓ) ☆ اپنے ہم نشین کی عزت کرو، تمہاری مجلس آباد رہیں گی۔ اپنے شریک کار کی حفاظت کرو، لوگ تمہاری پناہ لینے کے مشتاق ہوں گے۔ ☆ اللہ تعالیٰ جب کوئی مملکت بنانا پسند کرتے ہیں تو اس کے قیام کے لئے جوانمرد پیدا فرمایا کرتے ہیں۔ ☆ جب تک کسی شخص کی عزت کو خست اور کمینگی کا داغ نہ لگے اس وقت تک جو لباس بھی وہ پہنے وہی اسے خوبصورت لگتا ہے۔ (سموئیل) ☆ بیشک شرفاء کی تعداد ہمیشہ قلیل ہوتی ہے۔ ☆ عورتوں کا ظاہری حسن وجمال تمہیں نسب کی پاکیزگی سے غافل نہ کردے۔ ☆ میں ان تمام دلائل کو بھول جاتا ہوں اور جو کچھ بولتا ہوں وہ سب اوٹ پٹانگ ہوتا ہے۔

☆ محبوب! تمہیں کہنے کی بہت سی باتیں ہوتی ہیں مگر تماری ملاقات میسر ہوتی ہے تو سب کچھ بھول جاتا ہوں۔ ☆ جہاں جہاں میری روح ہے وہاں وہاں تیرا عشق سما گیا ہے۔ ☆ جب تک کوئی شخص تقوئی کا لباس زیب تن نہ کرے گا وہ ننگا ہے اگرچہ اس نے کپڑے پہنے ہوں۔ ☆ اگر تو کسی شریف آدمی کی عزت کرے گا تو وہ مدت العمر ممنون رہے گا اور اگر تو کسی کمینہ فطرت آدمی کی عزت کریگا تو وہ اور زیادہ سرکش ہوجائے گا۔ ☆ جہاں تلوار استعمال کرنی چاہئے وہاں سخاوت سے کام لینا مضر ہے۔ جس طرح سخاوت کے موقع پر تلوار کا استعمال خطرناک ہے۔ ☆ جہاں عتاب نہ ہو وہاں محبت نہیں ہوتی۔ جت تک عتاب کا سلسلہ باقی ہے محبت بھی باقی ہے۔

☆ جب تم زندہ لوگوں کی خدمت کرنے کے اہل نہیں تو ان کی روح کی خدمت کیسے کرسکتے ہو؟ ☆ ایک نابینا دوسرے نابینا کی قیادت کرے گا تو دونوں غار میں جاگریں گے۔ ☆ جو یہ مان گیا کہ اس سے غلطی سرزد ہوگی ہے لیکن اس غلطی کو درست نہیں کرتا گویا وہ ایک اور غلطی کرتا ہے۔ ☆ سریلی آوازیں اور خوبصورت چہرے عموماً برائی کی طرف لے جاتے ہیں۔

صداقت، انسان کو عظیم بتاتی ہے اور انسان صداقت کو عظیم تر بناتا ہے۔ ☆ ان سے کبھی دوستی نہ کرو جو تجھ سے بہتر نہیں ہیں۔ ☆ اچھے خیالات کسی دولت سے کم نہیں ہوتے۔ ☆ غرور سے زیادہ برائی، حماقت دنیا میں پیدا ہی نہیں ہوئی۔ ☆ ہم جو کہتے ہیں یا تو اوروں کے کلام سے مستعار لے کر کہتے ہیں یا اپنے کلام کو بار بار دہراتے ہیں (کعب ابن زہیر) ☆ گناہ سے بچنے کی سب سے بہتر تدبیر ترک تعلقات ہے۔

## بیوی کی تلاش

ایک عرب نے اپنے بیٹوں کو نصیحت کی کہ چھ قسم کی عورتوں سے شادی نہ کرنا۔

(۱) انانہ (۲) منانہ (۳) احنانہ (۴) حداقہ (۵) براقہ (۶) شدافہ

انانہ۔ یعنی وہ عورت جو ہروقت سر پر پٹی باندھے رہے درد او شکوہ وشکایت ہی اس کا معمول ہو۔

منانہ۔ جو عورت مرد پر احسان ہی جتاتی رہے کہ میں نے تیرے ساتھ یہ احسان کیا اور تجھ سے تو مجھے کچھ بھی حاصل نہ ہوا۔

حنانہ۔ یعنی وہ عورت جو ہروقت اپنے سابقہ خاوند ہی کو یاد کرتی رہے اور کہتی کہ وہ تو بڑا اچھا تھا لیکن تیرے اندر کوئی خوبی نہیں۔

حداقہ۔ وہ عورت جو خاوند سے ہروقت فرمائش ہی کرتی رہے۔ جو کچھ دیکھے خاوند سے کہے یہ لاکر دوگے تو بچوں گی۔

براقہ۔ وہ عورت جو ہروقت اپنی چمک دمک بنانے میں لگی رہے۔

داقہ تیز زبان جو ہروقت باتیں کرنے میں ہی لگی رہے۔

# ایک منہ والا ردراکش

## پہچان

رودراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے رودراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

## فائدہ

ایک منہ والا رودراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادوٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے، یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا رودراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے، جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے، ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا، اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے، یہ اللہ کی ایک نعمت ہے، اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد رودراکش کی افادیت متاثر ہو جاتی ہے، دس سال کے بعد اگر رودراکش بدل دیں تو دور اندیشی ہوگی۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلّہ ابوالمعالی، دیوبند

اس نمبر پر رابطہ قائم کریں 09897648829

قسط نمبر ۸

حضرت امام غزالیؒ

# دنیا کے عجائب وغرائب

ارشاد الٰہی ہے:

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ طِينٍ.

(سورۂ مومنون:۱۲)

"یعنی اور البتہ ہم نے انسان کو بجتی مٹی سے پیدا کیا۔"

اللہ تعالیٰ جب اپنے علم ازل سے جانتا تھا کہ انسان دنیا میں پیدا ہوگا اور یہ زمین اسی سے آباد ہوگی اور بسے گی اور آزمائش وامتحان کے دور سے لامحالہ یہ گزرے گا تو اس نے انسان کو نسل پھیلانے کا مادہ بخشا اور ایک دوسرے سے نسل چلانے کی قابلیت اس کو عطا کی، مذکر ومؤنث پیدا کر کے محبت والفت کے رشتہ سے ان کو آپس میں جوڑا، مادہ شہوت ان کو دیا اور اس کو روکنے کی طاقت ان سے چھینی، لامحالہ اسی مادہ کے تحت انہوں نے ایک دوسرے کا ساتھ ڈھونڈا۔

انسان کی قوت فکر یہ کو اس کام پر لگایا کہ مادہ انسانی کو طبعی راہ سے منتقل کر کے قرار گاہ نطفہ اور پیدائش گاہ انسان میں پہنچائے جہاں اس کی تخلیق کا کام عمل میں آئے، چنانچہ اسی قوت کے زیر اثر یہ مادہ پشت پدر سے منتقل ہو کر شکم مادر میں آیا اور در پردہ اس نے اپنی جگہ بدلی لیکن اس کی اصلیت ذرہ برابر نہ بدلی۔ حالانکہ یہ مادہ اثر لینے میں بہت ہی تیز ہے، غیر چیز کی ملاوٹ سے فوراً فساد پذیر ہوتا ہے اور اپنی اصلیت کو چھوڑ بیٹھتا ہے، اس میں مختلف اجزاء برابر کی مقدار کے ملے ہوئے ہیں، پھر اس مادہ سے مذکر یا مؤنث کی تخلیق ہوئی، اس نے پہلے جمے ہوئے خون کی شکل، پھر گوشت کے لوتھڑے کی صورت اختیار کی، اس کے بعد یہ ہڈی کی شکل میں آیا اور اس نے گوشت کا لباس پہنا، آخر میں یہ گوشت کا ڈھانچہ رگوں اور پٹھوں سے جکڑا گیا، سارے اعضاء ایک ایک کر کے اس میں لگے، سر لگا اور اس میں کان، آنکھ، ناک، منہ اور دوسرے روزان کی تخلیق عمل میں آئی، آنکھ کا کام دیکھنا قرار پایا، ملاحظہ کیجئے یہ آنکھ کس انوکھے طریقہ سے چیزوں کو دکھاتی ہے اور عقل انسانی کو حیرت میں ڈالتی ہے، یہ سات پرتوں سے بنی ہے، ہر پرت کا خاص خاصہ اور مخصوص صفت ہے، اگر ان میں سے ایک پرت بھی نہ ہو یا بگڑ جائے تو آنکھ اپنا کام چھوڑ بیٹھے۔

آنکھوں کے چاروں طرف پلکوں کا کیسا عجیب حصار کھینچا گیا ہے اور ان کو کیسی تیز حرکت عطا ہوئی ہے تاکہ یہ آنکھ کی ہر موذی چیز مثلاً غبار وغیرہ کو آنکھ میں جانے سے تیزی سے روک دیں۔

گویا پلکیں آنکھوں کی حفاظت کے دروازے ہیں کہ بوقت حاجت کھلتے ہیں اور رفع حاجت پر بند ہوجاتے ہیں، پلکوں سے نہ صرف حفاظت منظور تھی، بلکہ آنکھ اور چہرے کی خوبصورتی بھی، اس لئے ان کو نہ ضرورت سے زیادہ درازی ملی کہ جمال میں فرق نہ بدنما کوتاہی عطا ہوئی کہ بدزیبی بھی پیدا ہو اور آنکھ میں ان کے چبھنے کا اندیشہ بھی ساتھ ساتھ ہو، نیز آنسوؤں میں ایک کھار پیدا کی گئی جو آنکھ میں پڑے ہوئے میل کچیل کو کاٹ کر باہر نکالے۔

ذرا غور کیجئے کہ آنکھوں کے ہر دو اطراف یعنی کوئے وسطی حصہ کی نسبت سے قدرے پست رکھے گئے ہیں کہ اگر کوئی چیز آنکھ میں پڑ بھی جائے تو اطراف کی طرف آسانی سے ڈھل جائے۔

چہرہ کی خوبصورتی کو دوبالا کرنے کے لئے آنکھوں کے اوپر ابرو پیدا کی گئیں اور ان سے بھی آنکھوں کے بچاؤ کا کام لیا گیا۔ ان کے بالوں کو بھی ضرورت سے زیادہ درازی نہیں ملی کہ بدرونقی پیدا ہو، البتہ سر اور داڑھی کے بالوں کو درازی اور کوتاہی دونوں کی قابلیت نصیب ہوئی، لہٰذا ان کو جمال کے پیش نظر دراز اور کوتاہ کر لیا جاتا ہے۔ پھر نظر عبرت منہ اور زبان پر بھی ڈالئے اور ان کی حکمتوں کو ذہن نشین کیجئے، قدرت نے ہونٹوں کو منہ کے لئے پردہ بنایا اور ایک ایسے دروازے کا ان سے کام لیا جو ضرورت ختم ہونے پر بند ہوجاتا ہے۔

ہونٹوں سے مسوڑھوں اور دانتوں کی حفاظت کا کام بھی لیا گیا اور چہرہ کی خوبصورتی بھی ان سے بڑھائی گئی، اگر ہونٹ نہ ہوتے تو چہرہ بڑا بدہیئت نظر آتا، ساتھ ساتھ بولنے میں بھی ہونٹوں کا زبردست ہاتھ ہے، دل کی ترجمانی اور صفت گویائی کے لئے زبان کو خصوصیت کے ساتھ پیدا کیا گیا جو الفاظ بھی ڈھال ڈھال کر نکالتی ہے اور غذا کھاتے وقت لقموں کو الٹ پلٹ کرتی ہے ان کو داڑھوں کے اندر ڈال کر اچھی طرح پیستی ہے تاکہ ان کا نگلنا آسان ہوجائے، پھر قدرت نے بہت سے جدا جدا دانت بنائے ان کو مسلسل ایک ہڈی نہیں کیا، یہ اسی مصلحت سے کہ اگر ان میں سے کچھ ازکار رفتہ ہوجائیں تو باقی سے کام لیا جاسکے۔ دانتوں سے نفع اور کام بھی مقصود ہے اور چہرہ کا حسن و جمال بھی۔ دانتوں کو بدن کی اور ہڈیوں کی طرح نہیں بنایا بلکہ ان کو مخصوص سختی بخشی کیوں کہ ان سے ہر وقت اور سخت کام لینا تھا۔

داڑھوں پر نظر کیجئے کہ ان کو کیسی بڑائی اور چوڑائی ملی ہے کیوں کہ ان سے غذا پیسنے کا کام لینا تھا اور ہضم غذا کا پہلا زینہ دانت ہی ہیں، آگے کے دانت نوکیلے غذا کاٹنے کے لئے رکھے گئے اور منہ کی خوبصورتی کا سبب بھی بنائے گئے، ان کی جڑوں کو مضبوط اور ان کے سروں کو تیز کیا، ان کو سفید رنگ عطا کیا اور مسوڑھوں کو سرخ رکھا، دانتوں کو کیا برابر برابر جوڑا گویا کہ موتیوں کی ایک لڑی ہے، منہ میں قدرت نے ایک خاص مقدار میں تری ہر وقت پوشیدہ رکھی کہ بوقت ضرورت کام آئے، اگر یہ ہر وقت معرضِ ظہور میں رہتی تو انسان کے لئے بڑی تشویش کن ہوتی۔

یہ اسی مقصد کے تحت رکھی گئی کہ اس سے چبایا ہوا کھانا نرم ہوکر بغیر کسی دکھ اور الم کے حلق کے نیچے اتر جائے، اُدھر کھانے کا کام ختم ہوا ادھر یہ پھر روپوش ہوئی، بس پھر اسی قدر تری رہ جاتی ہے جس سے حلق کا کوا اور حلق تر رہیں کہ گویائی میں آسانی ملے کیوں کہ منہ کی بالکل خشکی بھی تو مہلک ہے۔

کھانا کھانے والے کو کھانے میں لذت عطا ہوئی اور زبان کو چکھنے کا مادّہ ملا تاکہ اس مادّہ کے ذریعہ زبان پتہ لگالے کہ کونسی چیز اس کے ذوق کے موافق ہے اور کونسی چیز ذوق کے خلاف ہے، صرف اس غرض سے کہ اگر کھانے کی حاجت ہو تو موافق اشیاء کھا پی کر چٹخارہ حاصل کیا جائے اور مخالف ذوق سے بچا جائے نیز زبان ہی سے اشیاء کی گرمی اور سردی کا بھی پتہ چلتا ہے اور مقدار کا علم بھی ہوتا ہے۔

کانوں کی حکمت پر غور کیجئے، ان کو بھی ایک خاص مقدار میں رطوبت ملی ہے کہ اگر کوئی کیڑا مکوڑا اس میں گھس پڑے تو اس کو یہ رطوبت ہلاک کردے، پھر کان کی ساخت ایک سیپی نما ہے، اس مقصد کے ماتحت کہ آواز پہلے اس کے حلقہ میں جمع ہو اور پھر یہاں سے نکل کر کان کے پردے پر ٹکرائے اور اس پردہ میں بے پناہ احساس کا مادّہ رکھا کہ اگر چھوٹے سے چھوٹا کیڑا بھی پاس آکر بھنبھنائے تو وہ پتہ لگالے، پھر دیکھئے کان کو کیا موڑ اور خم ملے ہیں اور پردہ تک کیسے پیچ ہیں تاکہ کان میں گھسنے والی شئے کی راہ لمبی ہوجائے اور پردہ تک پہنچنے میں اس کو کئی رخ میں حرکت کرنی پڑے اور اس درمیان میں انسان غفلت سے بیدار ہوکر کان کی حفاظت کرے۔ نیز سونگھنے کی طاقت بھی کچھ کم حیران کن نہیں، بس اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے کہ ناک میں ہوا داخل ہونے سے اچھی بری بو کا کیسے احساس ہوتا ہے، دیکھئے قدرت نے چہرہ کے بیچ میں ناک کو کیسا بلند پیدا فرمایا۔ اچھی شکل اس کو دی اور اس میں دو سوراخ نتھنے لگادیئے اور مادّہ احساس ان کو بخشا کہ ہوا سونگھ سونگھ کر یہ کھانے پینے کی چیزوں کی اچھی بری بوؤں کا پتہ لگائیں، اچھی بو سے لطف لیں اور بری سے بچیں نیز ہوا سونگھ کر زندہ رکھنے والی روح دل تک پہنچائیں اور اس طرح اس کی اندرونی حرارت مٹاکر اس کو تسلی بخشیں، ساتھ ساتھ ذخیرہ اور حلق کو دیکھئے کہ وہ آوازوں کے نکلنے کے لئے بنایا گیا اور قدرت نے زبان کو منہ میں گھمایا تاکہ وہ آوازوں کو مختلف مقامات میں حرکت دے کر ان کو جدا جدا حروف کی شکل میں لے آئے اور بولنے کی مدت کچھ بڑھ جائے۔

پھر نرخرہ کو تنگی وفراخی، چکناہٹ اور کھردے پن میں سختی ونرمی درازی اور کوتاہی پن مختلف اشکال میں پیدا کیا اور اسی اختلاف سے آوازیں آپس میں مختلف اور جدا جدا ہوگئیں اور ایک آواز دوسرے سے نہ مل سکی جس طرح ایک شکل دوسری شکل سے نہیں ملتی اور ہر شکل میں نمایاں فرق نظر آتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ آواز سننے والا بہت سوں کو محض آواز ہی سے پہچان لیتا ہے بالکل جس طرح ہر شخص اپنی شکل وشباہت سے شناخت میں آجاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ السلام کو پیدا فرمایا اور پھر حضرت حوا علیہا السلام کو تو ان کی صورتوں میں فرق وتمیز رکھا اور ان سے

جب نسل چلی تو وہ اپنے باپ اور ماں بھی مختلف الشکل ہوئے اور آپس میں ایک دوسرے سے بھی یہ صرف اس مقصد سے کہ ہر شخص صاف شناخت میں آسکے۔

اب آیئے ہاتھوں کی ساخت کو دیکھئے کہ قدرت نے ان کو مقصد حاصل کرنے اور نقصان دور کرنے کی کیسی قابلیت عطا کی ہے، ہتھیلی کو چوڑا بنایا اور اس میں جدا جدا پانچ انگلیاں لگائیں جو کئی پوروں پر تقسیم ہیں، چار انگلیوں کو ایک رخ میں رکھا اور انگوٹھے کو ایک رخ میں اور اس کو تمام انگلیوں پر گھومنے کی صلاحیت بخشی، اگر اگلی پچھلی ساری مخلوق مل کر سوچ وبچار کرے اور انگوٹھے اور انگلیوں کی ساخت موجودہ ساخت سے جدا گھڑنے کی کوشش کرے اور انگلیوں کی درازی اور ترتیب کو بھی نئی شکل دینے لگے تو وہ اپنی اس کوشش میں قطعاً عاجز وقاصر رہے۔

موجودہ ساخت سے ہاتھ آسانی سے چیز پکڑتے اور اس کو لیتے دیتے ہیں۔ اگر ہاتھ کو بالکل پھیلادیں تو وہ پھیلی ہوئی چیز ہے جس پر آپ جو چاہیں رکھیں، اگر بند کر کے مکا بنالیں تو وہ مارنے کا ہتھیار ہے، اگر کچھ بند کرلیں اور کچھ کھلا ہوا رکھیں تو وہ ایک چلو ہے، اگر ہتھیلی کو تو کھول لیں لیکن انگلیوں کو ملالیں اور موڑ لیں تو وہ ایک بیلچہ اور پھاوڑہ کی شکل ہے، پھر انگلیوں کے سروں پر ناخن لگائے کہ انگلیاں خوب صورت نظر آئیں اور انگلیوں کے اوپر کی جانب سے بچاؤ بھی ہوسکے اور ایک گونہ ان میں مضبوطی آجائے نیز اس مقصد سے بھی کہ ناخن ہی کے ذریعہ انگلیاں چھوٹی سے چھوٹی چیز زمین پر سے چن لیں اور اگر بدن میں کہیں بھی چلے تو کھجلا بھی لیں۔ (باقی آئندہ)

# گلدستہ عملیات

## کالے جادو کی کاٹ

سَلامٌ قَوْلًا مِنْ رَبٍّ رَحِیْم ۔ قرآن پاک میں ہر مشکل دبیماری کا حل موجود ہے۔ بس عقیدہ مضبوط ہونا چاہئے۔ قرآن پاک میں اللہ پاک کا ارشاد ہے کہ اور ہم قرآن میں وہ چیز اتارتے ہیں جو شفا اور رحمت ہے ایمان والوں کے لئے۔

سورۂ یٰسین پاک کی آیت سَلامٌ قَوْلًا مِنْ رَبٍّ رَحِیْم ۔ میں بہت سے پوشیدہ راسرار اور بے شمار فضائل اور ہر قسم کے امراض سے شفاء کامل موجود ہے۔ ہر چیز کا دل ہوتا ہے اور قرآن پاک کا دل یٰسین پاک ہے۔ اور یٰسین پاک کا دل یہ آیت ہے۔ آج کل کالے علم اور کالے جادو کا مرض بڑھتا جارہا ہے۔ آئے دن کوئی نہ کوئی ہر گھر میں اس مرض میں مبتلا نظر آتا ہے۔ خلق خدمت کا جذبہ رکھتے ہوئے میں یہ عمل ان بہن اور بھائیوں کی خدمت میں پیش کررہا ہوں، جو کالے علم کی وجہ سے بہت پریشان ہیں۔

اگر کسی پر کالا جادو کردیا گیا ہو جس کے باعث وہ شدید بیمار رہتا ہو، ایسے مریض کو صحت یاب کرنے کی غرض سے باوضو حالت میں تین سو مرتبہ سَلامٌ قَوْلًا مِنْ رَبٍّ رَحِیْم ۔ پڑھ کر پانی پر دم کریں اور تین سو دفعہ پڑھ کر مریض پر دم کریں۔ دم کیا ہوا پانی روزانہ سات یوم تک پلائیں۔ اول وآخر درود پاک لازمی پڑھیں۔ انشاء اللہ کیسا ہی جادو ہوگا، اس کا خاتمہ ہوجائے گا۔

## ملازمت کے لئے

اگر کسی حاسد نے جادو کے ذریعہ کسی کی ملازمت یا کاروبار میں رکاوٹ ڈال دی ہو، اس کے واسطے ہر نماز کے بعد سَلامٌ قَوْلًا مِنْ رَبٍّ رَحِیْم ۔ کو ۳۱۳ مرتبہ پڑھا کریں اور اس آیات کا نقش لکھ کر کاروبار کی جگہ فریم کروا کر لگائیں اور ایک عدد نقش اپنے بازو پر باندھے یا گلے میں ڈالے، انشاء اللہ ہر قسم کی رکاوٹ دور ہوجائے گی۔ نقش یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

| | | | |
|---|---|---|---|
| سَلامٌ | قَوْلًا مِن | رَبّ | رَحِیم |
| رَحِیم | رَبّ | قَوْلًا مِن | سَلامٌ |
| قَوْلًا مِن | سَلامٌ | قَوْلًا مِن | رَبّ |
| رَبّ | قَوْلًا مِن | سَلامٌ | قَوْلًا مِن |

یاالٰہی ہر قسم رکاوت وجادو سفلی علم ختم شود بحق سلام قول من رب الرحیم

## لڑائی جھگڑے سے بچنے کے لئے

اگر گھر میں لڑائی جھگڑا رہتا ہو تو، اس مقصد کے لئے سَلامٌ قَوْلًا مِنْ رَبٍّ رَحِیْم ۔ کو تین سو مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کریں اور گھر کے تمام افراد کو تین دن تک پلاتے رہیں اور سَلامٌ قَوْلًا مِنْ رَبٍّ رَحِیْم ۔ کا ورد جاری رکھیں۔ گھر کے چاروں کونوں میں ۲۱، ۲۱ مرتبہ پڑھ کر بعد نماز فجر کرلیا کریں۔ انشاء اللہ لڑائی وجھگڑا ختم ہوجائے گا۔

## جلدشادی کے لئے

اگر کسی نے جادو سفلی علم کے ذریعے کسی کی شادی یا رشتہ میں رکاٹ ڈال دی ہو تو اس مقصد کے لئے آپ کو چالیس دن تک اس آیت مبارک کو تین سو مرتبہ بعد نماز فجر تلاوت کریں اور اس آیت مبارکہ کا نقش لکھ کر اپنے بازو پر باندھے۔ انشاء اللہ آپ کا کام ہوجائے گا۔ وہ نقش یہ ہے۔

| یاسلام | ۷۸۶ | | یاسلام |
|---|---|---|---|
| ۱۹۷ | ۲۱۰ | ۲۰۷ | ۲۰۴ |
| ۲۰۸ | ۲۰۳ | ۱۹۸ | ۲۰۹ |
| ۲۰۲ | ۲۰۵ | ۲۱۲ | ۱۹۹ |
| ۲۱۱ | ۲۰۰ | ۲۰۱ | ۲۰۶ |

(اپنا مقصد لکھیں)

جادو کا وار نہ چلے۔ اگر آپ کو کسی دشمن وحاسد کا خوف ہو کہ وہ کوئی بھی جادو حملہ نہ کرے اور آپ اس سے بچ کر رہیں تو اس مقصد کے لئے اور جادو سے محفوظ رہنے کی غرض سے نماز فجر کی ادائیگی کے بعد طلوع آفتاب سے قبل باوضو حالت میں آیت مبارکہ کا یہ نقش لکھیں۔ اپنے بازو یا گلے میں باندھے اور آیت مبارکہ سَلامٌ قَوْلًا مِنْ رَبٍّ رَحِیْم ۔ کو ۴۱ مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلیا کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ دشمن کے ہر وار سے محفوظ رہیں گے۔ نقش یہ ہے۔

یا حفیظ ۷۸۶ یا حفیظ

| | | | |
|---|---|---|---|
| سلام | قولامن | رب | رحیم |
| سلام | قولامن | رب | رحیم |
| سلام | قول من | رب | رحیم |
| سلام | قول من | رب | رحیم |

سَلامٌ قَوْلًا مِنْ رَبٍّ رَحِیْم ۔

بحق یا حفیظ

قسط نمبر:۲

# عکسِ سلیمانی

حسن الہاشمی

## دعاءِ محرابِ اعظم

بزرگوں نے اس دعا کے بے شمار فضائل لکھے ہیں۔ حضرت امام غزالیؒ نے مشکوٰۃ الانوار میں تحریر فرمایا ہے کہ جو شخص روزانہ صدقِ دل اور حسنِ نیت کے ساتھ اکیس مرتبہ پڑھے گا وہ کسی بھی حاکم اور افسر کے سامنے جائے اس کو عزت و سرخروئی حاصل ہوگی اور اگر افسر ظالم بھی ہوگا تو اُس پر مہربان ہوگا اور اس کی گذارشات کو انسان محفوظ رہتا ہے۔ اس دعاء کی برکت سے پریشانیوں سے نجات بھی ملتی ہے اور پریشانیوں سے انسان بھی محفوظ رہتا ہے۔ اس دعا کی برکت سے مقدمات میں بھی کامیابی ملتی ہے اور ہر طرح کی مقابلہ آرائی میں فتح حاصل ہوتی ہے۔

دعا یہ ہے: بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم. یاعظیمُ یااحدُ یَاصمدُ یاسلامُ یامؤمنُ یامھیمنُ یاسمیعُ یابصیرُ یاعلیمُ یاکبیرُ یادلیلُ یاقویُ یامنانُ یاتوابُ یامجیدُ یامحمودُ یامعبودُ یاحدودُ یاحیُّ یاقیومُ برحمتكَ یاارحم الراحمین اللّھم یستولی امری بجاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔



## دفعِ نظرِ بد کا موثر طریقہ

اگر کسی بچے یا بڑے پر نظر بد کا اثر ہو تو ایک سو گیارہ بار یہ آیت پڑھ کر پانی پر دم کر کے اس کو پلایئے رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا۔

## مرگی کا تیر بہدف علاج

شیخ عبدالوہاب شعرانیؒ زاد المتقین میں لکھتے ہیں کہ مرگی سے نجات حاصل کرنے کے لئے ایک تیر بہدف دعا مجھے میرے شیخ سے پہنچی ہے، وہ یہ کہ مندرجہ ذیل آیات کو سفید کاغذ پر کالی روشنائی سے لکھ کر مریض کے دائیں بازو پر باندھ دیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم. الَّذِىْۤ اَحْسَنَ كُلَّ شَىْءٍ خَلَقَهٗ وَ بَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ. ثُمَّ سَوّٰىهُ وَ نَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ الْاَفْـِٕدَةَ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ۔

پھر ان آیات کو ایک چینی کی پلیٹ پر گلاب و زعفران سے لکھ کر عرقِ گلاب سے دھو ڈالئے اور اس کو کسی بوتل میں رکھ لیں، مریض کو سات دن تک صبح شام یہ عروق پلائیں۔ انشاء اللہ مرگی سے نجات مل جائے گی۔ شیخ عبدالوہاب شعرانیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اس عمل کو مرگی کے جس مریض پر آزمایا ہے موثر پایا ہے۔

# رجوع خلق کے لئے دعا

حضرت خواجہ عبدالباقیؒ انوار السالکین میں لکھتے ہیں کہ یہ دعا مقبول مجھے اپنے شیخ طریقت سے پہنچی ہے۔ یہ رجوع خلق کے لئے تیر بہدف ہے۔ اگر کوئی شخص اس دعا کو پابندی کے ساتھ پڑھے گا تو اللہ کی مخلوق اس کی طرف متوجہ ہوگی اور اس شخص کی گفتگو میں ایک طرح کا اثر رہے گا جو سننے والوں کو متاثر کرے گا۔ اس شخص کے روحانی مرتبے بلند ہوں گے اور لوگ اس کی اطاعت کرنے پر مجبور رہیں گے۔

دعاء مقدس یہ ہے۔ اس دعا کو نمازِ فجر کے بعد مکمل تنہائی میں روزانہ ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں۔

یامجیبُ یااللّٰہ یارؤف یااللّٰہ یارحمٰن یااللّٰہ یارافعُ یااللّٰہ یاسمیعُ یااللّٰہ یاقدوسُ یااللّٰہ یاسلامُ یااللّٰہ یاخالقُ یااللّٰہ یاعزیزُ یااللّٰہ یاحیُّ یااللّٰہ یاقیومُ یااللّٰہ یاباسطُ یااللّٰہ یامعطیُ یااللّٰہ یافتاحُ یااللّٰہ یاذوالجلال والاکرام۔

# سورہ انا انزلنٰہ کی تاثیر

شیخ عبدالوہاب شعرانیؒ ضیاء القلوب میں لکھتے ہیں کہ سورۂ انا انزلناہ کو کاغذ پر گلاب وزعفران سے صاف صاف لکھ کر اس کو آبِ زم زم سے دھوکر پینے سے ان لوگوں کی نظروں میں معظم ہوجاتا ہے، لوگوں پر اس کا رعب قائم ہوتا ہے۔ اگر رمضان المبارک کا چاند دیکھ کر اس سورۃ کو ۲۱ رمرتبہ پڑھ لیا جائے تو عام سال آسمانی آفتوں سے حفاظت رہے۔ اگر حمل ٹھہرنے کے بعد حاملہ روزانہ ایک بار اس سورت کو پڑھتی رہے تو حمل محفوظ رہے اور بچوں میں تندرستی پیدا ہو۔ اگر کوئی شخص اس سورت کو گلاب وزعفران سے لکھ کر اپنے دائیں بازو پر باندھ لے تو وہ خلقِ خدا کی نظروں میں محبوب ہوجائے۔ اگر کوئی قیدی روزانہ اس سورت کو نمازِ فجر کے بعد گیارہ مرتبہ پڑھے تو بہت جلد اس کو قید سے رہائی نصیب ہوجائے۔ اگر ہر جمعہ کو کوئی شخص اس سورت کو بعد نماز جمعہ ۲۱ ربار پڑھنے کا معمول رکھے تو وجاہت حاصل ہو۔ دشمنوں پر رعب طاری ہو اور ظالم افسران بھی اس کے سامنے جھکنے پر مجبور ہوں۔ ایک بزرگ نے فرمایا ہے کہ گر امتحان کے زمانہ میں کوئی طالب علم اس سورت کو روزانہ فجر کے بعد سو بار پڑھ لے تو اس کو امتحان مین اعلیٰ درجہ کی کامیابی حاصل ہو۔

# دعاءِ نور

ایک دن رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف رکھتے تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور انہوں نے فرمایا کہ یارسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام لکھ دیا ہے اور دعاءِ نور کا یہ تحفہ بھجوایا ہے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ دعا اس سے پہلی امتوں پر بھیجی گئی تھی مگر اس دعا میں کچھ اور اضافہ کرکے آپ کی امت کو ایک تحفہ کی طرح بھجوائی ہے۔ مزید یہ فرمایا کہ اس دعاء کا پڑھنے والا اور اس دعا کو اپنے پاس رکھنے والا ہمیشہ خوش حالی کی پُرسکون زندگی گذارے گا، ہر طرح کے فتنہ وفساد سے محفوظ رہے گا اور قیامت کے دن اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکے گا۔ میدانِ حشر میں اس کو دیکھنے والے کہیں گے کہ کسی ولی یا شہید کا چہرہ ہے جس مثل آفتاب و ماہتاب چمک رہا ہے۔ حضرت جبرئیلؑ نے مزید ارشاد فرمایا کہ اس دعا کا پڑھنے والا ظالموں کے ظلم سے آزاد رہے گا۔ اگر وہ کسی سے کوئی مقابلہ کرے گا تو سرخ رو رہے گا اور اس کو فتح حاصل ہوگی۔ اگر سفر پر جائے تو صحیح سلامت

واپس ہوگا اور دورانِ سفر ہر طرح کی آفت سے محفوظ رہے گا اور اس دعا کے پڑھنے والے کی موت قابلِ رشک موت ہوگی، اس کا خاتمہ ایمان ویقین پر ہوگا۔ اس دعا کے ورد رکھنے والے کے مرتبے بلند ہوں گے اور اس کو ترقی کرنے سے دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکے گی۔ دعا یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ یَانُوْرُ تَنَوَّرْتُ بِالنُّوْرِ وَالنُّوْرُ فِی النُّوْرِ نُوْرِكَ یَانُوْرُ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَدَيْنَا و. ادْفَعْ عَنَّا بَلَائَنَا یَا رءُوْفُ لَبَّیْكَ وَاَكْرِمْ لَبَّیْكَ وَ اَنْ یَبْعَثَ مَنْ فِی الْقُبُوْرِهِ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا خَیْرَ الدَّارَیْنِ مَعَ الْقُرْبِ وَالْاِخْلَاصِ وَالْاِسْتِقَامَةِ بِلُطْفِكَ وَ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ. وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا كَثِیْرًا كَثِیْرًا. بِرَحْمَتِكَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

## وہ چھتیس آیات جن میں لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ آیا ہے

ان ۳۶ رآیات کے بزرگوں نے بے شمار فوائد لکھے ہیں۔ ان میں سے چند فائدے یہ ہیں:

جو شخص نمازِ فجر کے بعد ان آیات کو پڑھے گا وہ کھوئی ہوئی طاقت سے بہرہ ور ہوگا۔ اس کو خوش حالی حاصل ہوگی، امرا اور افسران اس کی تابعداری کریں گے، مخلوق مسخر ہوگی، بیوی بچے فرماں بردار رہیں گے، قرضوں سے نجات ملے گی، دوسروں کی طرف جو قرض ہوگا وہ وصول ہوگا۔ اگر کوئی شخص کسی مقدمہ کا شکار یا کسی ظالم کے ظلم کی زد میں ہو یا قرض بے تحاشہ بڑھ چکا ہو اور ادا ہونے کی کوئی امید نہ ہو یا اپنے بچوں کے شادی سے پریشان ہو، لڑکیوں کے پیغام نہ آتے ہوں تو ایسے تمام صورتوں کو میں ان آیات کو جمعہ کے دن نمازِ جمعہ کے بعد گیارہ مرتبہ پڑھے، انشاء اللہ ہر مصیبت سے نجات ملے گی، بچوں کی شادیوں کی سبیل پیدا ہوگی، قرض اگر پہاڑ کے برابر بھی ہوگا تو ادا ہوجائے گا۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص ان آیات کو لکھ کر اپنے پاس رکھے گا وہ ہمیشہ انوار روحانی میں رہے گا، دشمنوں پر اس کا رعب رہے گا، مخلوق مسخر ہوگی، رزق کی فراوانی ہوگی اور ہمیشہ خیر و برکت میسر رہے گی۔

وہ چھتیس آیات یہ ہیں:

(۱) وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ. (سورہ بقرہ)

(۲) اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ. (سورہ بقرہ)

(۳) الٓمّٓ. اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ (سورہ آل عمران)

(۴) هُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُكُمْ فِی الْاَرْحَامِ كَیْفَ یَشَآءُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ (سورہ آل عمران)

(۵) شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَا اِلٰهَ اِلَّاهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ. (سورہ آل عمران)

(۶) اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَیَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَا رَیْبَ فِیْهِ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِیْثًا، (سورہ آل عمران)

(۷) ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ فَاعْبُدُوْهُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ وَّكِیْلٌ. (سورہ انعام)

(۸)اتَّبِعْ مَا اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِیْنَ. (سورہ انعام)

(۹)قُلْ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الَّذِیْ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ. (سورہ اعراف)

(۱۰)وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِیَعْبُدُوْا اِلٰهًا وَّاحِدًا لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ (سورہ توبہ)

(۱۱) فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ (سورہ توبہ)

(۱۲)قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْ اِسْرَآئِیْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ (سورہ یونس)

(۱۳)فَاِنْ لَّمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْا اَنَّمَا اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَاَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ (سورہ ہود)

(۱۴)قُلْ هُوَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَیْهِ مَتَابِ (سورہ رعد)

(۱۵)اَتٰی اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرِكُوْنَ یُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ اَنْ اَنْذِرُوْا اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا فَاتَّقُوْنِ (سورہ نحل)

(۱۶)اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی (سورہ طٰہٰ)

(۱۷) اِنَّنِیْ اَنَا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا فَاعْبُدْنِیْ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ (سورہ طٰہٰ)

(۱۸)اِنَّمَا اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَسِعَ كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا (سورہ طٰہٰ)

(۱۹)وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْ اِلَیْهِ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا فَاعْبُدُوْنِ (سورہ انبیاء)

(۲۰) وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَیْهِ فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ. فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ (سورہ انبیاء)

(۲۱)فَتَعَالَی اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِیْمِ (سورہ مومنون)

(۲۲)اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ (سورہ نمل)

(۲۳)وَهُوَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْحَمْدُ فِی الْاُوْلٰی وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ (سورہ قصص)

(۲۴)وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ كُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ (سورہ قصص)

(۲۵)هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَیْرُ اللّٰهِ یَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰی تُؤْفَكُوْنَ (سورہ فاطر)

(۲۶)اِنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا قِیْلَ لَهُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یَسْتَكْبِرُوْنَ (سورہ صافات)

(۲۷)یَخْلُقُكُمْ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْ بَعْدِ خَلْقٍ فِیْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰی تُصْرَفُوْنَ (سورہ زمر)

(۲۸)حٰمٓ تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ. غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ ذِی الطَّوْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ (سورہ غافر)

(۲۹) ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ (سورہ غافر)

(۳۰) هُوَ الْحَيُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (سورہ غافر)

(۳۱) لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيْتُ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ (سورہ دخان)

(۳۲) فَاعْلَمْ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰكُمْ (سورہ محمد)

(۳۳) هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ (سورہ حشر)

(۳۴) هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ (سورہ حشر)

(۳۵) اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ (سورہ تغابن)

(۳۶) رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا (سورہ مزمل)

## نجات دلانے والی سات سورتیں

بزرگانِ دین نے قرآن حکیم کی سات سورتوں کو منجیات ونجات دلانے والی فرمایا ہے، وہ سات سورتیں یہ ہیں:

(۱) الم سجدہ (۲) سورۂ یٰسین (۳) سورۂ دخان (۴) سورۂ واقعہ (۵) سورۂ ملک (۶) سورۂ دہر (۷) سورۂ بروج

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ ہر نماز کے بعد ان پانچوں سورتوں کی پابندی فرماتے تھے اور اپنے متعلقین کو بھی تاکید فرماتے تھے۔

اس طرح (۱) نمازِ فجر کے بعد سورۂ یٰسین (۲) نمازِ ظہر کے بعد سورۂ فتح (۳) نمازِ عصر کے بعد سورۂ نبا (۴) مغرب کے بعد سورۂ واقعہ (۵) نمازِ عشاء کے بعد سورۂ ملک۔

بعض اکابرین نے یہ فرمایا ہے کہ جو شخص نمازِ عصر کے بعد سورۂ نبا کی تلاوت پانچ مرتبہ کرے گا وہ فرشتوں میں امیر اللہ کے نام سے مشہور ہوجائے گا اور اس عمل کو اسرار الاولیاء میں شمار کیا گیا ہے۔

## پریشانی سے نجات کا نسخہ

امام ابن ابی الدنیا اور حاکم نے حضرت مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم پر کوئی غم یا پریشانی آتی تو آپ یہ کلمات پڑھنے لگتے تھے اور پریشانی ختم ہوجاتی یَاحَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ۔

## اسم اعظم کے ذریعہ دعا

ابی الدنیا نے حضرت غالب القطان کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں دس سال تک اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا رہا کہ مجھے اپنے اسم اعظم سکھادیں تاکہ میں اس کے ذریعہ سے آپ سے دعا کروں اور میری دعا قبول ہو، وہ فرماتے کہ دس سال کے بعد تین راتوں تک میرے خواب میں ایک نورانی چہرہ آیا اور اس نے مجھے اس اسم اعظم کی تعلیم دی اور کہا اپنے رب سے ان کلمات کے ذریعہ

اپنی حاجت بیان کرو۔ یَا فَارِجَ الْھَمِّ وَ یَا کَاشِفَ الْغَمِّ یَا صَادِقَ الْوَعْدِ یَا مُوْفِیًا بِالْعَصْرِ یَا مُنْجِزًا لِلْوَعْدِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ. اس کے بعد انہوں نے فرمایا کہ ان کلمات کے ذریعہ جب بھی میں نے دعا کی میری دعا قبول ہوئی۔

## بندشِ خونِ حیض

مندرجہ ذیل آیت کو لکھ کر عورت کی بائیں ران پر باندھیں، اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْآنَ لَرَادُّکَ اِلٰی مَعَادٍ. لِکُلِّ نَبَاءٍ مُّسْتَقَرٌّ. لِکُلِّ نَبَاءٍ مُّسْتَقَرٌّ. لِکُلِّ نَبَاءٍ مُّسْتَقَرٌّ. وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ. اور مندرجہ ذیل کلمات کے تین تعویذ بنائیں، ایک عورت کے سامنے والے دامن پر باندھیں، ایک پیچھے والے دامن پر باندھیں اور ایک ناف کی جگہ باندھ دیں۔

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ یَا آدَمُ بالفٍ وَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ. هج هج هج بع هج بع هج هج لمعلا س هے حطاس هی۔

## کسی بھی حاجت کے لئے

عشاء کے بعد تین راتوں تک چار رکعات نماز نفل بہ نیت قضاءِ حاجت پڑھیں، شبِ بدھ، شب جمعرات اور شب جمعہ کو یہ نماز پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد پچیس مرتبہ وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ. پڑھے۔ دوسری رکعت میں سورۂ فاتح کے بعد پچیس مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ. فَاسْتَجَبْنَا لَہٗ وَ نَجَّیْنٰہُ مِنَ الْغَمِّ وَ کَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ. تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد پچیس مرتبہ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد پچیس مرتبہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ. پڑھے۔

نماز سے فارغ ہونے کے بعد سو مرتبہ درود شریف پڑھے اور اپنی حاجت کے لئے دعا کرے، انشاء اللہ حاجت پوری ہوگی۔

## حاجت کے لئے ایک اور عمل

کوئی بھی حاجت ہو اور کیسی بھی ضرورت ہو بحالتِ خلوت گیارہ راتوں تک عروج ماہ میں یہ عمل کریں یا والی چار ہزار نو سو چھ مرتبہ پڑھیں، اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لیں، انشاء اللہ کیسی بھی ناجائز خواہش ہوگی پوری ہو جائے گی۔

۷۸۶

| ۱۱۲۴ | ۱۱۲۷ | ۱۱۳۱ | ۱۱۱۷ |
|---|---|---|---|
| ۱۱۳۰ | ۱۱۱۸ | ۱۱۲۳ | ۱۱۲۸ |
| ۱۱۱۹ | ۱۱۳۳ | ۱۱۲۵ | ۱۱۲۲ |
| ۱۱۲۶ | ۱۱۲۱ | ۱۱۲۰ | ۱۱۳۲ |

## مصائب ومسائل سے نجات پانے کے لئے

کیسے بھی مصائب ہوں اور کتنے بھی تہہ درتہہ مسائل ہوں ان سے نجات حاصل کرنے کے لئے ان کلمات کو لکھ کر اور آخر میں اپنا نام مع والدہ لکھیں، فجر کی نماز کے بعد آب جاری میں چھوڑ دیں اور اس عمل کو لگا تار سات دن تک کریں، انشاء اللہ رحمتِ خداوندی جوش میں آئے گی اور مصائب ومسائل سے نجات مل جائے گی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم مِنَ الْعَبْدِ الذَّلِیْلِ اِلی المولیٰ الجلیل رَبِّ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْن. اللھم بحرمۃ محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم و آلِہٖ وَاکشف ضرِّیْ وَ ھَمِّیْ وَفَرِّجْ عَنِّیْ وَ غَمِّیْ مِنْ جانب فلاں ابن فلاں۔

## ہر حاجت اور ہر مرض کے لئے

کیسی بھی حاجت ہو اور کیسا بھی موذی مرض ہو، اس کے لئے یہ عمل کریں، انشاء اللہ تین دن تک کرنے سے ضرورتیں پوری ہوں گی اور مرض سے نجات ملے گی۔ مندرجہ ذیل نقش پانچ عدد بنائیں، یہ نقش بعض اکابرین کی رائے کے مطابق اسم اعظم کی حیثیت رکھتا ہے اور اس کی برکت سے مقاصد میں کامیابی ملتی ہے۔

پانچ نقوش میں سے ایک تعویذ کو تو اپنے پاس رکھے، دوسرے کو آٹے میں گولی بنا کر پانی میں ڈالے، تیسرے کو جلادے، چوتھے کو زمین میں دفن کردے اور پانچوے کو کسی درخت پر لٹکادے۔ تین دن تک یہ عمل روزانہ کرے اور تین دن کے بعد سات دن تک نمازِ فجر کے بعد دس مرتبہ سورۂ کافرون کی تلاوت کرے اور اس کے بعد نمازِ فجر کا وقت ہونے سے پہلے سجدے میں جا کر اکیس مرتبہ یاذالجلال والاکرم پڑھے۔

نقش یہ ہے۔ اااااااب ب ب ررررش ع ع ع ل ل م م م م ن ن ن ن۔

## خیر وبرکت کے لئے

روزانہ صبح شام سورۂ اخلاص کو دس مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھیں، انشاء اللہ رزق موسلا دھار بارش کی طرح برسے گا اور اگر تینوں وقت کھانا باوضو کھانے کی عادت ڈال لیں تو اتنی خیر وبرکت ہوگی کہ عقلیں حیران ہوں گی۔ یادرکھیں باوضو سونے سے برے خوابوں سے نجات ملتی ہے اور مبشرات کا نزول ہوتا ہے۔

## زبان دراز خاوند کے لئے

اگر کسی عورت کا خاوند زبان دراز ہو اور اس کی بیوی خاوند کی زبان درازی سے بہت پریشان ہو تو عورت کو چاہئے کہ اس تعویذ کو اپنے ہاتھوں سے لکھ کر کسی ویران جگہ دفن کردے، انشاء اللہ خاوند کی دل خراش باتوں سے نجات ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

| ۳۴۳ | ۳۵۰ | ۲ | ۷ |
|---|---|---|---|
| ۶ | ۳ | ۳۴۷ | ۳۴۶ |
| ۳۴۹ | ۳۴۴ | ۸ | ۱ |
| ۴ | ۵ | ۳۴۵ | ۳۴۸ |

زبان بند کردم فلاں ابن فلاں علیٰ حب فلاں ابن فلاں

## حصولِ ملازمت کے لئے

حصولِ ملازمت کے لئے اس نقش کو گلاب وزعفران سے لکھ کر موم جامہ کرنے کے بعد ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھیں۔

۷۸۶

اجب یاجرائیل بحق باسط

| ۶۹۳ | ۶۹۷ | ۷۰۰ | ۶۸۶ |
|---|---|---|---|
| ۶۹۵ | ۶۸۷ | ۶۹۲ | ۶۹۱ |
| ۶۸۹ | ۷۰۲ | ۶۹۵ | ۶۹۱ |
| ۶۹۶ | ۶۹۰ | ۶۸۹ | ۷۰۱ |

اجب یاجرائیل بحق باسط

اجب یاجرائیل بحق باسط

## برائے پیغامِ نکاح

جس لڑکی کے رشتے نہ آتے ہوں اس لڑکی کی کمر میں یہ نقش لکھ کر باندھیں، نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کریں، انشاء اللہ چار ماہ کے اندر اندر اچھے پیغام موصول ہوں گے۔

۷۸۶

| ک | ر | ع | ط | ص |
|---|---|---|---|---|
| ف | ح | ط | ص | ک |
| ع | ط | ص | ک | ق |
| ع | ص | ی | ن | ح |
| ع | ع | ی | ف | ط |

## قید سے رہائی کے لئے

اگر کسی کو ناحق گرفتار کرلیا گیا ہو تو یہ نقش لکھ کر اس کے گلے میں ڈال دیں اور اس کو اٹھتے بیٹھتے لاتعداد مرتبہ درود شریف پڑھنے کی تاکید کریں، انشاء اللہ جلد ہی اس کی رہائی کا فیصلہ ہوگا۔

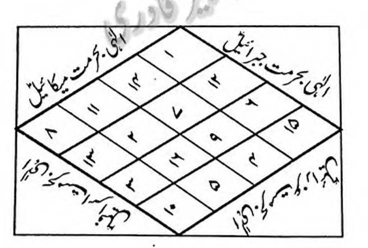
۷۸۶

| م | ح | م | د |
|---|---|---|---|
| ۹۲ | ۹۲ | ۹۲ | ۹۲ |
| ۹۲ | ۹۲ | ۹۲ | ۹۲ |
| ۹۲ | ۹۲ | ۹۲ | ۹۲ |

## دشمنوں کی سازش سے محفوظ رہنے کے لئے

دشمنوں اور بدخواہوں کی سازشوں اور ان کی بری حرکتوں سے محفوظ رہنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش لکھ کر گلے میں ڈالیں۔ اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کریں، انشاء اللہ دشمن سازش سے اور اپنی بری حرکتوں سے باز آجائے گا۔

۷۸۶



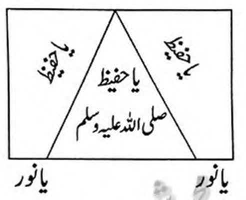

## عمل دکان کی ترقی کے لئے

اگر کسی کی دوکان نہ چلتی ہو یا کم فائدہ ہوتا ہو تو اس کو چاہئے کہ کوری مٹی کی چار سکوریاں لے، ایسی سکوریاں جن کو پانی نہ لگا ہو اور جو کسی استعمال میں نہ آئی ہوں، ان سکوریوں پر جمعرات یا جمعہ کے دن یا پیر کے دن مشتری کی ساعت میں مندرجہ ذیل آیت لکھے اور سکوریوں کو دکان کے چاروں کونوں میں اُلٹا کر کے لگادے، انشاء اللہ دکان زبردست طریقے پر چلے گی اور فائدہ بھی زیادہ ہوگا۔ آیت یہ ہے: اِنَّ الَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ کِتَابَ اللّٰہِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً یَّرْجُوْنَ تِجَارَۃً لَّنْ تَبُوْرَ. لِیُوَفِّیَھُمْ

اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِنْ فَضْلِهِ اِنَّهُ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ.

## خوبصورتی حاصل کرنے کے لئے

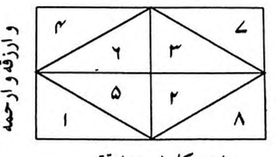
اس نقش کو تازہ دودھ میں گھول کران اسماء کو تین سومرتبہ پڑھیں، اس عمل کو لگاتار اکیس روز تک کریں۔اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔یاحفیظ یاخالق یاکریم نقش کودودھ میں آدھے گھنٹے پہلے گھول دیں، پھراسی دودھ کواپنے چہرے پر ملنے کے بعد وضوکریں اورنمازِ فجر ادا کریں۔انشاءاللہ چہرہ خوبصورت ہوجائے گا۔




اس نقش کو گلاب وزعفران سے لکھیں اور لکھتے وقت درودشریف پڑھتے رہیں، اس نقش کو روزانہ بھی لکھ سکتے ہیں اور اکیس نقوش ایک ہی مرتبہ میں لکھ کربھی رکھ سکتے ہیں، پھر ۲۱ لاکھ تک روزانہ مذکورہ طریقہ سے استعمال کرتے رہیں۔

## جیب خالی نہ رہے

چاند کی ۱۴ رتاریخ کو بعد نمازِ عشاء چاندی کے پترے پر مندرجہ ذیل نقش کو باوضوہوکرکندہ کریں اوراس نقش کوتین طرف جوکلمات لکھے ہیں ان کوسات سومرتبہ پڑھ کرنقش پردم کردیں، اس کے بعداس پترے کوتعویذ کی شکل دے کراس پر ہرا کپڑا چڑھا کراپنی جیب میں رکھ لیں، انشاءاللہ خوب خیروبرکت ہوگی اورجیب کبھی پیسوں سے خالی نہیں ہوگی۔



## چہرے کو پُرکشش بنانے کے لئے

نمازِ فجر کے بعد اور نمازِ عشاء کے بعد ۱۴ مرتبہ درود عام پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کر کے ہاتھوں کو اپنے چہرے پر مل لیں اور اس عمل کو ہمیشہ جاری رکھیں، انشاء اللہ چہرے میں زبردست کشش پیدا ہوگی اور چہرہ پُرنور ہو جائے گا۔ درود عام یہ ہے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ.

## بندش توڑنے کے لئے

اگر یہ خیال ہو کہ گھر یا دوکان کی بندش کردی گئی ہے تو اس کو توڑنے کے لئے اس نقش کو گھر کی چوکھٹ سے باہر لٹکا دیں۔ ۴۱ دن تک لٹکا رہنے دیں، اس کے بعد اس کو پانی میں بہا دیں۔ انشاء اللہ بندش ختم ہو جائے گی۔

۷۸۶

| یا اللہ | ۱ | ۶ |
|---|---|---|
| ۳ | ۵ | ۷ |
| ۴ | بحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم | ۲ |

## حصولِ دولت کے لئے

ہر فرض نماز کے بعد چودہ مرتبہ ''یاوہاب'' پڑھنے کا معمول بنائیں اور اپنے نام کے اعداد میں ۱۴ کا اضافہ کر کے ایک نقش مربع بنائیں اور اس کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ چند ماہ کے بعد دولت ہر طرف سے آنی شروع ہوگی، ہمیشہ رزق حلال پر دھیان دیں اور باوضو رہنے کی کوشش کریں۔

## جمیع حاجات ومشکلات کے لئے

یہ اسماء الٰہی تمام حاجات ومشکلات کے لئے خاندانِ عالیہ قادریہ کا معمول رہے ہیں۔ نہایت سریع التاثیر ہیں، اس عمل کو کم سے کم چالیس دن جاری رکھیں۔

هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْم. بعد نمازِ فجر ایک ہزار مرتبہ

هُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْم. بعد نمازِ ظہر ایک ہزار مرتبہ

هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْم. بعد نمازِ عصر ایک ہزار مرتبہ

هُوَ الْعَلِیُّ الْحَمِیْد. بعد نمازِ مغرب ایک ہزار مرتبہ

هُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْر. بعد نمازِ عشاء ایک ہزار مرتبہ

اگر ہمیشہ پابندی کے ساتھ پڑھنا چاہیں تو ہر فرض نماز کے بعد سو بار پڑھنے کا معمول رکھیں۔

☆☆☆

# تیسرا کلمہ تمجید یا تسبیحات اربعہ کی روح

تسبیح کے مفہوم کو اردو جیسی محدود زبان میں اس طرح بیان کیا جا سکتا ہے کہ ''اللہ تعالیٰ کے جلال کے سامنے اس کی صفات کو ہر عیب و برائی سے بلند و بالا جانتے ہوئے اس کی شان و عظمت کی توصیف کو زبان کی زینت بنایا جائے'' ورنہ تو ہر شے جس پر لفظ مخلوق کا اطلاق ہوتا ہے حتیٰ کہ انسان کا سایہ بھی ملائکہ اور اہل جنت کے ساتھ شریک تسبیح ہیں۔ اسی سبب فقراء کے ذکر خاص کو اسی لفظ سے نسبت دی جاتی ہے۔

سورۂ یونس میں اس لفظ کا استعمال بطور ''اسم اعظم'' ہوا ہے اسی سبب امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تسبیح اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

اللہ تعالیٰ پاک ہے اور اسی کے لئے حمد ہے اور نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اور اللہ ہی بزرگ ہے۔

مگر مدینۃ العلم اور باب العلم حضرت علی رضی اللہ عنہ کی چوکھٹ پر جھکنے والوں کو اس کی ایک درجہ بڑھ کر ان الفاظ سے ادائیگی بھی قبولیت دعاء کے لئے سرمہ بصیرت ہے۔ جو کہ درج ذیل ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ.

اللہ پاک ہے اور اسی کے لئے حمد ہے اور نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اور اللہ ہی برتر ہے (میں) اللہ سے بخشش چاہتا ہوں۔

قابل توجہ امر یہ ہے کہ مکمل کلمہ تمجید اور ''تسبیحات اربعہ'' کے یہ الفاظ مسلمانوں کا مشترکہ سرمایہ ہے اور روشن خیال نسل میں اس کی اہمیت کو اجاگر کروا کر عمل کی طرف رغبت دلوانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

۵ + ۴ + ۹ + ۶ + ۷ + ۵ + ۴ = ۴۰

۴۰ کے عدد کی اہمیت قرآن کریم میں بیان انبیاء علیہم السلام کے تذکرے سے ہو یہ ظاہر ہوتی ہے کہ۔

☆ آدم علیہ السلام ۴۰ سال تک زمین پر اترنے کے بعد گریہ و استغفار کرتے رہے۔

☆ جناب نوح علیہ السلام کا سفینہ ۴۰ دن تک پانی میں رہا۔

جناب یونس علیہ السلام ۴۰ دن مچھلی کے پیٹ میں رہے پھر توبہ قبول ہوئی۔

☆ جناب موسیٰ علیہ السلام کو ۳۰+۱۰=۴۰ راتوں کی ریاضت کے بعد تورات عطا فرمائی۔

☆ قیامت اکبر سے پہلے ۴۰ دن مسلسل بارشیں ہوتی رہیں گی۔ جن سے بنی نوع انسان زندہ ہو جائیں گے۔ قبروں سے نکل کھڑے ہوں گے۔

☆ جناب موسیٰ علیہ السلام کی قوم نافرمانی کے سبب ۴۰ سال سرگرداں رہی پھر دعا قبول ہوئی۔

اسی طرح ہر عامل، ہر ایک چلے یعنی ۴۰ دنوں کے ورد کی بلا ناغہ نصیحت کرتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ مزید قرآن کریم کی نصیحت پر غور و فکر کے حلقے کو وسعت دی جائے تو ان ۴۰ حروف کے زبر و بنیات یا ملفوظی انداز میں جو کہ جفری قواعد میں استعمال ہوتے ہیں یا تبدیل کئے جائیں تو سبحان اللہ کے ۵ حروف کے ملفوظی سین + با + حا + الف + نون بن جاتے ہیں۔

اس طرح اللہ کے۔　۳　۲　۲　۳　۳ = ۱۳

اللہ کے وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

۱۱　۲۵　۱۷　۲۰　۱۴　۱۰ = ۱۱۰

بنتے ہیں جبکہ علی کے اعداد قمری ع + ل + ی ۷۰+۳۰+۱۰=۱۱۰ مطابقت۔ آخر کلام میں جن افراد کے نام کے اعداد خاک سے منسوب ہیں یعنی د۔ ج۔ ل۔ ع۔ ر۔ خ۔ غ۔ ان کی سرپرستی جناب جبرائیل کے ذمہ ہے ان افراد کو اول و آخر درود کے ساتھ سورہ والصّٰفّٰت کی آیت ۱۲۰ فائدہ کا باعث ہوگی۔ سَلٰمٌ عَلٰی مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ تعداد ۶۹ مرتبہ یا ۶۱۸ مرتبہ۔ اگر یقین خلوص کے ساتھ عمل کی توفیق نصیب ہوگئی تو قرآن کریم کی تلاوت کا شرف علیحدہ ہوگا اور مصائب و آلام سے نجات انشاء اللہ مقدر کا حصہ ثابت ہوگی۔ اس فقیر کے سکون کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

# فقہی مسائل

مفتی وقاص ہاشمی

**سوال :** پیشاب پخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنا جائز نہیں ہے اور عام طور پر مسلمان اس کا خیال رکھتے ہیں لیکن اکثر عورتیں اپنے بچوں کو جب پوٹی وغیرہ پر بٹھاتی ہیں تو اس کا لحاظ نہیں کرتیں تو کیا پوٹی کرتے وقت بچوں کا منہ بھی قبلہ کی طرف نہیں ہونا چاہیے؟

**جواب :** ہرگز نہیں ہونا چاہیے، عورتوں کو اس بات کی احتیاط رکھنی چاہیے کہ پوٹی کراتے وقت پوٹی کا رخ بیت اللہ کی طرف نہ ہو۔

**سوال :** اگر نماز کے دوران چھینک آجائے اور بے اختیار زبان سے الحمدللہ نکل جائے تو کیا نماز باطل ہوجاتی ہے؟

**جواب :** اگر دوران نماز چھینک آجائے اور بے اختیار الحمدللہ زبان سے نکل جائے تو نماز ہوجاتی ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ الحمدللہ نہیں کہنا چاہیے البتہ کسی اور کو چھینک آجائے اور نمازی یرحمک اللہ کہہ دے تو نماز باطل ہوجائے گی۔

**سوال :** اگر کوئی نمازی کے آگے سے گزر جائے تو کیا نماز ٹوٹ جائے گی؟

**جواب :** اگر کوئی جانور یا کوئی انسان نمازی کے سامنے سے گزر جاتا ہے تو نماز پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑتا البتہ نمازی کے آگے سے گزرنے والا سخت گناہ گار ہوتا ہے، البتہ مسجد میں نماز کی نیت ایسی جگہ باندھنی چاہیے جہاں سے کسی کے گزرنے کا احتمال نہ ہو اور گزرنے والے کو نمازی کی نماز ختم ہونے کا انتظار کرنا چاہیے، جو لوگ نمازی کے آگے سے گزر جاتے ہیں وہ بہت بے ادب ہوتے ہیں اور وہ سزا کے مستحق ہوتے ہیں۔

**سوال :** زکوٰۃ کس شخص پر واجب ہوتی ہے؟

**سوال :** ہر صاحب ایمان مرد اور عورت پر زکوٰۃ واجب ہے، بشرطیکہ وہ صاحب نصاب ہو، صاحب نصاب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے پاس ساڑھے ۵۲ تولہ چاندی، یا ساڑھے ۷ تولہ سونا موجود ہو، یہ چیزیں اس کی ملک ہوں اور ان پر اس کا قبضہ بھی ہو، یعنی یہ چیزیں کہیں گروی نہ رکھی ہوں اور ان پر حولان حول ہو چکا ہو یعنی ان کا مالک بنے ہوئے پورا ایک سال گزر چکا ہو۔ واضح ہو کہ چاند کی تاریخوں سے ایک سال مراد ہے، سال پورا ہونے پر زکوٰۃ واجب ہوجائے گی، ہر ۱۰۰ روپے پر ڈھائی روپے ہر چالیس روپے پر ایک روپیہ زکوٰۃ دینا ضروری ہے، اگر کوئی بھی مسلمان صاحب استطاعت ہو اور وہ کسی کا مقروض بھی نہیں ہے تو اس کو ہر سال پابندی کے ساتھ زکوٰۃ نکالنی چاہیے، زکوٰۃ نکالنے سے مال میں، کاروبار میں اور دیگر چیزوں میں خیر و برکت ہوتی ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اللہ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ رمضان کے مہینے میں لوگ زکوٰۃ ادا کرنے کا اہتمام اس لئے کرتے ہیں کہ اس ماہ میں ایک روپیہ خیرات کرنے پر ۷۰ روپے کے بقدر ثواب ملتا ہے جب کہ عام مہینوں میں ایک روپیہ خیرات کرنے پر دس روپے خیرات کرنے کے بقدر ثواب ملتا ہے لیکن اگر کسی ضرورت مند کو عام مہینے میں جب کہ اس کی ضرورت شدید ہو خیرات دینے سے جو ثواب اللہ تعالیٰ عطا کریں گے اس کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔

**سوال :** زیر ناف بالوں کو کتنی مدت میں صاف کرنا چاہیے؟

**جواب :** مستحب یہ ہے کہ زیر ناف کے بالوں کو ہر ہفتہ جمعہ کے دن صاف کرنا چاہیے یا پھر پندرہویں دن صاف کرنا چاہیے لیکن چالیس دن میں صاف کرنا ضروری ہے اگر چالیس دن گزرنے پر بھی صاف نہیں کرے گا تو گناہگار ہوگا۔

**سوال :** اگر کسی عورت کا شوہر نامرد ہو لیکن شادی کے بعد ایک رات تنہائی مل چکی ہو لیکن نامردی کی وجہ سے مباشرت کی نوبت نہ آسکی ہو پھر طلاق ہوجائے تو کیا شوہر کے ذمہ پورے مہر کی ادائیگی ہوگی؟

**جواب :** تنہائی اگر میاں بیوی کو مل گئی تو شوہر کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ پورا مہر ادا کرے، مہر میں کسی طرح کی کٹوتی کرنا جائز نہیں ہے۔

**سوال :** ایسے میاں بیوی جو دونوں کافر ہوں لیکن اللہ کی عطا کردہ توفیق سے وہ دونوں اسلام قبول کرلیں تو کیا ان دونوں کو اسلامی طریقہ سے

نکاح کرنا ضروری ہوگا؟

**جواب** : جو مرد اور عورت اسلام قبول کرنے سے پہلے اپنے مذہب کے مطابق شادی کر چکے ہوں، اسلام قبول کرنے کے بعد انہیں دوبارہ نکاح کرنے کی ضرورت نہیں، البتہ اسلام قبول کرنے کے بعد ان دونوں پر نکاح وطلاق کے اسلامی قوانین لاگو ہوجائیں گے اور شوہر پر مہر بھی واجب ہوجائے گا۔

**سوال** : شدید غصہ کی حالت میں طلاق دینے سے کیا طلاق پڑجاتی ہے؟

**جواب** : طلاق ایسی چیز ہے کہ وہ غصہ کی حالت میں دینے سے بھی پڑجاتی ہے بلکہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو مذاق میں طلاق دے تب بھی پڑجائے گی اور کوئی شخص حالت نشہ میں طلاق دیدے تب بھی طلاق ہوجائے گی۔

**سوال** : دوران نماز اگر پیشاب پخانہ کی شدید حالت ہو تو کیا کرنا چاہئے؟

**جواب** : نماز توڑ دینی چاہئے اور پیشاب پخانہ سے فارغ ہو کر پھر نماز ادا کرنی چاہئے۔

**سوال** : اگر پیشاب وغیرہ کا شدید تقاضہ ہو اور نماز کا وقت آجائے تو پہلے کیا کرنا چاہئے؟

**جواب** : اگر نماز کھڑی ہونے والی ہے اور بول وبراز کی شدید حاجت درپیش ہو تو پہلے بول وبراز سے فارغ ہوجانا چاہئے اس کے بعد نماز پڑھنی چاہئے۔

**سوال** : میلے کچیلے کپڑوں میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟

**جواب** : اگر دوسرے کپڑے میسر نہ ہوں اور میلے کچیلے کپڑے پاک ہوں تو ان کپڑوں میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر کپڑے صاف ہوں تو بہتر ہے اور قرین ادب ہے۔

**سوال** : تحیۃ الوضو سے مراد کیا ہے؟

**جواب** : تحیۃ الوضو سے مراد یہ ہے کہ وضو کرنے کے بعد اگر وقت ہو دو رکعت نفل بہ نیت تحیۃ الوضو پڑھ لینی چاہئے، ان نفلوں کا بہت ثواب ملتا ہے لیکن اس وقت مکروہ وقت نہ ہو، مکروہ وقت میں کوئی بھی نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔

**سوال** : کیا عصر کی نماز کے بعد کوئی بھی نماز پڑھنا منع ہے؟

**جواب** : عصر کی نماز کے بعد نفلیں پڑھنے کی ممانعت ہے، اگر ظہر کی نماز یا فجر کی نماز قضا ہوگئی ہو تو عصر کی نماز کے بعد اسی دن کی قضا نماز پڑھی جاسکتی ہے۔

**سوال** : آج کل مسجدوں میں جماعت ثانیہ کرنے کا بہت دستور ہوگیا ہے اگر کسی مسجد میں جماعت ثانیہ ہورہی ہو تو تکبیر پڑھی جاسکتی ہے؟

**جواب** : جماعت ثانیہ میں افضل یہ ہے کہ تکبیر نہ پڑھیں، تکبیر پڑھنا گناہ نہیں ہے لیکن احناف کے نزدیک افضل یہ ہے کہ جماعت ثانیہ کرتے وقت تکبیر نہ پڑھیں۔

**سوال** : ماہ مبارک میں حافظ حضرات قرآن جب یاد کرتے ہیں تو سجدے کی آیات کو بار بار پڑھتا ہے تو انہیں کتنے سجدے کرنے چاہئیں؟

**جواب** : ایک آیت کو ایک مجلس میں چاہے سو بار پڑھا جائے سجدہ ایک ہی واجب ہوگا لیکن قرآن یاد کرنے والے حافظوں کو اپنی نشستوں کے اعتبار سے سجدے ضرور کرلینے چاہئیں ورنہ سجدے والی آیات کا حق ادا نہیں ہوگا۔

**سوال** : ماہ مبارک میں جو لوگ تین راتوں میں پورا قرآن ختم کرلیتے ہیں تو کیا یہ جائز ہے؟

**جواب**: دس سے کم راتوں میں قرآن ختم کرنا خلاف احتیاط ہے، آج کل تین رات یا ایک رات میں جو شبینے پڑھے جارہے ہیں یہ سب بزرگوں کی روش کے خلاف ہیں ان سے احتیاط برتنی چاہئے۔

## فقہی مسائل

کے کالم میں کوئی بھی شخص ایک پوسٹ کارڈ پر تین سوال کرسکتا ہے۔ یہ بات یاد رکھیں کہ سوالات مختصر ہوں اور پوسٹ کارڈ پر تحریر ہوں۔ قارئین کی دینی معلومات میں اضافہ کرنے کے لئے یہ کالم شروع کیا جارہا ہے۔

ادارہ

ادارہ

# اس ماہ کی شخصیت

از: احمد آباد

نام: سرفراز احمد

نام والدین: زلیخا، شریف احمد

تاریخ پیدائش ۲۲ر جولائی ۱۹۹۶ء

قابلیت ہائی اسکول

آپ کا نام ۱۴ حروف پر مشتمل ہے، ان میں سے دو حرف نقطے والے ہیں، باقی ۱۲ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں ۶ حروف آتشی، ۶ حروف خاکی، اور ۲ حروف آبی ہیں بہ اعتبار تعداد آپ کے نام میں آتشی اور خاکی حروف کو غلبہ حاصل ہے اور بہ اعتبار اعداد آپ کے نام میں خاکی حروف کو غلبہ حاصل ہے۔ آپ کے نام کے مفرد عدد ۹، مرکب عدد ۱۸ اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۶۹۳ ہیں۔

۹ کا عدد جولانی طبع کی علامت ہے۔ ۹ عدد کا حامل فنون لطیفہ سے بہت دلچسپی رکھتا ہے اور قدرتی مناظر کا دلدادہ ہوتا ہے، حد سے زیادہ عقلمند ہوتا ہے، اس کی فراست اپنے ہم عصروں میں ضرب المثل بن جاتی ہے۔

۹ عدد کے لوگ اپنی دھن کے پکے ہوتے ہیں، یہ جس کام میں ہاتھ ڈالتے ہیں اسے پورا کر کے ہی چھوڑتے ہیں۔ ۹ عدد کے لوگوں کے مزاج میں استحکام ہوتا ہے، یہ ضدی قسم کے بھی ہوتے ہیں، کبھی کبھی کا لاابالی پن انہیں کئی کامیابیوں سے محروم کر دیتا ہے لیکن عمومی طور پر یہ جس منزل پر پہنچنے کے لئے قدم اٹھاتے ہیں اس منزل تک پہنچ کر ہی دم لیتے ہیں، چلنا اور چلتے رہنا ان کی ایک فطرت ہے۔

۹ عدد کے لوگ خود اعتمادی کی دولت سے ہمیشہ بہرہ ور رہتے ہیں، خدا کے بعد ان کا اصل اعتبار خود اپنی ذات پر ہوتا ہے، خود اعتباری کے ساتھ ساتھ ان میں خود اختیاری بھی پائی جاتی ہے، یہ خود مختاری کے ساتھ ہی زندگی گزارنا پسند کرتے ہیں اور جہاں جہاں یہ اپنے کام دوسروں پر چھوڑ دیتے ہیں وہاں وہاں انہیں بھاری نقصان سے دوچار ہونا پڑتا ہے، یہ ہر ہر معاملہ میں اپنی عقل کو اپنا امام مانتے ہیں اور سچ یہ ہے کہ ان کی عقل ہی انہیں کامیابی سے ہمکنار کرتی ہے، فراست ان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوتی ہے، نہایت ذہین ہوتے ہیں، بقول شخصے اڑتی چڑیا کے پر گن لیتے ہیں۔ ۹ عدد والوں کو دوراندیشی مسلم ہوتی ہے، کسی بھی بات کی گہرائی میں پہنچ جانا ان کے لئے بہت آسان ہوتا ہے، جو مسائل دوسرے لوگ گھنٹوں میں نہیں سلجھا پاتے وہ مسائل یہ منٹوں میں سلجھا دیتے ہیں۔

۹ عدد کے لوگوں کے حاسدین اور بدخواہ بہت ہوتے ہیں، تمام عمر ان کے خلاف سازشوں کا بازار گرم رہتا ہے، لیکن ۹ عدد والوں کی خوبی یہ ہوتی ہے کہ یہ ہمت نہیں ہارتے بلکہ یہ عمر بھر حالات کا مقابلہ کرتے ہیں اور اپنے مخالفین کے دانت کھٹے کر کے ہی چھوڑتے ہیں، ان کو برے سے برے حالات میں بھی کبھی مایوس ہوتے نہیں دیکھا، نازک مزاج ہوتے ہیں لیکن بڑی سے بڑی مصیبت اور مخالفت کرنے والوں کا ڈٹ کر مقابلہ کرتے ہیں اور جلدی سے کسی ظالم کے سامنے سر جھکانے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔

۹ عدد کے لوگوں کو غصہ بہت جلد آجاتا ہے، یہ بہت جلد مشتعل ہوجاتے ہیں اور حالتِ اشتعال میں اکثر غلط فیصلے کر گزرتے ہیں جوان کے لئے وجہ مصیبت بھی بنتے ہیں اور وجہ رسوائی بھی لیکن ۹ عدد کے لوگ دل کے صاف ہوتے ہیں، ان کا دل عناد اور بغض کے کوڑے کرکٹ سے ہمیشہ محفوظ رہتا ہے، بہت جلد مشتعل ہوجاتے ہیں اور پھر بہت جلد ہی اپنی غلطی کو محسوس بھی کر لیتے ہیں اور نرم دلی کا مظاہرہ شروع کر دیتے ہیں، ان کا ظاہر و باطن یکساں رہتا ہے، حالات کیسے بھی ہوں، منافقت ان کے بس کی بات نہیں، جو ان کے دل میں ہوتا ہے وہی ان کی زبان پر ہوتا

ہے، ان کی یہ خوبی ان کو اپنے ہم عصروں میں ہمیشہ ممتاز رکھتی ہے، ان کی زندگی میں نشیب وفراز بہت آتے ہیں، لیکن عموماً ان کی زندگی کامرانیوں سے بہرہ ور رہتی ہے۔

۹ عدد والے لوگوں کی آمدنی کے ذرائع متعدد ہوتے ہیں، یہ لوگ بغیر کسی منصوبہ بندی کے کام کرتے ہیں اور اکثر کامیابیوں سے ہمکنار ہوتے ہیں کیوں کہ ان کی تقدیر قدم قدم پر ان کا ساتھ دیتی ہے اور زندگی کے ہر ترچھے موڑ پر بھی انہیں سرخرو رکھتی ہے۔ ۹ عدد والے لوگوں سے گرمی اور دھوپ برداشت نہیں ہوتی، گرمی ان کی صحت پر برے اثرات ڈالتی ہے اور گرمی کے موسم میں یہ لوگ تھکے تھکے سے محسوس ہوتے ہیں، انہیں سردیوں کا موسم راس آتا ہے اور یہ اسی موسم کو پسند بھی کرتے ہیں۔

۹ عدد کے لوگوں کے خیالات اور رجحانات مذہبی ہوتے ہیں، یہ لوگ قدامت پرست ہوتے ہیں، یہ لوگ محبت پرست بھی ہوتے ہیں بلکہ محبت ان کی کمزوری ہوتی ہے، جنس مخالفت سے انہیں خاص دلچسپی ہوتی ہے، عورت اور محبت کے نام پر یہ بہ آسانی فریب کھالیتے ہیں، عشق ومحبت کی راہوں سے گزرتے وقت یہ کئی بار رسوا بھی ہوجاتے ہیں اور کئی بار آوارہ مزاجی کا الزام بھی ان پر لگ جاتا ہے، ان میں ایک خرابی یہ بھی ہوتی ہے کہ یہ لوگ دوستوں کا انتخاب کرنے میں غلطی کرتے ہیں، یہ دوست بناتے وقت اچھے برے کی تمیز نہیں کرپاتے، دور اندیش اور صاحب فراست ہونے کے باوجود دوستی اور رشتے بنانے کے معاملہ میں غلطی کربیٹھتے ہیں اور برے دوستوں کی وجہ سے بدنام بھی ہوتے ہیں اور انہیں غم وآلام بھی جھیلنے پڑتے ہیں، شاہ خرچی ان کی فطرت ہوتی ہے، خرچ کرتے ہیں اور دل کھول خرچ کرتے ہیں، بخل اور کنجوسی سے ان کا دور دور کا بھی کوئی واسطہ نہیں ہوتا، حد سے زیادہ بڑھی ہوئی فیاضی کی وجہ سے یہ اکثر تنگ دست اور مقروض ہوجاتے ہیں لیکن برے سے برے حالات میں بھی ان کا ہاتھ دوسروں کے سامنے نہیں پھیلتا، جلد بازی ان کی فطرت ہوتی ہے، کوئی بھی فیصلہ لیتے وقت یہ عجلت پسندی کا مظاہرہ کرتے ہیں اور عجلت پسندی کی وجہ سے یہ کئی بار بڑے بڑے مسائل اور مصائب سے دوچار ہوجاتے ہیں۔

چونکہ آپ کا مفرد عدد ۹ ہے اس لئے کم وبیش یہ تمام خصوصیات آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی، آپ کے مزاج میں استحکام ہوگا، مستقل مزاجی کی دولت سے آپ پوری طرح مالا مال ہوں گے، محبت آپ کی کمزوری ہوگی اور محبت کی وجہ سے آپ کو کئی بار خدانخواستہ رسوائی اور بدنامی کا بھی سامنا کرنا پڑا ہوگا، آپ جلد مشتعل ہوجاتے ہوں گے اور حالت اشتعال میں آپ ایسے فیصلے بھی کرگزرتے ہوں گے جن سے آپ کی شخصیت پامال ہوجاتی ہوگی۔ آپ کا دل بغض وعناد کی گرد سے ہمیشہ صاف رہتا ہوگا لیکن طبیعت کی جھلاہٹ کی وجہ سے اکثر راہ اعتدال سے اِدھر اُدھر ہوجاتے ہوں گے، لوگوں سے جلد ناراض ہوجاتے ہوں گے اور جلد ہی ان کی غلطیوں کو معاف بھی کردیتے ہوں گے۔ آپ منافقت اور ریا ونمود سے ہمیشہ دور رہیں گے، لیکن جسے کہتے ہیں سکون دل اس سے آپ ہمیشہ محروم رہیں گے، صاف گوئی آپ کی فطرت ہوگی لیکن صاف گوئی کی وجہ سے آپ کا حلقہ احباب سے ہمیشہ آپ سے بدظن رہے گا، آپ کے حاسدوں اور بدخواہوں کی تعداد خاصی ہوگی لیکن آپ کے دشمن اور حاسد آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچاسکیں گے، صبر وضبط اور خاموشی کے ہتھیار کی وجہ سے آپ ہمیشہ سرخرو رہیں گے اور آپ ہمیشہ اپنوں اور غیروں میں ایک اعتبار سے ممتاز ہی رہیں گے، محبت چونکہ آپ کی کمزوری ہے، بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ آپ ایک دل پھینک قسم کے انسان ہیں تو غلط نہیں ہوگا، آپ کو محبت اور عشق کے معاملہ میں احتیاط برتنی چاہئے ورنہ آپ کسی ایسی رسوائی اور جگ ہنسائی سے بھی دوچار ہوسکتے ہیں جو آپ کیلئے اذیت ناک بن جائے گی، محبت میں محتاط نہ ہونے کی وجہ سے آپ کو اپنی زندگی میں ایک سے زائد نکاح کرنے پڑسکتے ہیں۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ۹، ۱۸ اور ۲۷ ہیں۔ اپنے اہم کاموں کو ان ہی تاریخوں میں انجام دینے کی کوشش کریں، انشاء اللہ آپ کامیابی سے ہمکنار ہوں گے۔ آپ کا لکی عدد ایک ہے، ایک عدد کی چیزیں اور شخصیتیں آپ کو بطور خاص راس آئیں گی اور آپ کی ترقی کا ذریعہ بنیں گی۔ ۲، ۳، اور ۶ عدد بھی آپ کے لئے مثالی معاون ثابت ہوں گے اور آپ کے لئے خوش حالی کا ذریعہ بنیں گے۔ ۴، ۵ اور ۸ عدد والے لوگ آپ کے لئے عام سے لوگ ہوں گے، یہ حالات کے ساتھ ساتھ آپ سے وفا کریں گے یا آپ کی مخالفت کرنے میں مصروف ہوں گے، ان لوگوں سے نہ آپ کو خاطر خواہ فائدہ ہوگا نہ قابل ذکر نقصان۔ ۷ آپ کا دشمن عدد ہے، اس عدد کی چیزیں اور شخصیتیں آپ کے لئے درپئے آزار رہیں گی۔

۷ عدد والے لوگوں سے اور چیزوں سے آپ جتنا بھی خود کو بچائیں گے اتنا ہی آپ کے حق میں بہتر ہوگا۔

آپ کا مرکب عدد ۱۸ ہے، یہ عدد جنگ، ہنگاموں اور لیڈر شپ سے منسوب مانا گیا ہے، یہ طاقت ور عدد ہے۔لیکن کافی حد تک خطرناک، دشمنی، طلاق، قانونی مسائل، قانونی پیچیدگی، زخم، حادثہ، ایکسیڈنٹ، آگ اور پانی سے نقصانات وغیرہ سے بھی اس کو منسوب مانا گیا ہے اس کے ساتھ ساتھ حصول مرادات، زبردست جدوجہد، دولت اور کامیابی کے امکانات بھی اس نمبر سے وابستہ رہتے ہیں اگر یہ عدد تاریخ پیدائش کا عدد بنتا ہو تو پھر یہ وقتی طور پر ہار تو سکتا ہے لیکن یہ ہمیشہ کے لئے پسپا نہیں ہوتا اور آسانی سے یہ اپنی شکست تسلیم بھی نہیں کرتا، مصنف، لیکچرار، ادبی شخصیات اور انتظامیہ سے منسلک لوگ اکثر اس عدد کے حامل ہوتے ہیں۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا عدد۴ ہے جو آپ کے نام کے مفرد عدد کا مثالی معاون عدد ہے، یہ عدد آپ کی خوش حالیوں کا ضامن رہے گا۔آپ کی مجموعی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۹ ہے، جو آپ کے نام کے مفرد عدد کے مثل ہے، اس لئے یقین کے ساتھ یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ آپ اپنی زندگی میں بھرپور قسم کی کامیابیوں سے بہرہ ور رہیں گے اور کامرانیاں بہر صورت آپ کا مقدر بن کر رہیں گی۔

آپ کا اسم اعظم ''یاباسط'' ہے، آپ عشاء کی نماز کے بعد ۷۲ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھیں تو آپ زندگی کے اُتار چڑھاؤ سے کافی حد تک محفوظ رہیں گے اور ناگہانی حادثوں اور مصیبتوں سے آپ کی خاص طور پر حفاظت رہے گی۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں: ۶، ۱۲، ۱۷، ہیں، ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں ورنہ ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔

آپ کا برج سرطان اور ستارہ قمر ہے، پیر کا دن آپ کے لئے اہم ہے، اپنے کسی بھی اہم کام آپ پیر کے دن کر سکتے ہیں، بشرطیکہ۔ یہ دن غیر مبارک تاریخ میں نہ پڑ رہا ہو اور اس دن چاند برج عقرب میں نہ ہو۔ خوبی کی بات یہ ہے کہ آپ کی تقدیر کا ستارہ قمر ہے اور ستارہ قمر کا کوئی ستارا دشمن نہیں ہے اس لئے آپ کے لئے ہفتہ کا کوئی دن بھی غیر مبارک نہیں ہے، آپ کسی بھی دن اپنے کسی بھی کام کی شروعات کر سکتے ہیں لیکن اگر آپ اپنے اہم کاموں کے لئے پیر کو ترجیح دیں تو بہتر ہے۔

یمنی عقیق اور موتی آپ کی راشی کے پتھر ہیں، ان میں سے کسی بھی پتھر کو چار ماشہ چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی میں پہنیں، انشاء اللہ اس پتھر کی برکت سے آپ کی زندگی میں سنہرا انقلاب آئے گا اور آپ کو غیر معمولی خوشیوں سے وابستہ کرے گا۔

مئی، اکتوبر اور نومبر میں اپنی صحت کا بطور خاص خیال رکھیں، ان مہینوں میں اگر کوئی معمولی درجہ کی بھی بیماری لاحق ہو تو اس کے علاج سے غفلت نہ برتیں، عمر کے کسی بھی دور میں آپ درد سینہ، امراض معدہ، امراض پیٹ، کھانسی، نزلہ زکام، امراض جلد اور خرابی خون کا آپ شکار ہو سکتے ہیں، آپ کے لئے پیاز، ادرک، لہسن، ہری مرچ اور تمام پھل مفید ثابت ہو سکتے ہیں، ان چیزوں کا استعمال مختلف انداز سے وقتاً فوقتاً کرتے رہیں انشاء اللہ اپنی صحت پر اچھا پڑے گا اور آپ کے اعضاء کو تقویت ملے گی۔

سبز اور زرد رنگ آپ کے لئے مبارک ثابت ہوں گے، ان رنگوں کا استعمال کسی بھی طرح کریں، یہ رنگ آپ کے لئے راحت کا باعث ثابت ہوں گے۔

آپ کے نام میں ۱۲ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے مجموعی اعداد ۶۰۶ ہیں، اگر ان اعداد میں اسم ذات الٰہی کے اعداد ۶۶ جمع کر دیئے جائیں تو کل اعداد ۶۶۶ ہو جاتے ہیں، ان اعداد کا نقش مربع آپ کے لئے بہر اعتبار مفید ثابت ہوگا۔

نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۶۶ | ۱۶۹ | ۱۷۲ | ۱۵۹ |
| ۱۷۱ | ۱۶۰ | ۱۶۵ | ۱۷۰ |
| ۱۶۱ | ۱۷۴ | ۱۶۷ | ۱۶۴ |
| ۱۶۸ | ۱۶۳ | ۱۶۲ | ۱۷۳ |

ح اور ہ آپ کے مبارک حرف ہیں، ان حروف سے شروع ہونے والی اشیاء بھی آپ کے لئے انشاء اللہ مفید ثابت ہوں گی۔

آپ کا مفرد عدد یہ ثابت کرتا ہے کہ زندگی میں کامیابی حاصل

کرنے کے لئے آپ انتھک جدوجہد کرنے کے عادی ہیں، آپ زبردست مستقل مزاج ہیں، آپ خوداعتمادی کی دولت سے بہرہ ور ہیں اور آپ خودمختار بننے کا حوصلہ بھی رکھتے ہیں، آپ حسن پسند بھی ہیں اور وفا شعار بھی، لیکن ہمارا مشورہ یہ ہے کہ عشق ومحبت کا معاملہ میں آپ کو حد سے زیادہ محتاط رہنا چاہئے کیوں کہ یہ عادت جب حد سے تجاوز کرجاتی ہے تو انسان کے قدم عیاشی کی طرف بڑھنے لگتے ہیں اور اس کی شخصیت کا اصل جوہر پامال ہوجاتا ہے، آپ فطرتاً عافیت پسند ہیں۔ لڑائی جھگڑوں سے آپ کو وحشت ہوتی ہے لیکن اختلافات اور مخالفتوں کا سامنا آپ کو بار بار کرنا پڑے گا اور زندگی کا کوئی بھی دور ایسا نہیں گزرے گا کہ آپ سکون وعافیت سے رہ سکیں، آپ کے اندر انتظام کی اعلیٰ صلاحیتیں ہیں لیکن آپ کا حسن اخلاق اور آپ کے دل کی نرمی آپ کو بھی اچھا منتظم نہیں بننے دے گی، آپ اپنے ماتحت لوگوں کی غلطیوں کو نظرانداز کرکے ہمیشہ نقصان اٹھائیں گے اور انتظام کے اندر بھی خلل پیدا ہوگا، آپ معاملہ فہم ہیں، دوراندیش ہیں، صاحب عقل وخرد ہیں لیکن ہرکس وناکس پر بھروسہ کرلینے سے آپ کو بار بار نت نئے صدمات برداشت کرنے پڑیں گے، حد سے زیادہ خوداعتمادی اور عجلت پسندی سے بھی بچیں اور ہرکس وناکس پر بھروسہ کرکے آپ بار بار فریب خوردگی کا شکار نہ ہوں، شرافت اچھی چیز ہے لیکن حد سے زیادہ بڑھی ہوئی شرافت ہر دور میں بے وقوفی سمجھی گئی ہے۔

آپ کی ذاتی خوبیاں یہ ہیں: جوشِ طبع، جرأت، اعلیٰ ہمتی، ارادوں کی پختگی، کامیاب زندگی، ہنرمندی، معاملہ فہمی، قوت ادراک، ہمدردی، غربا پروری، وفاشعاری، طبیعت کا استحکام وغیرہ۔

آپ کی ذاتی خامیاں یہ ہیں : طبیعت کی جھلاہٹ، اشتعال، جلدبازی، آوارہ مزاجی، زبان کی بے لگامی، عورتوں میں دلچسپی، ہرکام کو ادھورا چھوڑنے کی خامی، غصہ سے بے قابو ہوجانے کا مرض وغیرہ۔

اس دنیا میں کوئی انسان ایسا نہیں ہے کہ جس میں کوئی نہ کوئی خوبی اور کوئی نہ کوئی خامی موجود نہ ہو جس میں ایک بھی خوبی نہ ہو وہ شیطان ہوتا ہے اور جس میں ایک بھی خامی نہ ہو وہ فرشتہ کہلاتا ہے، انسان خوبیوں اور خامیوں کا مرقع ہوتا ہے، آپ بھی انسان ہیں آپ نے یہ کالم پڑھ کر اندازہ کرلیا ہوگا کہ آپ کے اندر خوبیاں بھی ہیں اور خامیاں بھی۔ اگر اس کالم کو پڑھنے کے بعد آپ نے اپنی خوبیوں میں مزید اضافہ کرنے کے ٹھان لی اور اپنی خامیوں سے حتی الامکان نجات حاصل کرنے کی جدوجہد شروع کردی تو سمجھئے آپ نے اس کالم کا حق ادا کردیا۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| | ۶ | ۹۹ |
| ۲۲ | | |
| ۱ | | ۷ |

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک، ایک ہی بار آیا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ اپنا مافی الضمیر کسی بھی محفل میں اچھی طرح بیان کرسکتے ہیں، آپ گفتگو کرنے کے ماہر ہیں لیکن کتنا اچھا کہ آپ کی گفتگو سے کسی کی دل شکنی نہ ہو کیوں کہ جب آپ بولتے ہیں تو پھر کسی چیز کا لحاظ رکھے بغیر بس بولتے ہی رہتے ہیں اور کسی بھی بارے میں جھجکنے کا کہیں نام نہیں لیتے۔

آپ کے چارٹ میں ۲ دوبار آیا ہے، یہ اس بات کی علامت ہے کہ آپ کا ادارک اور شعور بہت بڑھا ہوا ہے لیکن آپ اس ادراک اور شعور کی طرف دھیان نہیں دیتے، آپ حساس ہیں، لیکن کبھی کبھی آپ اپنی حس گنوا بیٹھتے ہیں جب کہ قابل تعریف زندگی گزارنے کے لئے آپ کو ہمیشہ حساس رہنا چاہئے اور بے حسی سے خود کو بچانا چاہئے۔

آپ کے چارٹ میں ۳ کی غیرموجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ دوسروں کے جذبات واحساسات کو بہت زیادہ اہمیت نہیں دیتے جب کہ آپ کو دوسروں کے بارے میں کچھ زیادہ ہی حساس ہونا چاہئے، آپ حساب وکتاب کے معاملات میں بھی بہت لاپرواہ ہیں جب کہ معاملات کو درست کرنے کے لئے انسان کو حساب وکتاب کے معاملہ میں چوکنا رہنا چاہئے، اچھی زندگی گزارنے کا اصول یہ ہے کہ بخشش لاکھوں میں کیجئے لیکن حساب پائی پائی کا کیجئے تب ہی تعلقات کا حسن برقرار رہے گا۔

۴، ۵ کی غیرموجودگی آپ کی اس کمزوری کو ظاہر کرتی ہے کہ آپ عملی کاموں میں سستی کا مظاہرہ کرتے ہیں اور کام بروقت کرنے میں کبھی کبھی تساہل سے کام لیتے ہیں اور اس طرح کبھی کبھی بہت قیمتی وقت گنوا بیٹھتے ہیں۔

۶ کی موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ آپ پرامن گھریلو ماحول کے خواہش مند ہیں آپ کو اپنے گھر کی زیب وزینت سے خاص لگاؤ ہے لیکن اس کے لئے آپ وقت اور پیسے کی بربادی سے گریز نہیں کرتے۔

۷ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ ہر معاملہ میں عدل وانصاف کے قائل ہیں، کسی کے ساتھ بھی ناانصافی آپ کو برداشت نہیں ہوتی۔

آپ کے چارٹ میں ۹ دو بار آیا ہے اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کی شخصیت بہت مضبوط ہے، آپ کے اندر فطری خوبیاں کافی تعداد میں موجود ہیں۔ آپ کے اندر غیرت بھی ہے اور حمیت بھی اور جذبہ خیر سگالی بھی۔ ان صفات کی بے شمار خوبیوں کی وجہ سے آپ اپنے ہم عصروں میں ممتاز رہیں گے۔

آپ کے چارٹ میں کوئی بھی لائن مکمل نہیں ہے، اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ کی زندگی میں کوئی بھی کامیابی مکمل نہیں ہوسکے گی آپ کو ہمیشہ ایک ادھورے پن کے غم سے دوچار ہونا پڑے گا۔

آپ کے دستخط، آپ کے مزاج کی پختگی اور آپ کی شخصیت کی گہرائی کو واضح کرتے ہیں اور آپ کے دستخط سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ کے اندر ایک ایسا فنکار چھپا ہوا ہے جو اپنے اخلاق اور اپنے کردار سے ساری دنیا کو متاثر کرسکتا ہے۔

آپ کے فوٹو سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بے شمار خوبیوں کے ہوتے ہوئے کہ آپ کسی حد تک خود پرست بھی ہیں، آپ دوسروں سے ہمدردی رکھتے ہیں، دوسروں کے لئے قربانی بھی دیتے ہیں لیکن آپ کبھی بھی اور کسی بھی حالت میں بھی اپنے مفادات کو نظرانداز نہیں کرتے۔

اگر اس کالم کو پڑھنے کے بعد آپ نے اپنی خامیوں سے پیچھا چھڑا کر اپنی خوبیوں میں اضافہ کرلیا تو آپ کی شخصیت میں چار چاند لگ جائیں گے اور آپ کے حسن کردار کو اہل دنیا دیر تک یاد رکھیں گے۔

☆☆☆☆

# کانگریس اور مسلمان

تبسم فاطمہ

**کانگریس اقتدار کے نشے میں چور، کبھی بھی مسلمانوں کی حمایت میں سامنے نہیں آئی۔**

کیا جواہر لعل نہرو سے سونیا گاندھی اور راہل گاندھی تک آتے آتے کانگریس پارٹی کی آئندہ آئیڈیالوجی میں ملک کے مسلمانوں کو لے کر کوئی مثبت تبدیلی آئی ہے؟ یہ سوچنا بھاری بھول ہوگی اور اسی فکر کے نتیجہ میں ہندوستانی مسلمانوں نے کانگریس کے زیر سایہ ایک طویل عمر قربان کردی۔ اسی بھول نے نہ کسی مسلم قیادت کو پروان چڑھنے دیا اور نہ کبھی مسلمانوں کو کانگریس سے الگ سوچنے کا موقع دیا۔ اور اسی لئے ملک کی دوسری سب سے بڑی اکثریت ہونے کے باوجود مسلمانوں کی بڑی آبادی وہ سیاسی طاقت کبھی نہ بن سکی جس کی ضرورت کل بھی تھی اور جس کی ضرورت عدم تحمل اور عدم تحفظ کے ماحول میں آج آج بھی ہے۔ یہ کانگریس کا مفاد پرست چہرا تھا، جس کو دیکھتے ہوئے مولانا محمد علی جوہر کو یہ کہنا پڑا کہ گاندھی، نہرو کے علاوہ تمام کانگریسی لیڈران مسلمانوں کے دشمن ہیں۔ افسوس کہ مولانا محمد علی جوہر بھی نہرو کے اندر چھپے ہوئے اس دور اندیش ہندو کی شناخت نہیں کر سکے جس نے ۱۹۵۰ء، میں مسلمانوں کو رزیرویشن سے الگ کردیا۔ ۱۹۳۵ء، سے ۱۹۵۰ء، تک دلت ریزویشن میں تمام مذاہت کے ماننے والوں کو حقوق حاصل تھے لیکن ۱۰ر فروری ۱۹۵۰ء، کو جواہر لعل نہرو نے صدر جمہوریہ سے سرکلر جاری کرانے کے بعد مسلمانوں کو ریزرویشن کے حق سے محروم کردیا۔ دراصل نہرو اس حقیقت سے واقف تھے کہ مضبوطی کی ایک اینٹ کھسکادو تو مستقبل آہستہ آہستہ عمارت کی بنیاد مزید کمزور ہوتی چلی جائیگی اور یہی ہوا۔ تاریخ گواہ ہے کہ مسلمان اتنے پسماندہ ہوتے چلے گئے کہ رنگ ناتھ مشرا کمیشن اور سچر کمیٹی کو اپنی سفارشات میں اس کا ذکر کرنا پڑا کہ حکومت کو مسلمانوں کے لئے کچھ بہتر سوچنا چاہئے۔

کانگریس مسلمانوں کے لئے سنجیدہ ہوتی تو آج اتنا برا وقت مسلمانوں پر کبھی نہ آیا ہوتا ۱۹۲۸ء، میں نہرو کمیٹی کی رپورٹ پر مباحثہ کے دوران یہ بات بھی ثابت ہوگئی کہ کانگریس ہندو مہاسبھا کے ساتھ ہے۔ اور اسی کے بعد محمد علی جوہر نے کانگریس کا ساتھ چھوڑ دیا۔ جبکہ حکیم اجمل خاں، مولانا ابوالکلام آزاد اور ڈاکٹر مختار احمد انصاری کانگریس کے ساتھ جڑے رہے۔ یہ کل کی بات تھی۔ آج بھی کانگریس کے مسلم لیڈران کبھی ہندوستانی مسلمانوں کے تئیں سنجیدہ نظر نہیں آئے۔ ان میں کسی نے بھی ہندوستانی مسلمانوں کی حمایت میں کبھی کوئی آواز بلند نہیں کی۔

المیہ دیکھئے کہ وہ کانگریس جو مسلمانوں کی کبھی نہیں رہی پچھلے لوک سبھا انتخابات میں نریندر مودی اور امت شاہ نے اسی کانگریس پارٹی کو مسلمانوں کی پارٹی کہہ کر ہندو اکثریت کا کارڈ اکھیلا اور یہ کارڈ اپنا کام کرگیا۔ مزے کی بات یہ کہ جب تب سے اب تک کانگریسی لیڈران اور راہل گاندھی مسلمانوں کے مسائل پر گفتگو کرنے بھی کتراتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ دہلی انتخاب میں جامع مسجد کے شاہی امام نے کجریوال کی حمات کی تو عام آدمی پارٹی نے پریس کانفرنس کر کے اپنی ناراضگی کا اظہار کیا۔ سیاست وہاں آچکی ہے جہاں عام آدمی پارٹی سے کانگریس تک کو مسلمانوں کا ووٹ تو چاہئے، مگر مسلمانوں کا فروغ اور مفاد کسی کو منظور نہیں۔ کانگریس کو اس بات کا احساس ہے کہ آزادی ۶۸ر برسوں میں وہ مسلمانوں کی پارٹی بن کر رہ گئی تھی اور اسی لئے ۲۰۱۴ء، کے لوک سبھا انتخابات میں شکست فاش کا سامنا کرنا پڑا۔ اس سے خوفناک کوئی مذاق نہیں ہوسکتا۔ کانگریس کا نرم ہندوتو وہی تھا جو مودی یا بھاجپا کا گرم ہندوتو۔ بھاجپا نے کبھی سیکولر کردار کا راگ نہیں الاپا۔ اور کانگریس اس راگ، کے ساتھ نرم ہندوتو کی راہ پر چلتی رہی۔ تاریخ گواہ ہے کہ سب سے زیادہ فسادات کانگریس کے دور حکومت میں ہوئے۔ بھیونڈی، ملیانہ، بھاگلپور، گجرات جیسے فسادات کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ آزادی کے بعد ہندوستان میں کوئی بھی فیصلہ

مسلمانوں کے حق میں نہیں آیا۔ بابری مسجد کی شہادت کانگریس کے دور حکومت میں ہوئی اور اس کی ذمہ داری سابق وزیر اعظم نرسمہاراو پر بھی آئی۔ یہاں تک کہا گیا کہ یہ کام نرسمہاراوٗ کے اشارے پر ہوا۔ ہائی کورٹ نے جب بابری مسجد کا فیصلہ سنایا تو اس وقت کانگریس کی حکومت تھی اور فیصلہ آنے سے قبل تک کانگریس مسلمانوں کو بے وقوف بنانے کا کام کرتی رہی۔ ایسے ہزروں واقعات ہیں جو آزادی کے بعد سے لے کر اب تک یہ ثابت کرنے کے لئے کافی ہیں کہ کانگریس اقتدار کے نشے میں چور کبھی بھی مسلمانوں کے حق میں سامنے نہیں آئی۔ مسلمانوں کو دہشت گرد ٹھہرانے کی کہانی بھی کانگریس کے وقت سے شروع ہوئی۔ فرضی انکاؤنٹر کا قصہ بھی کانگریس نے ہی شروع کیا۔ کانگریس چاہتی تو پولیس اور فوج میں مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ ہو سکتا تھا۔ اسکولوں، سرکاری نوکریوں، خفیہ ایجنسیوں میں مسلمانوں کی تعداد تناسب کے حساب سے اضافہ ہوسکتا تھا۔ مگر مسلمانوں کی تعداد بڑھی تو جیلوں میں۔ یہ انکشاف بھی سامنے آیا کہ ہندوستانی جیلوں میں مسلمان قیدیوں کی تعداد ۵۰ رفیصد سے بھی زیادہ ہے۔ جس کا کانگریس پارٹی پر مسلمانوں کے تحفظ کی ذمہ داری تھی، اسی کانگریس نے مسلمانوں کو ایک طرف دلتوں سے بدتر بنا دیا اور دوسری طرف بہت سے معصوم بے گناہ مسلمانوں کو جیل کوٹھریوں میں نظر بند کر دیا۔

آر ایس ایس کے فروغ کا زمانہ وہی تھا، جب اندرا گاندھی نے ملک میں ایمرجنسی نافذ کی۔ ۱۹۲۵ء، سے اب تک آر ایس ایس کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو کانگریس کا رویہ نہ صرف نرم بلکہ شک وشبہات پیدا کرنے والا لگتا ہے۔ اگر آر ایس ایس ملک وقوم کو نقصان پہنچانے والی پارٹی تھی تو کانگریس اپنے دور حکومت میں خاموش کیوں رہی؟ آر ایس ایس مکت بھارت کا جو نعرہ بہار کے وزیر اعلیٰ نتیش کمار نے اب دیا، یہ کام کانگریس کیوں نہ کرسکی؟ اپنے طویل دور اقتدار میں کیا فرقہ پرستوں یا فرقہ واریت کو کمزور کرنا اتنا مشکل کام تھا کہ کانگریس محض تماشائی بنی رہی؟ مودی نے ہندوتو کو آگے کیا تو کانگریس کے چہرے سے بھی نقاب اتر گئی۔ کیا موجودہ صورت حال اور ملک کی موجودہ سیاست کے لئے ذمہ دار کانگریس ہے؟ اس کا جواب دینا آسان ہے۔ یہ راستہ کانگریس کا ہی دکھایا ہوا راستہ ہے۔ لیکن ساری ذمہ داری صرف کانگریس پر ڈالنا مناسب نہیں۔ اس کے ذمہ دار کسی حد تک ہندوستانی مسلمان بھی ہیں۔ یہ تسلیم کرنا چاہئے کہ تقسیم کے بعد پاکستان ایک علیحدہ ملک تھا۔ اور اسے جمہوریہ اسلام پاکستان کے نام سے شناخت ملی۔ آزادی کے بعد کا ہندوستان کوئی مسلمانوں ہندوستان نہ تھا۔ جہاں مسلمانوں کی ہر بات مان لی جاتی۔ یہ بھی نہیں بھولنا چاہئے کہ آزادی کے بعد کی پہلی نہرو حکومت شیاما پرساد مکھر جی اور سردار پٹیل جیسے سخت گیر ہندوتو کے ترجمان لیڈران بھی شامل تھے۔ یہ ہندوستانی مسلم قیادت کی بھی غلطی تھی کہ اس نے خود کو کانگریس کے بھروسے چھوڑ دیا تھا۔ کانگریس ہی اسے واحد متبادل کے طور پر نظر آرہی تھی۔ جہاں نہ صرف مسلمانوں کا مستقبل محفوظ تھا بلکہ مسلمان اپنے جمہوری، آئینی حقوق اور آزادی کے ساتھ زندگی کے سفر کو آسان بنا سکتے تھے۔ اور یہی مسلمانوں کی بھول تھی۔ اور اس بھول کو کیش کرنے اور ووٹ میں تبدیل کرنے میں کانگریس نے کوئی تاخیر نہیں کی۔ خوفزدہ مسلمان آہستہ آہستہ بھاجپا اور آر ایس ایس کے خوف سے کانگریس کا ووٹ بینک بن کر کانگریس کی جھولی میں گرتا گیا۔ کانگریس نے ابھی بھی ماضی کی غلطیوں سے کوئی سبق نہیں سیکھا۔ مسلمانوں کی موجوگی اگر سیاست سے سماج تک صفر ہے تو اس کے پیچھے بھی کانگریس کا ہاتھ ہے۔ یہ کانگریس تھی جو مسلسل مسلمانوں کو کمزور کرتی ہوئی ان کا استعمال کرتی آئی۔ اور آج بھاجپا محض کانگریس کے اسی خیال کو آگے بڑھا رہی ہے۔ ابھی حال میں ایک کانگریسی لیڈر نے جب اگلے لوک سبھا انتخاب کے لئے وزیر اعظم کے طور پر نتیش کمار کا نام اچھالا تو کانگریس کے خیمے میں انتشار اور ناراضگی پائی گئی۔ یہ طے ہے کہ راہل اور سونیا کی کانگریس ابھی آگے کئی برسوں تک عوام کا اعتبار حاصل کرنے میں ناکام ہی رہے گی۔ مستقبل میں اتحادی پارٹیوں کا وہ فارمولہ اپنایا جائے گا جو بہار اسمبلی انتخاب میں اپنایا گیا۔ کانگریس کو اس بارے میں بھی سوچنا چاہئے اور مسلمانوں لے کر بھی اپنا نظریہ صاف کرنا چاہئے۔ کانگریس یہ نہ بھولے کہ مسلمان اس ملک کی دوسری بڑی اکثریت ہے اور اسے نظر انداز کر کے مستقبل میں وہ جیت کا کوئی بھی پیمانہ طے کرنے میں ناکام رہے گی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

قسط نمبر:۳۰

# اللہ کے نیک بندے

از قلم: آصف خان

حضرت سری سقطیؒ کے حلقۂ ارادت میں شامل ہونے سے پہلے حضرت جنید بغدادیؒ اپنے والد محترم کی دوکان پر بیٹھتے تھے۔ اس وقت جناب محمد کا انتقال ہو چکا تھا۔ حضرت جنید بغدادیؒ نے شیشے کی آبائی تجارت چھوڑ کر ریشم کا کاروبار شروع کر دیا تھا اور یہ سب کچھ اس لئے تھا کہ آپ کو کسی کے سامنے دست طلب دراز نہ کرنا پڑے، پھر یہ دوکان بھی بند کر دی اور حضرت سری سقطیؒ کے مکان میں گوشہ نشین ہو کر شدید مجاہدے کئے۔

حضرت سری سقطیؒ نے بڑے عجیب انداز سے آپ کی روحانی تربیت کی۔ ایک دن حضرت جنید بغدادیؒ نے اپنے پیر و مرشد سے عرض کیا۔ ''مجھے کوئی ایسا قصہ سنایئے جس سے عشق کی سچائی کا اظہار ہوتا ہو۔''

حضرت سری سقطیؒ نے ایک کاغذ پر کچھ تحریر کیا اور کاغذ حضرت جنید بغدادیؒ کی طرف بڑھاتے ہوئے فرمایا۔ ''اسے پڑھ لینا، یہ تمہارے لئے سات سو قصوں سے بہتر ہے۔''

جب حضرت جنید بغدادیؒ نے تنہائی میں اس کاغذ کو کھول کر دیکھا تو عربی زبان کے تین اشعار درج تھے۔

''جب میں نے محبت کا دعویٰ کیا تو وہ بولی کہ تم جھوٹے ہو۔''

''اگر تمہیں محبت ہے تو تمہارے ہاتھ پاؤں اتنے درست کیوں نظر آ رہے ہیں؟''

یاد رکھو کہ محبت اس وقت تک نہیں ہوتی کہ جب تک پیٹ کمر سے نہ لگ جائے۔''

''اور تم اتنے کمزور ہو جاؤ کہ کوئی تمہیں پکارے تو جواب نہ دے سکو۔''

''اور اس قدر گھل جاؤ کہ گوشۂ چشم کے سوا کچھ باقی نہ رہے جس سے تم آنسو بہاؤ اور عاجزی کرو۔''

یہ اشعار پڑھ کر حضرت جنید بغدادیؒ پر گریہ طاری ہو گیا اور آپ کے سینے میں آتش عشق اس طرح بھڑکی کہ حق تعالیٰ کی یاد کے سوا سب کچھ جل کر راکھ ہو گیا۔

حضرت سری سقطیؒ کے روحانی اسباق بہت سادہ نظر آتے ہیں مگر ان کی گہرائی کو سمجھ کر عمل پیرا ہونا بہت دشوار ہے۔ حضرت جنید بغدادیؒ نے پیر و مرشد کے درس کو بغور سنا اور اس پر سختی کے ساتھ عمل کیا، یہاں تک کہ آپ پر معرفت کے عجیب و غریب اسرار منکشف ہونے لگے۔ آپ اپنے اسی روحانی انقلاب کے بارے میں فرماتے ہیں۔

''میں نے پیر و مرشد کو اکثر یہ کہتے سنا تھا کہ عشق میں بندہ ترقی کر کے اس درجے تک پہنچ جاتا ہے کہ اگر کوئی اس کے چہرے پر تلوار بھی مارے تو اسے خبر نہ ہو۔ مجھے اس بات کے درست ہونے میں شک تھا کہ کیا انسان پر ایسی کیفیت بھی طاری ہو سکتی ہے؟ مگر جب میں خود اسی حالت سے گزرا تو مجھے پیر و مرشد کے قول مبارک پر یقین آیا کہ آپ سچ فرماتے تھے۔''

بچپن میں حضرت سری سقطیؒ نے آپ کے بارے میں فرمایا تھا: کہ اللہ تیری زبان سے فیض جاری کرے گا۔ حضرت جنید بغدادیؒ کو اس بات کا بہت قلق تھا، آپ سمجھتے تھے کہ پیر و مرشد کا اشارہ تقریر و کلام کے ذریعہ دنیاوی کامیابی میں شامل ہوئے تو اکثر پیر و مرشد کی اس پیش گوئی کو یاد کر کے اداس ہو جاتے تھے۔ حضرت جنید بغدادیؒ سمجھتے تھے کہ آخرت کی کامیابی آپ کی قسمت میں نہیں ہے، وقت گزرتا رہا اور حضرت جنید بغدادیؒ ریاضت و مجاہدات کے ساتھ پیر و مرشد کی خدمت گزاری میں مصروف رہے، آخر ایک دن ایک ایسا واقعہ پیش آیا جس نے آپ کا سارا رنج و ملال دور کر دیا۔ حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ ایک روز میرے پاس چار درہم تھے، میں نے انہیں پیر و مرشد کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے عرض کیا۔

''یہ آپ کی نذر ہیں، انہیں قبول فرما لیجئے۔''

حضرت سری سقطیؒ اپنے مرید خوش اعتقاد کے اس طرز عمل سے بہت خوش ہوئے اور کسی تامل کے بغیر وہ درہم قبول فرمائے۔ پھر حضرت

جنید بغدادیؒ کو مخاطب کرتے ہوئے بولے۔ ''نوجوان! تجھے فلاح اخروی حاصل ہونے کی بشارت ہو۔''

حضرت جنید بغدادیؒ کو پیر و مرشد کے ارشاد گرامی پر حیرت ہوئی، پھر نہایت پرشوق لہجہ میں عرض کرنے لگے۔ ''آپ کس وجہ سے فرماتے ہیں؟''

حضرت سری سقطیؒ نے فرمایا۔ ''مجھے اس وقت چار ہی درہم کی ضرورت تھی اور میں نے دعا مانگی تھی کہ الٰہی یہ رقم مجھے اس شخص کے ہاتھ سے دلوا جو تیرے نزدیک فلاح پانے والا ہو۔''

علامہ یافعیؒ کا بیان ہے کہ اس خوشخبری کے بعد حضرت جنید بغدادیؒ کا وہ ملال دور ہوگیا جو پیر مرشد کی پہلی پیش گوئی سے آپ کے دل پر نقش ہوگیا تھا۔ پھر حضرت جنید بغدادیؒ کی روحانیت اس درجے تک پہنچ گئی کہ حضرت سری سقطیؒ بھی آپ کی گفتگو سن کر حیران رہ جاتے تھے، ایک دن حضرت جنید بغدادیؒ پیر و مرشد کی خدمت میں حاضر ہوئے تو عجیب منظر دیکھا، ایک شخص خانقاہ میں بے ہوش پڑا تھا اور حضرت سری سقطیؒ اس کے قریب حیران و پریشان بیٹھے تھے، حضرت جنید بغدادیؒ نے فکر مندانہ لہجہ میں عرض کیا۔

''آخر اس شخص کو کیا ہوا ہے کہ یہ اپنے ہوش وحواس میں کھو بیٹھا ہے؟''

حضرت سری سقطیؒ نے فرمایا۔ ''میں نے اس کے سامنے قرآن حکیم کی ایک آیت تلاوت کی تھی جسے سنتے ہی یہ بے ہوش ہوگیا۔''

حضرت جنید بغدادیؒ نے عرض کیا۔ ''آپ وہی آیت دوبارہ تلاوت کیجئے؟ یہ شخص ہوش میں آجائے گا۔''

حضرت سری سقطیؒ نے بڑی حیرت کے ساتھ اپنے مرید اور بھانجے کی طرف دیکھا، پھر بہ آواز بلند وہی آیت مقدسہ تلاوت کی، چند لمحوں بعد وہ شخص ہوش میں آگیا۔ حضرت سری سقطیؒ کو اس بات پر تعجب ہوا، مگر آپ اجنبی کی موجودگی میں خاموش رہے، پھر جب وہ شخص چلا گیا تو آپ نے حضرت جنید بغدادیؒ سے پوچھا۔

''تمہیں یہ تدبیر کس طرح معلوم ہوئی؟''

حضرت جنید بغدادیؒ نے بصد احترام عرض کیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے پیرہن مبارک سے حضرت یعقوب علیہ السلام کی بینائی چلی گئی تھی اور پھر اس کرتے سے آپ کی آنکھوں کی روشنی بحال ہوگئی تھی۔''

حضرت سری سقطیؒ کو حضرت جنید بغدادیؒ کا یہ جواب بہت پسند آیا۔ دراصل یہ اس تاریخ ساز واقعہ کی طرف اشارہ تھا جب حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے آپ کو ایک کنوئیں میں پھینک دیا تھا اور آپ کے پیرہن مبارک کو کسی بھیڑ بکری کے خون سے رنگین کر کے حضرت یعقوب علیہ السلام کے سامنے پیش کر دیا تھا۔

''یوسف علیہ السلام کو بھیڑیا اٹھا کر لے گیا اور یہ خون آلود پیرہن ان کی نشانی ہے۔''

حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے محبوب فرزند کے پیرہن کو آنکھوں سے لگائے دن رات روتے رہتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ آنکھوں کی روشنی سے محروم ہوگئے، پھر جب کئی سال بعد حضرت یوسف علیہ السلام سخت ترین آزمائشوں سے گزر کر مصر کے بادشاہ بنے تو آپ کے تمام بھائیوں نے حاضر ہو کر اپنے گناہ کی معافی مانگی، حضرت یوسف علیہ السلام نے بھائیوں کو معاف کرنے کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام کا حال دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ بیٹے کے غم میں روتے روتے اپنی بینائی گنوا چکے ہیں، یہ جاں گداز خبر سن کر حضرت یوسف علیہ السلام بہت آزردہ ہوئے پھر اپنا پیرہن مبارک اتار کر بھائیوں کو دیا جب حضرت یعقوب نے بیٹے کا کرتا آنکھوں سے لگایا تو گمشدہ بینائی لوٹ آئی۔

حضرت جنید بغدادیؒ نے اسی واقعہ کی روشنی میں حضرت سری سقطیؒ کو مشورہ دیا تھا کہ جس آیت کے سننے کے بعد وہ شخص بے ہوش ہوا ہے، اسی آیت کو دوبارہ سن کر ہوش میں آجائے گا۔ یہ حضرت جنید بغدادیؒ کے کشف اور ذہانت کی ایک اعلیٰ مثال ہے۔

اب حضرت جنید بغدادیؒ معرفت کے اس درجہ پر پہنچ گئے تھے کہ استاد گرامی حضرت سری سقطیؒ بھی بعض مسائل میں آپ سے مشورہ لیا کرتے تھے اور شاگرد کی رائے کو اپنی رائے سے افضل قرار دیا کرتے تھے۔

ایک دن آپ پیر و مرشد کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت سری سقطیؒ کو نہایت متفکر پایا، حضرت جنید بغدادیؒ نے سبب پوچھا تو پیر و مرشد نے فرمایا۔

''جنید! کچھ دیر پہلے ایک نوجوان میرے پاس آیا تھا۔'' اس نے پوچھا، ''شیخ! توبہ کے کیا معنی ہیں؟''

میں نے کہا۔ ''توبہ کے معنی یہ ہیں کہ انسان اپنے گناہوں کو نہ بھولے۔''

نوجوان نے بے ساختہ کہا۔ ''شیخ! آپ کا جواب غلط ہے۔''

میں نے حیران ہوکر پوچھا۔ ''آخر تم یہ بات کس طرح کہہ سکتے ہو؟''

نوجوان بڑے پر یقین لہجہ میں بولا۔ ''توبہ تو یہ ہے کہ انسان اپنے گناہوں کو یکسر فراموش کردے۔''

یہ کہہ کر وہ چلا گیا، میں اسی وقت سے پریشان ہوں کہ نوجوان کے اور میرے جواب میں نمایاں فرق ہے۔

پیر و مرشد کی گفتگو سن کر حضرت جنید بغدادیؒ نے عرض کیا۔ ''اس میں تشویش اور فکر کی کیا بات ہے؟ میرے نزدیک تو وہ نوجوان ہی سچ کہتا تھا۔''

حضرت سری سقطیؒ نے بڑی حیرت سے اپنے شاگرد کی طرف دیکھتے ہوئے فرمایا۔ ''جنید! تم اس نوجوان کی تائید میں کوئی دلیل بھی رکھتے ہو؟''

حضرت جنید بغدادیؒ نے عرض کیا۔ ''شیخ محترم! صفائی کے وقت غبار کا خیال گزرنا بھی غبار ہے۔''

حضرت جنید بغدادیؒ کا جواب اس قدر منطقی تھا کہ حضرت سری سقطیؒ نے بلاتامل اسے قبول کرلیا۔ یہی وہ موقع تھا جب پیر و مرشد نے اپنے ذہن اور نکتہ آفریں مرید سے کہا۔

''جنید! اب وقت آگیا ہے کہ تم وعظ کہنا شروع کرو، قدرت نے بہت پہلے ان آنکھوں کو جو کچھ دکھایا تھا، اب اس منظر کے متشکل ہونے کی ساعت آگئی ہے، مخلوق خدا کے درمیان اپنی زبان کھولو کہ حق تعالیٰ نے تمہیں اعجاز بیانی سے متصف کیا ہے۔''

حضرت جنید بغدادیؒ نے پیر و مرشد کا ارشاد گرامی سن کر سر جھکالیا۔

حضرت سری سقطیؒ آپ کی قوت گفتار پر گواہی دے رہے تھے مگر حضرت جنید بغدادیؒ کا یہ حال تھا کہ انسانی مجمع میں بات کرتے ہوئے گھبراتے تھے، گوشہ نشیں ہوکر خانقاہ میں بیٹھتے تو سیر روحانی کرتے کرتے اس مقام تک جاتے جہاں اس زمانہ کے بڑے بڑے مشائخ کا بھی گزر نہیں تھا لیکن جب کسی مجلس میں کوئی فقہی مسئلہ بیان کرنے کی کوشش کرتے تو جھجک آڑے آجاتی، الغرض اسی کشمکش میں روز و شب گزرتے رہے، حضرت سری سقطیؒ وعظ کہنے کے لئے فرماتے اور حضرت جنید بغدادیؒ پیر و مرشد کے احترام میں خاموشی اختیار کرلیتے۔

کبھی کبھی تنہائی میں خود کو مخاطب کرکے فرماتے۔ ''جنید! تو لوگوں سے کیا کہے گا اور تیری بات کون سنے گا؟''

آخر ایک دن حضرت جنید بغدادیؒ نے سرور کونین حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے۔ ''جنید! اللہ نے تمہیں ایک نعمت خاص بخشی ہے۔ اس کا شکر ادا کرنے کے لئے وعظ کہا کرو۔''

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم سنتے ہی حضرت جنید بغدادیؒ کی ذہنی گرہ کھل گئی۔

روایت ہے کہ اسی رات پچھلے پہر جب یہ مبارک ترین خواب دیکھ کر حضرت جنید بغدادیؒ بیدار ہوئے تو حضرت سری سقطیؒ تشریف لائے اور آپ کے دروازے پر دستک دی۔ حضرت جنید بغدادیؒ نے دروازہ کھولا تو پیر و مرشد کو موجود پایا۔

''جنید! ہم تو کب سے کہہ رہے تھے کہ وعظ کہا کرو مگر تم نے ہماری باتوں کو کوئی اہمیت نہیں دی۔'' حضرت سری سقطیؒ نے حضرت جنید بغدادیؒ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ ''لیکن اب تو تمہیں رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار اقدس سے بھی اجازت مل گئی ہے۔''

حضرت جنید بغدادیؒ نے حیرت و ادب کے ساتھ سر جھکالیا، پھر نہایت عاجزانہ لہجے میں عرض کیا۔ ''میرا خیال تھا کہ میں فصاحت زبان اور بلاغت بیان سے محروم ہوں۔ اسی لئے ڈرتا تھا کہ کہیں لوگ میری بات سننے سے انکار نہ کردیں۔''

حضرت سری سقطیؒ نے فرمایا۔ ''تمہاری جھجک اور ڈر اپنی جگہ مگر اب تو تمہیں بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سند حاصل ہوگئی ہے، بندگان خدا کا ہجوم تمہارا منتظر ہے، خلوت سے مجلس کی طرف آؤ۔''

دوسرے دن حضرت جنیدؒ جامع مسجد میں حاضر ہوئے، نماز ادا کرنے کے بعد حاضرین مسجد کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ اہل ایمان! میں تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔''

''جنید! ہم تو برسوں سے گوش برآواز ہیں مگر آپ کچھ کہتے ہی نہیں۔'' حاضرین مجلس میں سے چند معمر افراد نے بغداد کے ایک نوجوان فقیر کی بات

سن کر کہا۔ ''ہمیں یقین ہے کہ آپ بڑی پرتاثیر گفتگو کریں گے اور لوگوں کو سوئے ہوئے ذہنوں کو جگائیں گے اور مردہ دلوں میں نئی روح پھونکیں گے۔''

لوگوں کا یہ انداز پذیرائی دیکھ کر حضرت جنید بغدادیؒ حیران رہ گئے، دراصل یہ بھی حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی برکت تھی کہ اللہ تعالیٰ نے وعظ بیان کرنے سے پہلے سامعین کو حضرت جنیدؒ کی طرف متوجہ فرمادیا تھا۔

اس مختصر سی گفتگو کے بعد حضرت جنید بغدادیؒ نے اپنے رب کی کبریائی بیان کی، پھر پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اپنے جذبات عقیدت کا اس طرح اظہار کیا کہ حاضرین کی آنکھیں بھیگ گئیں۔ پھر آپ نے فقر کے موضوع پر تقریر شروع کی تو سننے والے وارفتہ ہوگئے۔ بعض لوگوں پر آپ کے پرسوز لہجے کا اتنا اثر ہوا کہ وہ شدت جذبات سے مغلوب ہوکر مسجد کے فرش پر تڑپنے لگے۔

اپنی پہلی تقریر کے سلسلہ میں خود حضرت جنید بغدادی کا بیان ہے ہونٹوں کو جنبش دینے سے پہلے مجھے اپنے عجز بیان کا شدید احساس تھا مگر جب میں نے سامعین کو حد سے زیادہ پرجوش دیکھا تو مجھے یقین نہیں آیا کہ مسجد کے منبر سے جنید بول رہا ہے اور لوگ اس کے کلام کی تاثیر سے بےخود ہوئے جارہے ہیں۔

آپ کی پہلی تقریر کے بعد بغداد کے گلی کوچوں میں ایک ہی بات کا شور تھا کہ اس شہر میں حضرت جنید بغدادیؒ جیسا فصیح البیان کوئی دوسرا نہیں، کعبی کا شمار فرقہ معتزلہ کے معتبر ائمہ میں ہوتا ہے۔ ایک دن حضرت جنید بغدادیؒ کے چند شاگرد کعبی کی مجلس میں پہنچے، اس وقت کعبی بڑے زور و شور کے ساتھ کسی موضوع پر تقریر کررہے تھے، پھر جب تقریر ختم ہوئی تو حاضرین مجلس نے ان کی بہت تعریف کی، کعبی نے حضرت جنید بغدادیؒ کے شاگردوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''میں نے بغداد میں ان کے شیخ کو دیکھا ہے جن کا نام جنیدؒ ہے، ادیب ان کے پاس الفاظ کی بندش سیکھنے آتے ہیں، فلسفی اس لئے حاضر ہوتے ہیں کہ جنیدؒ سے فلسفے کی موشگافیوں کو سمجھ سکیں اور شعراء اس لئے آتے ہیں کہ فصاحت و بلاغت کا عروج دیکھ سکیں۔''

اگرچہ کعبی مختلف نظریات کے حامل تھے مگر حضرت جنید بغدادیؒ کے فضل و کمال کو خراج تحسین پیش کئے بغیر نہ رہ سکے، وہ لوگ جو صوفیا پر کم علمی اور بے خبری کا الزام عائد کرتے ہیں انہیں کعبی کی گواہی کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔

❀❀❀❀❀

قسط نمبر:۴۹

# اسلام الف سے ی تک

## دال مہملہ، (د) دال ہندی (ڈ) ذال معجمہ (ذ)

مختار بدری

**زاھد:** بیزار ہونے والا، متقی پرہیز گار۔

### زبور

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُوْنَ ○ اور ہم نے نصیحت (تورات) کے بعد زبور میں لکھ دیا تھا کہ میرے نیکوکار بندے ملک کے وارث ہوں گے۔ (۱۰۵:۲۱)

امام راغبؒ فرماتے ہیں کہ زبور اس آسمانی کتاب کو کہتے ہیں جس میں حکمت و دانش کی باتیں ہوں، احکام شریعت نہ ہوں اور کتاب اس کو کہتے ہیں جس میں دونوں باتیں ہوں چنانچہ زبور میں احکام شریعت نہیں ہیں، زبور منظوم وسجع عبادتوں میں خداوند قدوس کی حمد وثنا اور مضامین حکمت وموعظت کا ایک مجموعہ تھا۔ کہا جاتا ہے کہ جب حضرت داؤد علیہ السلام اپنی مسحور کن آواز میں اسے پڑھتے تھے تو جن وانس اور وحوش وطیور وجد میں آجاتے تھے۔

### زراعت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ وہ کام جس کا فائدہ عام ہو وہی افضل ہے اور اگر صحیح طور پر زراعت نہ ہو تو ملک میں غذا کی کمی ہو جائے۔ ایک اور حدیث قدسی یہ ہے کہ جس کے پاس زمین ہے وہ یا تو خود کھیتی کرے یا اپنے کسی دوسرے بھائی کو دیدے۔ (بخاری ومسلم)

اپنی کھیتی کو دوسروں سے کروانے کے کئی طریقے رائج ہیں، ایک یہ کہ کوئی اپنا کھیت کسی کو بٹائی پر دے سکتا ہے، یعنی زمین اور بیج وغیرہ، مالک زمین کا اور محنت ہل بیل وغیرہ کسی اور کا، اس اشتراک میں پیداوار برابر برابر بانٹ لیتے ہیں، یا نقد لگان طے کر کے اپنی زمین دوسرے کو دیدیتے ہیں، اس صورت میں مالک زمین کو پیداوار میں سے کچھ نہیں ملتا، تیسری شکل یہ ہے کہ زمین بیج، ہل بیل وغیرہ ایک کا ہو اور مزدور کو نقد اجرت دے کر سارا کام لیا جائے، اس صورت میں جو کچھ پیداوار ہو وہ مالک زمین کا حق ہوتی ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کوئی درخت لگایا یا کوئی فصل اُگائی اور اس سے کسی پرندے، انسان یا جانور نے کچھ کھالیا تو اس کے عوض اس شخص کو صدقہ کا ثواب ملے گا۔

### زکریا علیہ السلام

بنی اسرائیل کے ایک مشہور پیغمبر جن کا ذکر قرآن مجید میں چار مقامات پر آیا ہے۔ حضرت زکریا بیت المقدس کے امام ومتولی تھے، جب حضرت مریم کو ان کی والدہ حنہ بنت ناقوذ نے اپنی نذر کے مطابق بیت المقدس کی خدمت کے لئے وقف کر دیا تو حضرت زکریا علیہ السلام ہی ان کے کفیل بنے، حضرت زکریا علیہ السلام اس وقت ۷۷ سال کے ہو چکے تھے اور اولاد سے محروم تھے، جب حضرت مریم وہاں آئیں تو ان کی دیکھ بھال کے لئے وہ جب بھی ان کی محراب میں جاتے تو بے موسم کے تازہ بہ تازہ پھل رکھے ہوئے پاتے۔ انہوں نے بھی خدائے عزوجل سے التجا کی کہ وہ انہیں بڑھاپے میں اولاد صالح عطا کرے، ان کی دعا قبول ہوئی اور حضرت یحییٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔

### زکوٰۃ

اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے:

وَاَقِيْمُو الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ. نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو۔ ہر صاحب نصاب پر زکوٰۃ فرض ہے، شریعت میں صاحب نصاب اس شخص کو کہتے ہیں جو ۲/۱ ۵۲ تولے چاندی یا ۲/۱ ۷ تولے سونے کا مالک ہو یا

جس کے پاس اس قدر مال ہو، ایک مقررہ اور متعین حصہ اپنے مال میں سے زکوٰۃ دینے سے اس آدمی کا بقیہ مال پاک ہوجاتا ہے۔ اسلام کے پاس مقررہ مقدار میں مال و دولت ہو تو اس کا حساب لگا کر اس کا چالیسواں حصہ غرباء کو سے اور نیک کاموں میں خرچ کرکے جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کی ہیں۔ ۲ھ میں مسلمانوں پر زکوٰۃ کے ساتھ ساتھ زکوٰۃ کی سخت تاکید کی گئی ہے اور زکوٰۃ کے مستحق لوگوں کی نشان دہی بھی کی گئی ہے۔

اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسَاكِيْنِ وَالْعَامِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ فَرِيْضَةً مِنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ○

صدقات (یعنی زکوٰۃ وخیرات) تو مفلسوں، محتاجوں اور کارکنان صدقات کا حق ہے اور ان لوگوں کا جن کی تالیف قلوب منظور ہے اور غلاموں کے آزاد کرانے میں اور قرض داروں (کے قرض ادا کرنے میں) اور خدا کی راہ میں اور مسافروں (کی مدد) میں (بھی یہ مال خرچ کرنا چاہئے، یہ حقوق) خدا کی طرف سے مقرر کردیئے گئے ہیں اور خدا جاننے والا حکمت والا ہے۔ (۶۰:۹)

اور زکوٰۃ نہ دینے کے عذاب کی وعید بھی آئی ہے۔

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ○ يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ○

اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اس کو خدا کے راستہ میں خرچ نہیں کرتے، ان کو اس دن کے عذاب الیم کی خوش خبری سنادو، جس دن وہ مال دوزخ کی آگ میں (خوب) گرم کیا جائے گا پھر اس سے ان (بخیل لوگوں) کی پیشانیاں اور پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی (اور کہا جائے گا کہ) یہ وہی جو تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا سو جو تم جمع کرتے تھے (اب اس کا مزہ چکھو) (۳۴:۹، ۳۵)

زکوٰۃ مدد کے لئے ہے، کوئی شخص اپنی ضروریات زندگی یعنی غذا، لباس، مکان، علاج اور بچوں کی تعلیم سے محروم نہ رہنے پائے، یتیم بچے، بوڑھے اور معذور لوگ جو اپنی روزی خود کما نہ سکتے ہوں وہ کچھ مدد پا کر اپنے پاؤں پر کھڑے ہوسکیں، ان کی دست گیری کے لئے زکوٰۃ مقرر کی گئی ہے۔ زکوٰۃ کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں نہ ہی لینے والے کے لئے کوئی ذلت کی بات ہے اور نہ ہی دینے والے کے لئے فخر وعظمت کی کوئی وجہ ہے۔ یہ تو دینے والے کی ایک ذمہ داری اور لینے والے کا حق ہے جسے خدا نے خود مقرر کردیا ہے۔ زکوٰۃ کے مستحق لوگوں میں فقیر وہ آدمی جس کی کوئی ملکیت نہ ہو، مسکین، مسافر، مقروض وغیرہ شامل ہیں اور یہ تقسیم وصولیابی کے اخراجات نکالنے کے بعد کی جائے گی۔

بیس مثقال یعنی ۷/۵۰ تولہ سونے پر اس کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ ہے، نقد، بانڈ، سیونگ، سرٹیفکٹ وغیرہ پر ڈھائی فی صد ہے، جانوروں میں اونٹوں کی زکوٰۃ پانچ اونٹوں سے ۹ اونٹوں تک ایک بکری ۹ سے ۱۴ اونٹوں تک دو بکریاں اور اس کے بعد ۲۰ سے ۲۴ اونٹوں تک تین بکریاں اور ۲۵ سے ۵۳ تک ایک ایک سالہ اونٹنی ۳۶ سے ۴۵ تک دو سالہ اونٹنی، ۴۶ سے ۶۰ تک ایک تین سالہ اونٹنی، ۶۱ سے ۷۵ تک چھ سالہ اونٹنی، ۷۵ سے ۹۰ تک دو سالہ اونٹنیاں دو عدد ۱۰۱ کا ۹۰ سے، ۱۲۰ تکتین اونٹنیاں۔ اس کے بعد پھر سے حساب شروع ہوگا، یعنی ہر پانچ پر ایک بکری اور ہر دس پر دو عدد بکریاں یا ان کی قیمت ہوگی۔ اگر کسی کے پاس صرف چار اونٹ اور ایک بکری ہو تو ان پر زکوٰۃ نہیں ہے، گدھے، گھوڑے اور خچر سواری یا بوجھ لادنے کے لئے ہوں تو ان پر زکوٰۃ واجب نہیں، اگر تجارت کے لئے ہوں تو ان کی قیمت کا اندازہ کرکے ۱/۴۰ دینا چاہئے یا پھر فی راس ایک دینار سالانہ دینا ہوگا، ان جانوروں کا سائمہ ہونا شرط نہیں ہے، بیل گائے، بھینسوں پر ۲۹ مویشیوں تک کوئی زکوٰۃ نہیں ہے، ۳۰ اور ۳۰ سے زیادہ مویشیوں پر جو سال کے بیشتر حصہ میں چراگاہ میں رہیں ایک ایک سالہ بچھڑا، چالیس سے اوپر مویشیوں پر دو سالہ بچھڑا دیں، اس سے زیادہ مویشیوں پر اسی طرح حساب کیا جائے، مثال کے طور پر ساٹھ مویشیوں پر دو یک سالہ بچھڑے اور ستر پر دو یک سالہ اور ایک دو سالہ بچھڑے، ۹۰ مویشیوں پر تین یک سالہ بچھڑے، ایک سو مویشیوں پر دو یک سالہ اور ایک دو سالہ بچھڑے دیئے جائیں، بکریوں اور مینڈھوں پر چالیس سے کم پر زکوٰۃ نہیں، ایک سو بیس جانوروں تک ایک بکری اور ایک سو اکیس سے دو سو تک دو بکریاں دی جائیں۔

دو سو درہم کی مالیت سے زیادہ چاندی اور چاندی کی چیزیں سال

بھر کسی کے قبضہ میں رہیں تو اس کی زکوٰۃ پانچ درہم ہے، اس کے اوپر چالیس درہم تک کی مالیت تک ایک درہم اور اس کے اوپر چالیس درہم کی مالیت پر ایک ایک درہم زکوٰۃ ادا کریں، اسی طرح بیس مثقال سونے پر آدھا مثقال اور اس سے بڑھ کر ہر چالیس مثقال سونے پر دو قیراط زکوٰۃ ہے۔ تجارتی وصنعتی سامان پر زکوٰۃ واجب ہے، اگر یہ سامان دو سو درہم سے زیادہ ہو تو ڈھائی فی صد زکوٰۃ ہے۔ شرط یہ ہے کہ ان پر پورا سال گزر جائے، اگر اپنے استعمال کے لئے یا آرائش کے لئے چیزیں جمع کی گئی ہیں تو ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی، آپ کے گھر میں بڑی بڑی دیگیں، تانبے کے پتیلے، فرنیچر، اونی، ریشمی، سوتی کپڑے یا غلہ موجود ہو تو ان پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ اگر کسی کے پاس کارخانہ ہے اور اس میں کوئی چیز تیار ہوتی ہے تو اس نے جتنا مال فروخت کیا اور جتنا اسٹاک کیا اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔ زمین کی پیداوار کی زکوٰۃ کو عشر کہتے ہیں، صرف بارش کے پانی سے یا پانی کے بغیر جو پیداوار ہوتی ہے مثلاً باجرہ، جوار، ارہر وغیرہ اس کی قیمت کا دسواں حصہ زکوٰۃ ہے، اور جو پیداوار سینچائی کے ذریعہ یعنی نہر یا تالاب سے یا کنوئیں سے ہوتی ہے اس کا ۲۰ واں حصہ زکوٰۃ ہے، زمین سے برآمد ہونے والی چیزوں معدن، رکاز اور کنز وغیرہ پر بھی زکوٰۃ ہے، رکاز اور کنز پر بیس فی صد اور معدنیات پر ڈھائی فیصد زکوٰۃ مقرر ہے۔ سمندر سے نکلنے والی چیزوں یعنی موتی مونگے پر ان کی قیمت کا پانچواں حصہ زکوٰۃ ہے۔ ابوسعید خدریؓ کا بیان ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ وسق (تقریباً تیس من کھجوروں سے کم پر زکوٰۃ واجب نہیں اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی پر زکوٰۃ واجب نہیں اور پانچ راس اونٹوں سے کم پر زکوٰۃ نہیں۔ بخاری ومسلم) حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ترکاریوں پر زکوٰۃ واجب نہیں اور نہ ان درختوں پر میں جو مستعار دیئے جائیں اور نہ تیس من سے کم کی مقدار (کھجور) پر اور نہ کام کے جانوروں پر زکوٰۃ ہے اور نہ حبہ پر زکوٰۃ واجب ہے۔ (دار قطنی) حبہ سے مراد گھوڑا، خچر اور غلام ہیں۔ (باقی آئندہ)

# سورۃ "مُحَمَّد" کے خادم جن "ویطیش" کو بلانے کا عمل

سورۃ "محمد" کے خادم جن ویطیش کو اپنے پاس بلانے کے لئے سب سے پہلے اپنی چلہ گاہ میں لوبان کی دھونی دیں، پھر تمام گناہوں سے توبہ کی نیت کرتے ہوئے دو نفل نماز برائے ایصال ثواب سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور پھر دو رکعت نماز نفل حاجت جن "ویطیش" کو اپنے پاس بلانے کی نیت سے ادا کریں، اب آپ مکمل توجہ و یکسوئی کے ساتھ سورۃ "محمد" کو پڑھنا شروع کریں، جب سورت پڑھ چکیں تو تین مرتبہ عمل حاضری پڑھیں۔ اسی ترکیب کے ساتھ سورۃ ہٰذا کی تعداد ۱۸٦۵۵ کو سات یا گیارہ دن میں پورا کریں، انشاء اللہ تعالیٰ عظیم جن ہٰذا کی حاضری ہوگی، جب یہ حاضر ہوں تو ان سے بڑے ادب و احترام سے عہد و پیمان کریں، پھر اس پر تاحیات عمل کرتے رہیں، بعد چلّہ آپ سورۃ "محمد" مع عمل حاضری کو ۱۱ مرتبہ اپنے ورد میں رکھیں تا کہ عمل قابو میں رہے۔

## عمل حاضری

عمل حاضری یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم. اقسمت علیکم یا ویطیش حاضر شو حاضر شو حاضر شو بحق سورۃ مُحَمَّد بحق کٓھٰیٰعٓصٓ وبحق حٰمٓعٓسٓقٓ وبحق سلیمان ابن داؤد علیہ السلام وبحق یا بدوح یابدوح یابدوح حاضر شو

☆☆☆☆☆

مقصدی طنز و مزاح

# اذانِ بت کدہ

اگرچہ بت ہیں زمانہ کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الٰہ الا اللہ

ابوالخیال فرضی

منشی مروارید کے منجھلے صاحبزادے جو کبوتر بازی میں اچھے خاصے بدنام ہو چکے تھے اور جن کی لاپرواہیوں کے چرچے افغانستان اور پاکستان تک پوری طرح پھیل چکے تھے، اچانک ان میں قیامت خیز قسم کی تبدیلی پیدا ہوئی۔ انہوں نے اچانک داڑھی بھی رکھ لی اور لباس بھی وہ اس قسم کا پہننے لگے کہ صحیح قسم کے صوفیا کرام بھی ان کے لباس کو دیکھ کر احساس کمتری کا شکار ہو جاتے تھے، ان کا کرتا ان دنوں اتنا نیچا ہوتا ہے کہ دامن زمین کو چھونے کے لئے بے چین اور پیجاما اس قدر اونچا کہ دونوں پنڈلیوں کی ہیئت کذائی دو اور چار کی طرح واضح۔ ان کے اس مرنجا مرنج قسم کے لباس سے وہ خواتین بھی متاثر ہو جاتی ہیں جو خالص دنیادار ہوتی ہیں اور ان کے اگلے سو سال میں بھی سدھرنے کا کوئی ارادہ تک نہیں ہوتا لیکن ان کا لباس دیکھ کر ان کو بھی رشک آنے لگتا ہے اور انہیں چند سکینڈوں کے کے لئے سہی یہ احساس ہو جاتا ہے کہ آخرت بھی کوئی چیز ہے۔

برخوردار کا نام شاہ دلدل ہے، نام بھی دیکھئے کتنا پرکشش ہے کہ اس کے ایک ایک حرف سے تصوف کی بو آتی ہے، ننھیالی رشتے داروں نے اس نام میں مزید کشش پیدا کرنے کے لئے ''میاں'' کا الفاظ بھی ٹانک دیا ہے اور ان کے پردادا مرحوم نے عالم برزخ سے یہ فرمائش ظاہر کی تھی کہ ان کے نام سے پہلے ''حضرت'' کا کلمہ جوڑ دیا جائے۔ اب ان کا پورا نام حضرت شاہ دلدل میاں اشکباری۔ جی ہاں اشکباری بھی ان کے اسم گرامی کا ایک جزو ہے، اشکباری کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ ان کے خاندان کی عورتیں رونے دھونے میں بہت ماہر بھی تھیں اور مشہور بھی۔ بڑے لوگ جب مرجاتے تھے اور ان کے مرنے کے بعد ان کی اہمیت ظاہر کرنے کے لئے ان کے ورثاء اپنا یہ فریضہ سمجھتے تھے کہ کم سے کم چالیس دن گھر میں خوب ماتم رہے اور مسلسل رونے دھونے کے پروگرام چلتے رہیں، گھر والوں کا حال یہ تھا کہ ایک دن سے زیادہ رونا دھونا ان کے بس سے باہر تھا، مجبوراً ایسے خواتین کو اس خدمت کا موقع دیا جاتا تھا اور وہ رو دھو کر گھر کی فضا کو بنائے رکھتی تھیں، آنے جانے والے سمجھتے تھے کہ واقعی اس گھر میں کوئی ہستی تھی جس کا مسلسل سوگ منایا جارہا ہے۔ منشی مروارید کے خاندان کی عورتوں کو رونے کی مشق بھی کچھ زیادہ ہی تھی، یہ عورتیں اتنے سلیقے سے روتی تھیں کہ اچھی خاصی عقل رکھنے والے لوگ بھی انہیں بلکتا دیکھ کر غمزدہ سے ہو جاتے تھے، اس طرح سوگواری اور ماتم خیزی کا ایک ماحول سا بنا رہتا تھا اور آنے جانے والے بھی دو دو آنسو بہانے پر مجبور ہو جاتے تھے، فی البدیہہ رونا بھی ہر ایک کے بس کی بات نہیں ہوتی، یہ تو خداداد صلاحیت تھی جو منشی مروارید کے خانوادے کی عورتوں کو پوری طرح حاصل تھی، رونے دھونے کے شاندار کارناموں کی وجہ سے انہیں ''اشکباری'' کا خطاب شاید کسی مغل بادشاہ کی طرف سے وصول ہوا تھا، اب یہ لقب اس خاندان کی ایک پہچان بن گیا ہے۔

منشی مروارید کے اُس صاحبزادے کا نام نامی جیسا کے ذکر کیا گیا حضرت شاہ دلدل میاں اشکباری ثم قہقہہ زاری ہے لیکن ان دنوں یہ ''منے میاں'' کے نام سے مشہور ہیں۔ ان کے بارے میں ایک درجن لوگوں کے ایک درجن خیالات ہیں، لیکن میں ان سے بہت متاثر ہوں، میں انہیں جب بھی دیکھتا ہوں مجھے دفعتاً اللہ میاں یاد آجاتے ہیں۔ ماشاء اللہ ایسا معتبر حلیہ اور ماشاء اللہ ایسے صوفیانہ کپڑے کہ جنہیں دیکھ کر اپنی قبر کا کونہ نظروں میں گھوم جاتا ہے۔ صاحبزادے کل کچھ بھی تھے آج دعوت کے کام سے جڑ گئے ہیں اور آناً فاناً دین پرست بن کر لوگوں کو زبردستی دین کی دعوت کی طرف دھکیل رہے ہیں، میں اس طرح کے لوگوں سے کبھی متاثر نہیں ہوتا لیکن نہ جانے کیا وجہ ہے کہ میں منے میاں سے خواہ مخواہ اس درجہ متاثر ہو گیا ہوں کہ موقع نصیب نہ ہونے پر بھی ان کے انگوٹھے

چومنے کو دل بے قرار رہتا ہے۔ ایک دن میں نے جب یہ دیکھا کہ علی الصبح سے بانو کا موڈ بہت خوشگوار ہے میں نے موقع غنیمت جان کر قاری باسط علی کے لب ولہجہ میں کہا۔

بیگم دل چاہتا ہے کہ ایک دن منشی مروارید کی دعوت مع اہل وعیال کردوں، ان کے دعوت دین میں غرق بیٹے حضرت منے میاں بھی تشریف لے آئیں گے اور ہمارے گھر کی ساری گردشیں نودو گیارہ ہوجائیں گی۔

بانو، ہنستے ہنستے رنجیدہ سی ہوگئی اور اس طرح مجھے گھورنے لگی کہ جیسے میں کوئی نابالغ بچہ ہوں اور میں نے ایسی کوئی بات زبان سے نکال دی ہے کہ جس کا انسان عقل سے دور پرے کا بھی کوئی واسطہ نہ ہو۔

جب بھی مجھے یہ یقین ہوتا ہے کہ ''بانو نے بہت سنجیدگی کے ساتھ اسٹارٹ لیا'' کہ اب آپ سدھر گئے ہیں اور اب آپ نے اپنے غیر سنجیدہ دوستوں سے اپنا پلہ چھاڑ لیا ہے آپ پھر اپنے دوستوں کا ذکر شروع کردیتے ہیں اور پھر ان کی دعوتیں کرنے کے منصوبے بنانے لگتے ہیں۔

بانو، آخرت بھی کوئی چیز ہے، میرا اللہ گواہ ہے کہ میں یہ دعوت خالصتاً دین پرستی کی وجہ سے کررہا ہوں، میں اپنی آنکھوں سے دیکھ بھی رہا ہوں اور اپنے کانوں سے بار بار یہ سن بھی رہا ہوں کہ حضرت شاہ لدل میاں اشکباری منے میاں آسمان تصوف پر بغیر پروں کے اڑ رہے ہیں اور دنیا والوں کے لئے بذات خود ایک معجزہ بنے ہوئے ہیں۔ اجنبی قبیلے کی عورتیں تک ان سے بیعت ہورہی ہیں اور مردوں کا حال تو یہ ہے کہ ایک ایک مرد ان سے چار چار بار بیعت ہورہا ہے تاکہ کسی طرح اللہ کی نظروں میں آجائے اور بغیر حساب وکتاب کے مرنے سے پہلے ہی جنت الفردوس میں داخل ہوجائیں۔

حیرت بلکہ افسوس کی بات ہے کہ آپ بھی یعنی ٹنوں عقل رکھنے والا انسان بھی ایسے لوگوں کو معتبر سمجھتا ہے جو بہر حال ننگ اعتبار قسم کے لوگ ہیں، یہ منشی مروارید وہی تو ہیں جو کسی کی بیوی کے ساتھ بلاٹکٹ سفر کرتے ہوئے پکڑے گئے تھے اور جنہوں نے اپنی بیوی کا غرارہ تک دس روپے میں گروی رکھ دیا تھا۔

پتہ نہیں کب کب کے مردے اکھاڑتی ہو۔ میرے لب ولہجہ میں بہت ناگواری تھی، بیگم ہر انسان میں کوئی نہ کوئی خرابی ہوتی ہے، ہر انسان خطا اور نسیان سے مرکب ہوکر بنا ہے، اپنے بھائی صاحب ہی کو دیکھو جو آج کل مولانا حسن الہاشمی، محسن ملت وغیرہ وغیرہ کے نام سے مشہور ہیں۔ اپنے ملازمین پر اس طرح سختیاں کرتے ہیں کہ جیسے دورِ جدید کے فرعون وقت یہی ہوں۔ تنخواہ ضرور وقت پر پکڑا دیتے ہیں لیکن محبت کے دو لفظ کسی کے لئے نہیں بولتے، کل ہی ایک غریب ملازم یہ کہہ رہا تھا کہ میں نے اس آدمی کو سو سال سے مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا، عجیب طرح کی رعونت ہے جوان پر چھائی ہوئی ہے۔

آپ کو تو بھائی صاحب سے خدا واسطے کا بیر ہے، دراصل آپ تو جس تھالی میں کھاتے ہیں اسی تھالی میں چھید کرنے کے عادی ہیں۔

چڑھ گیا پارہ، ''میں نے جھلاتے ہوئے کہا'' ساری دنیا کی غیبتیں کرلیتی ہو لیکن مولانا کے خلاف ایک حرف صداقت بھی برداشت نہیں ہوتا۔

مجھے تو ان جیسا دور دور تک نظر نہیں آتا۔

بیگم اللہ سے ڈرو، اپنی عاقبت کی فکر کرو، اس طرح کی تعریفوں سے نکاح نامہ کی دھجیاں بکھر جاتی ہیں او۔ بغیر طلاق وخلع کے میاں بیوی ایک دوسرے کے لئے حرام ہوجاتے ہیں، میں نے اس طرح کی تعریفیں جو تم اپنے بھائی صاحب کی کرتی ہو ایک مفتی اعظم قسم کے مفتی کو بتائی تھیں انہوں نے اللہ میاں کو حاضر ناظر جان کر کہا تھا۔ تمہاری بیوی کا عقیدہ خراب ہوگیا ہے، کسی نامحرم کی اتنی تعریف کرنے سے ایمان مفصل کے تانے بانے بکھر جاتے ہیں۔ بیگم ابھی وقت ہے توبہ کرلو، ورنہ ہوسکتا ہے کہ تمہیں مرتے وقت کلمہ نصیب نہ ہو۔

میں سو بار ایک اچھے انسان کی تعریف کروں گی، میں نے تمہارے مفتیوں کا کبھی اعتبار ہی نہیں کیا، جن مفتیوں کا آپ ذکر کررہے ہیں ''بانو نے سینہ ٹھونک کر کہا'' ایسے مفتی تو بازار میں ایک سو روپے کے ایک درجن ملتے ہیں۔

لاحول ولاقوۃ، بیگم تم کس قدر بگڑ چکی ہو، تمہاری غلطیاں تو کراماً کاتبین لکھتے لکھتے تھک جائیں گے۔

آپ نے تو منشی مروارید کو طلاق دیدی تھی کہ پھر دوبارہ ان سے ملنے لگے کیا۔ ''بانو نے کہا۔''

طلاق رجعی دی تھی، اس لئے میں نے ان سے رجوع کرلیا۔

میں آپ کو ان کا نیا کارنامہ بتاؤں۔" بانو نے مجھے تمسخر آمیز انداز میں دیکھا۔"

بڑی آپا مس اُقلیدس کی بڑی بیٹی جو خالہ مسمریزم کی درمیانی صاحب زادی کی دودھ شریک بہن ہے، اس نے ایک لڑکی لے کر پالی تھی، سنا ہے کہ موبائل اور انٹرنیٹ کی فضیلتیں حاصل کرنے کے لئے آج منشی مروارید ۷۰ سال کی عمر میں ان سے میسیج بازیاں کررہے ہیں اور ۲۰ سالہ لڑکی سے عشق ومحبت کی طرح ڈال چکے ہیں۔ میں نے اپنے گھر کی چہار دیواری میں ان کا یہ کارنامہ سن لیا اور آپ کو باہر سڑکوں پر مٹر گشت کرتے ہوئے ایسا کچھ سننے کو نہیں ملا۔

تمہیں کس نے بتایا؟

مجھے کالے چور نے بتایا، لیکن جس نے بھی بتایا سچ بتایا۔

بیگم، یہ ان کا ذاتی فعل ہے، ہمیں کسی کے ذاتی عیبوں سے کیا لینا دینا۔

واہ بھئی واہ۔ آپ کو کسی اچھے انسان کی تعریفیں بھی کھلتی ہیں اور اپنے بدترین دوستوں کو برائیاں بھی بری نہیں لگتیں اور آپ بھول گئے، چار سال پہلے انہوں نے آپ سے کتنی ضد کی تھی کہ وہ مجھ سے براہ راست ملنا چاہتے ہیں۔

تو اس میں کیا خراب بات تھی۔ بیگم تم ہو ہی اتنی اچھی کہ تمہارا دیدار کرنے کی تمنا تو کوئی بھی کرسکتا ہے۔ الحاج فدائے قوم حضرت مولانا کمال الدین اجمیری کتنے پائے کے مولانا ہیں ان کے دامن پر درجنوں ملائکہ نے نماز عشاء ادا کی ہے وہ بھی ایک دن اپنی بزرگانہ داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہہ رہے تھے کہ اگر ممکن ہو تو ایک بار اپنی بیگم کا دیدار کراؤ۔

تب ہی تو میں کہتی ہوں کہ آپ کے سبھی دوست چاہے وہ اجمیری ہوں یا بدایونی سب کے سب بگڑے ہوئے ہیں۔

چلو چھوڑو ان باتوں کو۔" میں بولا" میں تو منے میاں کو مدعو کرنا چاہتا ہوں جو دعوت کے کام سے جڑ کر سبھی لوگوں کی نظروں میں قابل اعتبار ہوگیا ہے، ہر وقت محلے میں گشت، ہر وقت ہاتھ میں تسبیح، ہر وقت دعوت وتبلیغ کی باتیں، واقعی اللہ میاں جب بھی کسی کو کچھ دیتے ہیں تو چھپر پھاڑ کر ہی دیتے ہیں۔

میں ان منے میاں کے بارے میں بھی کچھ عرض کرتی لیکن آپ کو مجھ سے بھاری بھرکم قسم کی شکایت ہو جائے گی۔

اور چلئے آپ ہمیشہ خوش فہمیوں کی گنبد میں رہیں میرا کیا جاتا ہے۔

یعنی بیگم! تمہیں اس صاحبزادے پر بھی شک ہے، جس کے پیروں کے نیچے آج کل فرشتہ پر بچھا رہے ہیں، کل علامہ پیر مغاں فرمارہے تھے کہ منشی مروارید کا بیٹا کس قدر والہانہ صفات کا مالک ہوگیا، اس نے تو یہ ثابت کردیا کہ حسن بصری اس دور میں بھی پیدا ہوسکتے ہیں۔

چھوڑیئے۔ میں آپ کی خوش فہمیوں کا قتل کرنا نہیں چاہتی۔" بانو نے کہا" آپ اپنے دوستوں اور ان کی اولادوں کے بارے میں جو سنہرے خواب دن کی روشنی میں جیتے جاگتے بھی دیکھتے ہیں، وہ دیکھتے رہئے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن جو سچ مچ کے اچھے لوگ ہیں ان کے بارے میں اپنی زبان کو لگام دیجئے اچھے لوگوں کو برا کہنا اللہ میاں کی ناراضگی کا سبب بنتا ہے۔

میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ منشی مرادارید کی دعوت اگر مع اہل وعیال کردیں تو میں نے ان سے برسہا برس پہلے جو وعدہ کیا تھا وہ پورا ہو جائے گا اور میں سرخرو ہو جاؤں گا تو تم بھی ثواب دارین کی حق دار بن جاؤ گی۔

عورتوں کو مت بلایئے۔" بانو نے کہا" ان کے گھر میں جتنے بھی مرد ہوں سب کو بلا لیجئے میں آپ کی خاطر دل سے مہمان داری کروں گی لیکن عورتیں نہیں آنی چاہئیں۔

چلو ٹھیک ہے۔" میں نے ٹھنڈا سانس لیتے ہوئے کہا" میں ان کے گھر کے مردوں کے ساتھ ساتھ دو چار اور دوستوں کی بھی دعوت کروں گا اگر ان کو بھی تم نے برداشت کرلیا تو تمہاری نوازش ہوگی۔

آپ کو معلوم ہے۔" بانو بولی" کہ میں آپ کی خاطر سب ہی کچھ برداشت کرلیتی ہوں لیکن ایک بات یاد رکھنا، اس نے میری طرف جواب طلب نگاہوں سے دیکھا۔

بیگم حکم دیجئے، آج میں بھی تمہاری قربانیوں کی وجہ سے اس درجہ موڈ میں ہوں کہ اگر تم کہو گی تو میں یہیں سے سمندر میں چھلانگ لگادوں گا۔

یار دوستوں کی صرف دعوت ہوگی۔" بانو نے فیصلہ کن انداز میں کہا" ان کی کسی اسکیم میں اور کسی بھی طرح کی منصوبہ بندی میں ہرگز ہرگز

میں آپ کو شرکت کی اجازت نہیں دوں گی۔

یقین کرو، بیگم، منے میاں تو اس درجہ سدھر گئے ہیں کہ اس سے زیادہ سدھرنے کا اس دنیا میں سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، اب تو ان کا حال یہ ہے کہ ایک دن رکشے میں بیٹھ کر آرہے تھے تو انہوں نے رکشے میں بیٹھ کر دین کی دعوت کا ذکر چھیڑ دیا، رکشے والا ان کی نیکیوں سے اتنا متاثر ہوا کہ اس نے رکشہ اسی وقت فروخت کر دیا، سیدھا نظام الدین پہنچ گیا اور چار مہینے سے زیادہ ہو گیا اس کا اب تک پتہ نہیں ہے کہ کہاں چلا گیا۔

آپ کے نزدیک یہ نیکی ہے؟'' بانو نے خاص روایتی انداز سے مجھے دیکھا۔''

بھئی بیگم۔ اس سے بڑی نیکی کیا ہو گی کہ منے میاں دنیادار لوگوں کو آناً فاناً آخرت کی طرف بھگا رہے ہیں، اگر تم اس کو بھی نیکی نہیں مانتی تو پھر اس دنیا میں نیکی کس چیز کو کہتے ہیں۔

خدا ہی جانے آپ جان بوجھ کر کچھ نہیں سمجھتے یا پھر آپ کی قوت سمجھ سلب ہو گئی ہے، میں آپ سے بحث کرنا نہیں چاہتی، جایئے نماز کا وقت ہو رہا ہے، مسجد جائیں، اللہ میاں آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔

میرے پیارے قارئین بس یہی تو بانو کا کمال ہے، صبح سے شام تک میرے دوستوں کو برا کہتی ہے، جب میں دعوت کا نام لیتا ہوں تو بپھر جاتی ہے، ایسا لگتا ہے کہ جیسے یہ قیامت تک میرے کسی دوست کو گھر میں گھسنے نہیں دے گی، پھر چند ہی منٹ میں ایسے راضی ہو جاتی ہے کہ جیسے یہ خود چاہتی ہو کہ میرے احباب ہمارے گھر میں آتے جاتے رہیں، نماز پڑھنے کا اس وقت موڈ تو نہیں تھا لیکن بیگم کے موڈ کی خوشگواری برقرار رکھنے کے لئے میں الٹی سیدھی وضو کر کے مسجد کی طرف رواں دواں ہو گیا، نماز سے فارغ ہو کر جب گھر لوٹ رہا تھا تو صوفی بلغم مل گئے، کہنے لگے یار تم نے کچھ سنا۔

کیوں کیا ہوا؟

وہ میرا ہاتھ پکڑ کر ایک طرف کو لے گئے اور مجھے ایک دیوار کے اندر دھنسا کر بولے۔

مولوی عجیب الحسن کی بیٹی تین دن سے لاپتہ ہے۔

زمین نگل گئی یا آسمان کھا گیا۔'' میں نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔''

نہ زمین نے نگلا نہ آسمان نے لقمہ بنایا بلکہ ایک عشق تھا جو رنگ لا کر کہا۔

اللہ کی قسم ''میری حیرت چار سے ضرب کھا گئی'' میں انہیں گھورے جا رہا تھا۔

انہوں نے میرا ہاتھ دبا کر کہا۔ بتاؤ مولویوں کی بیٹیاں بھی بغیر پروں کے اڑ رہی ہیں۔

افسوس کی بات ہے جب ماں باپ اپنی بیٹیوں کو دھڑا دھڑ موبائل خرید کر دیں گے تو یہی سب کچھ ہو گا۔ سنا ہے کہ پچھلے مہینے مولوی اکڑفوں کی صاحبزادی کسی کے ساتھ فرار ہو گئی تھیں۔

فرضی صاحب روزانہ اخباروں میں اسی طرح کی خبریں آ رہی ہیں، ۷۰، ۷۰ سال کے بوڑھے دریائے عشق و محبت میں گلے گلے ڈوب رہے ہیں اور پانچ پانچ بچوں کی مائیں لیلیٰ کی سنت ادا کرنے کے لئے اپنے آپے سے باہر ہو رہی ہیں۔

ارے ایسی خبریں سن سن کر بڑا لالچ آتا ہے۔

لالچ؟ انہوں نے اپنی آنکھوں کے ساتھ ساتھ اپنی ناک سے بھی تعجب کا اظہار کیا۔

ہاں یار دل چاہتا ہے کہ مرنے سے پہلے ایک بار ہم بھی اس دولت حسن و عشق سے مستفیض ہو جائیں۔

اور آپ کی یہ داڑھی؟!

داڑھی کیا کہتی ہے، ہم تو اس بات کے قائل ہیں دوست کہ عشق اپنی جگہ اور داڑھی اپنی جگہ۔

اور فرضی صاحب، وہ جو لوگ دن دھاڑے یہ بکتے ہیں کہ یہ مولوی حضرات داڑھی کی آڑ میں نہ جانے کیا کیا گل کھلاتے ہیں، اس کا مطلب کیا ہے؟ کیا یہ حقیقت ہے یا کوری الزام تراشی؟

چھوڑو ان واہیات باتوں کو، اس طرح کی باتوں میں وقت ضائع کرنے سے کیا فائدہ، آج کے جدید ترین دور نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ عشق و محبت میں نہ کرتا پجامہ رکاوٹ بنتا ہے اور نہ داڑھی۔

داڑھی رکھ کر جب انسان جھوٹ بول سکتا ہے، غیبتیں کر سکتا ہے، دوسروں کے گھر قبضا سکتا ہے، حرام روزی کھا سکتا ہے تو عشق کیوں نہیں کر سکتا، کیا عشق و محبت پر صرف داڑھی منڈوں کی اجارہ داری ہے؟

ان سے پیچھا چھڑا کر میں گھر پہنچا تو بانو نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مولوی عجیب کی لڑکی کسی کے ساتھ بھاگ گئی۔

بیگم نماز پڑھتے ہی ایک معتبر شخص نے مجھے یہ اطلاع عطا کردی تھی لیکن آپ نے اس میں اپنی طرف سے کچھ اضافہ سا کردیا ہے۔

آپ نے کیا سنا؟

میں نے سنا ہے کہ مولوی عجیب الحسن کی صاحب زادی مس نازنین بانو تین دن سے لاپتہ ہیں اور لاپتہ ہونے کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ وہ کسی کے ساتھ بھاگ گئی ہے، ممکن ہے کہ وہ اپنی خالہ کے یا پھوپھی کے یا اپنی چاچی کے گھر گئی ہو، آجائے گی۔

اف فو، بانو تو جھلا گئی۔ کہنے لگی بعض اوقات تو آپ اتنے نیک سے ہوجاتے ہیں کہ جیسے بدگمانیوں اور غلط فہمیوں سے آپ کا دور پرے کا بھی کوئی رشتہ نہیں۔

بیگم! تم سے دن میں کئی کئی بار یہ سنتا ہوں کہ ہر معاملہ میں حسن ظن سے کام لینا چاہئے اور جب میں حسن ظن سے کام لیتا ہوں تو آپ کو ناگواری سی ہونے لگی ہے۔

سنو حضور والا۔ نازنین کسی غیر مسلم لڑکے کے ساتھ فرار ہوئی ہے، اس کا تعلق کئی مہینوں سے اس لڑکے کے ساتھ چل رہا تھا، ماں باپ نے بہت ہاتھ پیر جوڑے، نہیں مانی اور اب اسی کے ساتھ فرار ہوگئی ہے۔

اگر ایسا ہی ہے تو بہت بری بات ہے اور بیگم سچ تو یہ ہے کہ ہمارا مسلمانوں کا معاشرہ بالکل ہی تباہ و برباد ہوکر رہ گیا ہے۔

ابھی میری بات پوری بھی نہیں ہوئی تھی کہ دروازے کی بیل بجی، میں باہر نکلا تو دیکھا کہ مولوی عجیب الحسن دروازے پر کھڑے تھے اور ان کے بڑے صاحب زادے فقیر الزماں بھی ان کے ہمراہ تھے۔ عجیب الحسن کے چہرے پر ۱۲ بج رہے تھے لیکن فقیر الزماں کا چہرہ سپاٹ تھا، مجھے وہاں کچھ بجتا ہوا نظر نہیں آیا۔

میں نے بیٹھک کھول کر انہیں بٹھالیا اور میں نے بانو سے آکر چائے کے لئے کہا اور بتایا کہ تشریف لے آئے مولوی عجیب الحسن، اب ان کی عجیب وغریب باتیں سننی پڑیں گی۔

کچھ بھی ہو۔ بانو نے ناصحانہ انداز میں کہا، اس وقت وہ ہمدردی کے مستحق ہیں، ان کو تسلی دیجئے اور میری طرف سے بھی افسوس کا اظہار کردیجئے۔

میں نے بیٹھک میں پہنچ کر کہا، ابھی نماز کے بعد یہ اندوہناک خبر سننے کو ملی کہ صاحب زادی کئی دن سے لاپتہ ہیں۔

ہاں فرضی بھائی، وہ ایک ہندو لڑکے کے ساتھ بھاگ گئی ہے۔

میں نے سنا ہے کہ آپ کو معلوم تھا کہ اس کا کسی لڑکے سے چکر چل رہا تھا۔

میری بیوی کو معلوم تھا، لیکن وہ مجھ سے چھپاتی تھی، جب پانی سر سے گزر گیا تب انہوں نے مجھے بتایا، اب میں کر بھی کیا سکتا تھا، وہ فیصلہ کرچکی تھی کہ شادی تو اسی لڑکے کے ساتھ کروں گی۔

آئی سی۔ ”میں نے مدبرانہ انداز میں کہا“ یہ نتائج ہیں کالجوں میں پڑھانے کے۔

اور فرضی صاحب آج کے دور میں لڑکیوں کو جاہل بھی تو نہیں رکھا جاسکتا۔

لیکن لڑکیوں کو عزت وآبرو کا پابند تو رکھا جاسکتا ہے، تعلیم سے کون روک سکتا ہے لیکن اپنے بچوں کے کیرکٹر وکردار کی دیکھ ریکھ تو بہت ضروری ہے نا۔ اگر ماں باپ چوکنا رہیں تو بچوں کی نگرانی کرنا کچھ ناممکن بھی نہیں ہے۔

اس میں ہماری بیوی کا بہت قصور ہے، اس کو معلوم تھا لیکن وہ اس پر پردے ڈالتی رہی، اگر وہ شروع ہی میں بتادیتی تو میں اس پر پابندی لگادیتا اور شاید ہے کہ وہ سنبھل جاتی۔

یہی تو مشکل ہے، عجیب بھائی، مائیں اپنے بچوں کی باتیں اپنے شوہروں سے چھپاتی ہیں اور جب غلطیاں دُنبے کی طرح موٹی تازی ہوجاتی ہیں جب اپنے شوہروں کو اولاد کی حرکتوں سے آگاہ کرتی ہیں اور یہ خوش فہمی کہ ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے، اس نے بہت تباہ کیا ہے۔

فرضی صاحب اب کیا ہوگا۔ ”انہوں نے روتے ہوئے کہا۔“ عزت تو ہماری خاک میں مل ہی گئی۔ لیکن اگر بیٹی نے اس لڑکے سے شادی کرلی تو اس کی تو آخرت ہی برباد ہوجائے گی۔

بہتر تو یہ تھا کہ لڑکے کو کسی طرح مسلمان کرلیتے۔ ”میں بولا“ کم سے کم پھر شرعاً نکاح تو ہوجاتا، غیر مسلم سے تو نکاح ہوجانے کا سوال

ہی نہیں پیدا ہوتا۔

لڑکی نے بہت اصرار کیا لیکن وہ لڑکا مسلمان ہونے کے لئے تیار نہیں ہوا۔

پھر بھی لڑکی اس کے ساتھ بھاگ گئی۔

اس پر لڑکے کا بھوت سوار ہو چکا تھا، وہ کسی بھی طرح اس کا ساتھ چھوڑنے کے لئے تیار نہیں تھی، کسی سے تعویذ کرالئے ہوتے، مجھے ایسا لگتا ہے کہ آپ نے سنجیدگی سے اس بارے میں کوئی قدم نہیں اٹھاتا۔

فرضی صاحب مجھے تو معلوم ہی نہیں تھا اور میری بیوی نے اس سلسلہ میں کوئی ٹھوس قدم نہیں اٹھایا۔

مجھے افسوس اسی بات کا ہے کہ میری بیوی اپنے بچوں کی تربیت نہ کر سکی اس میں ایک مصیبت یہ بھی ہے کہ وہ اپنے بچوں کے خلاف کچھ سنتی ہی نہیں، ایک دن ہمارا چھوٹا والا بیٹا کھڑے ہو کر موت رہا تھا میں نے اسے ڈانٹا تو بیوی بولی، کیا حرج ہے، کبھی کبھی تو کھڑے ہو کر بھی موت ہی لیتے ہیں، عیب ہے اس کے اندر اولاد کی طرف داریوں کا۔

یہ بیٹھے ہیں، انہوں نے اپنے بیٹے کی طرف اشارہ کیا، خوب کما رہے ہیں، خوب اڑا رہے ہیں، ایک پیسہ گھر میں نہیں دیتے، لیکن جب میں انہیں کچھ کہتا ہوں تو وہ ان کا دفاع کرنا شروع کر دیتی ہے اور کہتی ہے کہ اس عمر میں سب ایسے ہی ہوتے ہیں، بیوی کی ان حرکتوں کی وجہ سے ہمارا گھر تو جہنم کدہ بن کر رہ گیا ہے۔

اب کوئی کام کی بات کرلو۔''فقیر الزماں نے اُکتاہٹ کا اظہار کیا''

مولوی عجیب الحسن شرمندہ سے ہو گئے اور مجھے یہ اندازہ ہو گیا کہ عجیب الحسن صاحب کی زوجہ نے اپنے بچوں کی تربیت کس انداز سے کی ہے، آج کل ہر گھر کی صورت حال کچھ ایسی ہے کہ بچے کھلم کھلا سرکشی کرتے ہیں اور اس ماں کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں جو ہر غلط کام میں ان کی تائید کرتی ہے اور ان کی خطاؤں پر پردے ڈالتی ہے، شاعروں اور ادیبوں نے ماں کی تعریفیں کچھ اس انداز سے کر ڈالی ہیں کہ بے چارہ باپ اپنے ہی گھر میں لاوارث بن کر رہ گیا ہے، جب کہ قدیم تجربات یہ بتاتے ہیں کہ اگر باپ کا ڈنڈا مضبوط رہے تو بچے بے راہ روی کا شکار نہیں ہوتے لیکن آج کل کی مائیں باپ کے ڈنڈے کو مضبوط ہونے ہی نہیں دیتیں، میں نے چند منٹ چپ رہ کر ان سے پوچھا۔

آپ لوگوں نے کیا سوچا ہے؟

ایف آئی آر تو کرادی ہے۔''فقیر الزماں نے بتایا۔''

آج کل ایف آئی آر سے کیا ہوتا ہے، غیر مسلم لڑکی کسی مسلمان کے ساتھ فرار ہوتی ہے تو پولیس کا انداز کچھ ہوتا ہے اور اگر مسلمان لڑکی کسی غیر مسلم لڑکے کے ساتھ بھاگ گئی ہو تو پولیس کا رول کچھ اور ہوتا ہے اور پھر کچھ بھی ہو ماں باپ کی عزت تو خراب ہو ہی جاتی ہے۔

اب ہمیں کیا کرنا چاہئے۔''عجیب الحسن بولے۔''

اب جب آپ لوگوں نے ایف آئی آر کرا ہی دی ہے تو پولیس سے رابطہ بنائے رکھئے اور پولیس والوں سے خشک قسم کی ملاقاتیں نہ کریں، پولیس تر ملاقاتوں ہی سے خوش ہوتی ہے، کیوں کہ پولیس کے مسلک میں رحم کا خانہ نہیں ہوتا، وہ کسی کی بھی مدد کچھ لینے دینے کی بنیاد ہی پر کرتی ہے۔ اگر خدانخواستہ آپ کا ہاتھ آپ کی جیب میں داخل ہونے کی غلطی نہیں کرتا تو پھر آپ کو عدل وانصاف سے محروم رہنا پڑے گا۔

اور اگر لڑکی کا کہیں سراغ لگ جائے تو وہ بذات خود اس سے ملنے کی کوشش کروں گا اور اس کو غیرت دلاؤں گا، ممکن ہے کہ اس کو آپ کی اور خاندان کی اور اپنے مذہب کی رسوائی کا کچھ احساس ہو جائے اور اس ماں کا کیا حال ہے، جو بیٹی کی خطاؤں پر پردے ڈالتی تھی۔''میں نے پوچھا۔''

بس اب تو ہر وقت رو رہی ہے اور روتے روتے نڈھال سی ہو گئی ہے۔

اگر وہ آپ کو شروع ہی میں آگاہ کر دیتی تو آپ کچھ پیش بندی کر سکتے تھے اور بیٹی پر پہرے بھی بٹھا سکتے تھے۔

اور جب چڑیا سارا کھیت چگ گئی تو اب پچھتانے سے اور بے تحاشہ رونے دھونے سے کیا حاصل؟

میں نے پوچھا۔ نازنین کی کوئی سہیلی ہے؟

اس کی تو درجنوں سہیلیاں ہیں۔''فقیر الزماں نے کہا''

کوئی سہیلی ایسی بھی تو ہوگی کہ جس سے وہ اپنے دل کی بات کرتی رہی ہو۔

ایک ہے۔''مولوی عجیب الحسن بولے۔''صوفی آر پار کی صاحبزادی گوری بانو، وہ اکثر اس کے گھر جاتی بھی تھی۔

کہاں رہتی ہے؟

نئی بستی میں، بیری والے باغ میں اس کا مکان ہے۔

ٹھیک ہے میں کل اس سے ملوں گا اور میں اس کا سراغ لگانے کی کوشش کروں گا۔

چائے وائے سے فارغ ہوکر وہ لوگ چلے گئے، اگلے دن میں صبح ۱۰ بجے بیری والے باغ میں پہنچ گیا اور جب تلاش کرنے سے خدا بھی مل جاتا ہے تو تھوڑی سی کوشش کے بعد مجھے گوری بانو کا گھر مل گیا، اس بہانہ ایک طویل عرصہ کے بعد صوفی آر پار سے ملاقات ہوگئی، صوفی آر پار کسی دور میں میرے لنگوٹیا یار تھے، ایک زمانہ ہم دونوں کا عشق پورے شباب پر تھا، حالت یہ تھی کہ کھانا میں اپنے گھر میں کھاتا تھا تو پانی ان کے گھر جاکر پیتا تھا اور ان کی بھی یہ حالت کہ اگر میں دھوپ میں چلتا تھا تو پسینہ انہیں آتا تھا، کیا زمانہ تھا ان بیتے ہوئے دنوں کی اگر کبھی یاد آجاتی ہے تو فرطِ غم میں نبضیں ڈوبنے لگتی ہیں، کچھ نادان لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہمارے ملک میں اچھے دن آئیں گے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ اچھے دنوں کو گزرے ہوئے تو ایک عرصہ ہوگیا۔ اچھے دن تو اب خوابوں میں بھی میسر نہیں ہیں۔ ایک طویل عرصہ کے بعد آج میں نے صوفی آر پار کو دیکھا، پان کھانے کا شوق ان کا ابھی تک برقرار تھا اور ان کے دامن پر پڑی ہوئی پیک کی چھینٹیں آج بھی ان کی انفرادیت کا بھرم بنی ہوئی تھیں۔ ان کا وہ منحنی سا جسم آج بھی جوں کے توں تھا، موٹاپا کی لہر چلی تو دنیا بھر کے سارے مولوی موٹے ہوگئے وہ حضرات علماء جنہیں چوبیس گھنٹے قوم کا غم ستاتا رہتا ہے۔ انہوں نے بھی فربہ ہونے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ ہمارے مولوی صواد ضواد فدائے قوم کہلاتے ہیں اور ہر وقت غم قوم میں اس طرح مبتلا رہتے ہیں کہ دیکھنے والوں کو ان پر رحم سا آجاتا ہے لیکن جسم ان کا دن بہ دن پھلتا پھولتا جارہا ہے لیکن صوفی آر پار جیسے پچاس سال پہلے تھے، دبلے پتلے بالکل سینک سلائی جیسے کل بھی تھے ویسے ہی آج بھی نظر آرہے تھے، ان کے چہرے پر چھوٹی چنگل داڑھی ہے، جو داڑھیوں کو بدنام کرنے کا ہنر رکھتی ہے، داڑھی کے نام پر چند بال ہیں جو ان کی ٹھوڑی پر لٹکے ہوئے ہیں، ان بالوں کو بھی صوفی آر پار چین سے نہیں رہنے دیتے، بار بار ان پر ہاتھ پھیر کر نہ جانے کونسی لذت سے آشنا ہوتے ہیں، بس خدا ہی جانے مجھے آپ کی صاحب زادی گوری بانو سے ملاقات کرنی ہے۔''میں نے وقت ضائع کئے بغیر بول دیا۔''

فرضی صاحب خیریت؟''وہ متعجب سے ہوگئے۔''

اگر خیریت ہوتی تو میں آپ کو پریشان نہ کرتا، بس آپ بیٹی کو بلالیں تو نوازش ہوگی۔

صوفی آر پار گھر میں گئے اور جب واپس آئے تو گوری ان کے ساتھ تھی، گوری نے سر جھکا کر سلام کیا اور میرے سامنے بیٹھتے ہوئے بولی۔ انکل! میں حاضر ہوں۔

عزیز بیٹی میں اس یقین کے ساتھ کچھ سوال کروں گا کہ تم مجھے ایک ایک سوال کا جواب صحیح دوں گی۔

بیٹی،''میں گوری کی آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑتے ہوئے بولا۔

''غیرت ملی کا تقاضہ بھی کہ تم میری صحیح رہنمائی کرو اور جو بات میں تم سے نہ بھی پوچھوں اور تم اس بات سے واقف ہو تو تم وہ بات بھی تم مجھ پر ظاہر کردینا، کسی مسلمان لڑکی کا کسی غیر مسلم لڑکے کے ساتھ فرار ہوجانا نہ صرف ایک خاندان کی رسوائی ہے بلکہ پوری قوم کی اور مذہب اسلام کی بدنامی ہے۔

کیا ہوا؟ گوری نے انجان بنتے ہوئے کہا، انکل کون لڑکی بھاگ گئی اور کس کے ساتھ بھاگ گئی۔

میں نے سنا ہے کہ تم نازنین کی سہیلی ہو اور جب تم اس کی سہیلی ہو تو تم اس کے بھاگنے والے منصوبے سے ضرور واقف ہوں گی۔

دیکھئے انکل! اگر''گوری معذرت کرنے کے انداز سے بولی۔''

سنو بیٹا! میں یہاں اگر مگر سننے کے لئے نہیں آیا ہوں، مجھے تم سے دوٹوک جواب چاہئے کیوں کہ مجھے معلوم ہوا کہ بھاگنے سے ایک دن پہلے بھی وہ تم سے ملنے آئی تھی، یہ بات میں نے محض ہوا میں گرہ لگانے کے لئے بول دی۔

گوری آنکھیں جھکا کر بیٹھ گئی۔

صوفی آر پار بولے، میری بیٹی ابوالخیال فرضی صاحب سے کچھ نہ چھپانا، ان سے میرے تعلقات صدیوں پرانے ہیں اور ایسی پکی دوستی ہے جو مرنے کے بعد بھی ختم ہونے والی نہیں ہے، اگر تم اس بارے میں کچھ جانتی ہوں تو ان کو حرف بہ حرف بتادو اور ان کے یہاں آنے کی لاج رکھو۔

ابا جان! گوری، نے اپنے باپ کی طرف مخاطب ہوکر کہا، بے شک وہ اپنا راز مجھ پر ظاہر کردیا کرتی تھی اور مجھے یہ بھی معلوم تھا کہ اس کا افیئر کسی ہندو لڑکے کے ساتھ چل رہا ہے لیکن وہ اس کے ساتھ اس طرح

بھاگ جائے گی اس کا مجھے اندازہ نہیں تھا۔

بیٹا! میں نے تو یہاں تک سنا ہے کہ اس نے بھاگنے سے پہلے گھر سے جو کچھ اٹھایا تھا وہ بھی ایک دو دن پہلے اس نے تمہارے پاس ہی رکھوا دیا تھا تاکہ گھر سے بھاگتے وقت اس کو پریشانی نہ ہو۔ میں نے ہوا میں ایک گرہ اور لگادی۔

یہ بات آپ کو کس نے بتائی؟’’ گوری نے حیرانی کا اظہار کیا۔‘‘

تمہیں معلوم ہے۔’’ میں نے اپنے سینے کو پھلا کر کہا۔‘‘ کہ میں مولانا حسن الہاشمی کے یہاں ملازمت کرتا ہوں اس لئے دو چار مؤکل تو ہر وقت میری جیب میں بھی پڑے رہتے ہیں۔

ہاں یہ تو ہوا تھا کہ کچھ سونے اور چاندی کے زیور اور تقریباً پچاس ہزار روپے وہ میرے پاس رکھوا کر گئی تھی اور بھاگنے سے ایک دن پہلے وہ مجھ سے واپس لے گئی۔

عزیزی، اس دن بر سبیل تذکرہ وہ تمہیں یہ بھی بتا گئی ہوگی کہ اس کا پروگرام کہاں جانے کا ہے؟

وہ یہ سب کچھ مجھے کیوں بتاتی۔’’ گوری نے ہمیں مغالطہ میں ڈالنے کی کوشش کی۔‘‘

بیٹا اس لئے کیوں کہ وہ تم پر بھروسہ کرتی تھی اور تم سے اپنے دل کی ہر بات کرلیا کرتی تھی۔

انکل! آپ مجھے آزمائش میں کیوں ڈال رہے ہیں؟’’ گوری کے چہرے پر انجان سی تشویش کروٹیں لے رہی تھیں۔

ہمارے کسی کرم فرما دوست، یہ صوفی آر پار ہمیں یہ بتاتے رہے ہیں کہ تم ہر امتحان میں ہمیشہ اچھے نمبروں سے پاس ہوتی رہی ہو۔’’ میں نے اپنے چشمے کے شیشوں کو صاف کرتے ہوئے کہا۔‘‘ مجھے یقین اس وقت جو تمہارا امتحان ہو رہا ہے اس میں بھی تم اچھے نمبروں سے پاس ہو جاؤ گی۔

لیکن انکل!’’ اس کے لہجہ میں تذبذب تھا۔‘‘

میری بیٹی! لیکن ویکن کرنا معیاری لوگوں کا کام نہیں ہوتا، کسی کی بیٹی، کسی مسلمان کی بیٹی، کسی ہندو لڑکے کے ساتھ بھاگی ہے، اس کے ماں باپ کی عزت و آبرو کا جنازہ نکل گیا ہے، پورے شہر میں خاندان کی آبرو کٹی پتنگ کی طرح لاوارث بن کر اڑی پھر رہی ہے، دین اسلام کی عظمتوں کے پرخچے اڑ گئے ہیں۔

برادری کی ناموس اپنا سینہ پیٹ رہی ہے ایسے خراب حالات میں ہمیں تم سے یہ امید ہے کہ تم ہمارا ساتھ دوگی، اس لڑکی کے ماں باپ کا کرب محسوس کروگی، اس کے بہن بھائیوں کے آنسوؤں کا خیال کروگی، ان دونوں کے ملنے میں جتنی دیر لگے گی اتنا ہی قوم وملت کا کباڑہ ہوگا اور خاندان کی عزتیں پامال ہوں گی۔

میں ان کی ایک ایک بات کی تائید کرتا ہوں۔’’ صوفی آر پار اپنی بلغمی آواز میں بولے۔‘‘ اس کے بعد انہوں نے اپنی داڑھی کے چند بالوں کو زحمت دیتے ہوئے کہا۔ بظاہر تم اپنی سہیلی کا راز فاش کر رہی ہو لیکن حقیقت میں تم اپنی سہیلی کی خیرخواہی کا کام کر رہی ہو۔ اگر تم جانتی ہو کہ وہ دونوں کس شہر میں گئے ہیں تو دیر مت کرو بتادو، یہ تمہارا نام نہیں لیں گے، اپنے طور پر وہاں پہنچیں گے اور اپنے انداز سے انہیں پکڑیں گے۔

لیکن ابا جان! وہ کہاں گئے ہیں یہ بات میرے علاوہ تو کسی کو خبر نہیں ہے۔

میری نورِ نظر، ہر لیکن کے بعد کی تمام باتیں قطعاً غیر معیاری ہیں۔ تم جیسی معیاری لڑکی سے ہمیں یہ امید ہے کہ تم اس نیک کام میں لیکن ویکن اور اگر مگر کی دلدل سے باہر نکل کر ہمارا ساتھ دوگی اور ان دونوں کو پکڑوانے میں ہماری مدد کروگی، میری آواز میں بڑی للکار تھی، میں بول رہا تھا اور صوفی آر پار مجھے اس طرح دیکھ رہے تھے کہ جیسے میں حکومت ہند کی طرف سے سراغ رسانی کا کوئی اہم پارٹ ادا کر رہا ہوں۔ انہوں نے ایک پان کا بیڑہ اپنے منہ میں رکھتے ہوئے کہا۔

گوری۔ اب دیر مت کرو، بتادو کہ تمہاری سہیلی اور وہ لڑکا کدھر کہہ کر گئے ہیں۔

ابا جان!

بڑوں کا حکم ماننا چاہئے، بڑوں کی بات نہ ماننا بہت بڑی گستاخی ہے۔’’ صوفی آر پار کے لہجہ میں غم پوشیدہ تھا۔‘‘

اسی وقت میں کھڑا ہو گیا اور میں نے افسردگی کی ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا۔ اس گھر سے آج پہلی بار مایوس ہو کر جا رہا ہوں، مجھے کھڑا ہوتے ہوئے دیکھ کر گوری بھی بلبلا اٹھی، کہنے لگی، انکل خدا کے لئے بیٹھئے میں بتاتی ہوں۔

میں بیٹھ گیا اور کھڑا ہونے کا تو میں نے صرف ڈرامہ ہی کیا تھا، میں کہاں تحقیق کے بغیر ان کے گھر سے نکلنے والا تھا۔

اس کے بعد گوری نے بتادیا کہ ان لوگوں نے دہلی سے ممبئی کا فلیٹ پکڑا ہے اور ممبئی میں وہ باندرہ کے ہوٹل میں موجود ہیں اور ایک دو دن میں وہ کورٹ میرج کرنے کی پلاننگ کررہے ہیں۔

یہ خبر وصول کرنے کے بعد میں لڑکی کے والد اور بھائی کو لے کر ممبئی پہنچ گیا، گوری نے بالکل صحیح نشاندہی کی تھی، میں نے اسی ہوٹل میں موجود پایا، جس ہوٹل کی نشاندہی گوری نے کی تھی۔

وہ دونوں ہمیں دیکھ کر ہکا بکا رہ گئے، لیکن لڑکا جس کا نام ارجن تھا اس نے پرُ وثوق لہجہ میں ہم سے کہا۔ میں باہر بیٹھا ہوا ہوں تم نازنین سے خود بات کرلو اگر یہ تمہاری بات مان لے تو تم اس کو اپنے ساتھ لے جاسکتے ہو، میں تم سے کوئی جھگڑا نہیں کروں گا۔

ارجن کمرے سے باہر چلا گیا، ہم تینوں نے مل کر ہزار دلیلوں سے یہ بات نازنین کو سمجھائی کہ مسلمان لڑکی کا نکاح ہندو لڑکے کے ساتھ اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک وہ اسلام قبول نہ کرے، اگر تم مسلمان اور وہ ہندو رہے گا تو تمہاری شادی نہیں ہوسکتی لیکن لڑکی ٹس سے مس نہیں ہوئی وہ یہی کہتی رہی کہ میں اس کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی، میں نے کہا، نادان لڑکی! ذرا اپنی ماں کی تڑپ کا خیال رکھ، اپنے بوڑھے باپ کی عزت وآبرو کے بارے میں سوچ، اپنے بہن بھائی کے بارے میں نظر ڈال جو آج کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہے ہیں، ہم اس لڑکے کو مسلمان بنانے کی کوشش کریں گے اس وقت تو ہمارے ساتھ واپس چل۔

میرے گھر والوں کی عزت کا جنازہ تو نکل ہی گیا۔'' وہ بولی'' کیا کوئی جنازہ قبرستان جاکر پھر واپس آتا ہے، میں تو ان کے لئے اب مرچکی ہوں، مجھے مرا ہوا سمجھ کر سب بھول جائیں اور میری زندگی میں زہر نہ گھولیں۔

زہر تو اپنے گھر والوں کی زندگی میں تم نے گھولا ہے اور تم نے اپنی اُن بہنوں کا قتل عام کردیا ہے جو شادی کے قابل ہوچکی ہیں، لیکن اب ان کی شادی آسانی سے ہونے والی نہیں ہے۔

دو گھنٹے تک ہم نازنین کو سمجھاتے رہی اور اسے عار دلاتے رہے لیکن نازنین ٹس سے مس نہیں ہوئی اور اس کے اوپر اس کے والد اور بھائی کے آنسو بھی اثر انداز نہیں ہوسکے، وہ ایک ہی بات بولتی رہی، میں گھر اسی شرط پر لوٹوں گی جب ارجن کے ساتھ میری شادی کردی جائے گی، اس نے دوران بات چیت یہ دھمکی بھی دیدی کہ اگر آپ پولیس کارروائی کرائیں گے تو میں بالغ ہوں میں صاف صاف کہہ دوں گی کہ میں ارجن کے ساتھ ہی شادی کرنا چاہتی ہوں اور میں اپنی مرضی سے ارجن کے ساتھ گئی ہوں، اس میں ارجن کا کوئی قصور نہیں ہے، اس طرح کی شرانگیز باتیں سننے کے بعد کسی بھی طرح کی قانونی کارروائی کرنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا، ویسے بھی اس طرح کے مسائل میں اور ملک کے موجودہ حالات میں پولیس اور قانون مسلمانوں کا ساتھ نہیں دیتا، بلکہ فریاد کرنے والے مزید آفتوں کا شکار ہوجاتے ہیں اور رسوائیاں اور زیادہ مقدر بن کررہ جاتی ہیں بہر حال ہم مایوس ہوکر اپنے گھر لوٹ آئے اور پوری رامائن ہم نے لڑکی کے اہل خانہ کو سنادی۔ روداد سن کر جو کچھ اس کی ماں، بہنوں پر گزری اس کو بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ میں نے اس کے گھر والوں سے یہ بھی نہیں کہا کہ لڑکی کے یہ غلط قدم تو ہے ہی افسوسناک لیکن اس سے بھی زیادہ افسوسناک یہ ہے کہ ہم بھی اپنے بچوں کی تربیت نہیں کرپارہے، آج ہمارے بچے اور بچیاں جو بھی افسوسناک اور شرمناک قدم اٹھا رہے ہیں اور اپنی قوم اور اپنے مذہب کے لئے رسوائی اور جگ ہنسائی کا سبب بن رہے ہیں اس کے ذمہ دار ہم خود ہیں، لڑکیوں کو مخلوط تعلیم نے خطرات سے دوچار کردیا ہے، دوران تعلیم ہمیں اپنی لڑکیوں پر گہری نظر رکھنی چاہئے اور ان کی مکمل دیکھ ریکھ کرنی چاہئے کوئی بھی لڑکی ایک دو دن کی عشق بازی کا شکار ہوکر اتنا بڑا قدم نہیں اٹھاسکتی، اس طرح کی حرکت کرنے کے لئے اس نے مہینوں منصوبہ بندی کی ہوگی لیکن تم سب غافل رہے اور چونکہ آپ کو میں نے اس کی ماں کی طرف مخاطب ہوکر کہا پتہ چل گیا تھا کہ آپ کی بیٹی کیا گل کھلارہی ہے لیکن آپ نے اس کے والد کو اس کے اس خطرناک اقدام سے آگاہ نہیں کیا، آپ اس پر پردے ڈالتی رہیں اور ایک اعتبار سے اس کی کمر تھپتھپارہی ہیں۔ آج ہماری بچیوں کو یہ معلوم ہی نہیں ہے کہ کسی بھی غیر مسلم لڑکے کے ساتھ عشق بازی کے نتائج کیا ہوتے ہیں اور شرعی طور پر مسلمان لڑکی اور ہندو لڑکے کا نکاح جائز نہیں ہے اور ماں باپ کی مرضی کے بغیر مسلمان لڑکی کا نکاح کسی مسلمان لڑکے کے ساتھ بھی قباحتوں

سے خالی نہیں ہے کیوں کہ ماں باپ کی اپنی اولاد کے مستقبل کے بارے میں سوچ وفکر کی کوئی غلطی تو ہوسکتی ہے لیکن اپنی اولاد کے بارے میں ان کی نیت پرشبہ نہیں کیا جاسکتا، وہ باپ جنہوں نے ہزار قسم کی قربانیاں دے کر اپنی اولاد کو پروان چڑھایا ہو، ان ماں باپ کے جذبات واحساسات کو جب اولاد اپنے پیروں سے روند ڈالتی ہے تو ماں باپ کے دلوں پر جو کچھ بھی گزرتی ہے اس کا اندازہ کون کرسکتا ہے، آج کے دور کی مشکل یہ ہے کہ ہم اتنے مصروف ہوکر رہ گئے ہیں کہ ہمیں اپنی اولاد کی تربیت کی فرصت ہی نہیں ہے، اسکولوں اور کالجوں میں داخل کرا کر ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہم اپنی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہوگئے، ملک کے موجودہ حالات میں اگر ہم نے اس طرح کی غیر ذمہ داریوں کا ثبوت دیا اور اپنی اولاد کی طرف سے اسی طرح کی بھیانک غفلتوں کا ہم لوگ شکار رہے تو پھر آنے والا کل اور بھی خطرناک ہوگا، روزانہ ہمیں اس طرح کی رسوائیاں اور بدنامیاں جھیلنی پڑیں گی، موڈ میرا خراب تھا ہی، اس طرح کی ناصحانہ باتیں کرکے میں اپنے گھر لوٹ آیا، جب گھر تک پہنچا تو دیکھا کہ منشی مروارید اور ان کے صاحب زادے شاہ دلدل عرف منے میاں میرے دروازے پر کھڑے ہیں، علیک سلیک کے بعد میں نے پوچھا، کیسے زحمت فرمائی؟

منشی مروارید بولے، بس یہ عرض کرنا تھا کہ صاحب زادے پر اپنا دست شفقت رکھنا اور ان کو وقتاً فوقتاً رہنمائی بھی کرتے رہنا کیوں کہ آپ کی رہنمائی کے بغیر یہ کسی بھی لائن میں دو قدم بھی نہیں چل سکتے، یہ جب سے دعوت کے کام سے جڑے ہیں انہیں ہر وقت اسی بات کی دھن سوار ہے کہ کس طرح لوگوں کو چلّے پر اُکسائیں، یہ تو آتش نمرود میں بے دھڑک حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کود پڑتے ہیں، پرسوں کی ہی بات ہے کہ دوران سفر بس میں انہوں نے تشکیل شروع کردی اور ایک شخص کو وقت لگانے کے لئے راضی بھی کرلیا۔

میں ان کی یہ سب باتیں برداشت کرنے کے بعد کہا۔ دعوت کا کام ایک عظیم الشان کام ہے اور یہ بہت سی حکمت عملی چاہتا ہے اس کام کے لئے عظیم الشان قسم کی سوچ وفکر کی بھی ضرورت ہے اور صحیح معنوں میں اپنی اصلاح بھی آج سماج میں بالخصوص مسلم سماج میں جو خرابیاں پھیلی ہوئی ہیں ان کے خلاف جہاد کرنا بھی ضروری ہے۔ ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ دعوت کا کام کرنے والے تو ہزاروں پیدا ہوگئے لیکن برائیوں سے روکنے والی کوئی تحریک شروع نہیں ہوئی اور جب تک ہم لوگوں کو برائیوں سے، گناہوں سے اور فحش قسم کی لغزشوں سے باز رکھنے کی کوئی مہم شروع نہیں کریں گے تو دعوت کے کام کے نتائج خاطر خواہ سامنے نہیں آئیں گے، اس میں کوئی شک نہیں کہ جب سے دعوت کی جدوجہد شروع ہوئی ہے لوگ نماز کے پابند ہوگئے ان کے چہروں پر داڑھیوں کے نور بھی نظر آنے لگا ہے، لوگوں کی وضع قطع اور ان کا لباس بھی کافی حد تک شرعی قسم کا ہوگیا ہے لیکن خود دعوت کے کام میں مصروف رہنے والے نوجوان بہت سی خرابیوں کا شکار بھی ہیں، صرف وقت لگانے سے بھی بات نہیں بنے گی، ہر مدعی کو جھوٹ سے، غیبتوں سے، الزام تراشیوں سے، سود خوری سے، اتراہٹ سے، غرور وتکبر سے، نیکیوں کے زعم سے خود کو محفوظ رکھنا پڑے گا، ورنہ ہم خود تو تنقید کا نشانہ بنیں گے اور ساتھ ساتھ ہم دعوت کے عظیم الشان کام پر بھی انگلیاں اٹھانے کے ذمہ دار ثابت ہوں گے۔ آج جو ماحول چل رہا ہے اور دین اسلام کے خلاف یہودیوں، نصرانیوں اور مشرکوں نے جو جنگ چھیڑ رکھی ہے اس سے نمٹنے کے لئے صرف نمازیں اور صرف داڑھیاں کافی نہیں ہے، اس جنگ میں فتح پانے کے لئے ہمیں اپنے کردار پر نظر ثانی کرنا پڑے گی اور ہر وہ برائی چھوڑ دینی پڑے گی جو اللہ اور اس کے رسول کی ناراضگی کا سبب بنتی ہے، بیٹا آپ دعوت کے کام میں لگ گئے ہیں، خوشی کی بات ہے۔" میں شاہ دلدل کی طرف مخاطب ہوا، لیکن اس کام کا حق ادا کرنے سے پہلے علماء اور صلحاء کی مجلسوں میں جا کر اپنی اصلاح کی بھی فکر کرنا، جب تک مکمل طور پر اپنی اصلاح نہ ہوجائے اس وقت تک کسی خوش فہمی میں مبتلا ہونا صرف شیطان کو راضی کرنے والی روش ہے، صحابہ کرامؓ سب کچھ کرکے بھی اللہ سے ڈرتے تھے اور اپنی ہر نیکی کے بارے میں یہ خطرہ محسوس کرتے تھے کہ کہیں کسی وجہ سے منہ پر نہ ماردی جائے۔ آج کل ہم ایسے ہزاروں چھٹ بھیوں کو دیکھتے ہیں کہ ایک چلّے کے بعد ہی نہ وہ کسی عالم کی عزت کرتے ہیں، نہ کسی مدرسہ کو اہمیت دیتے ہیں۔ اس طرح کے وطیروں نے مولانا الیاسؒ کی عظیم الشان تحریک کو کافی نقصان پہنچایا ہے اور اس تحریک کے بعد جو معاشرہ بننا چاہئے تھا وہ نہیں بن سکا۔ یاد رکھنا صرف چلت پھرت ہماری نیا کو پار نہیں لگائے گی بلکہ اس چلت پھرت سے پہلے ہمیں ہر وقت اچھی

سوچ و فکر سے بھی وابستہ ہونا پڑے گا۔ آج ہمیں جس دور سے گزر رہے ہیں اس دور کے تمام ہتھکنڈوں سے واقف ہو کر ہمیں اپنے کردار، اپنے کیرکٹر سے اور محبت و خدمت سے بڑوں کی عزت اور چھوٹوں پر شفقت کرنے سے اور اسلام کی مکمل تعلیمات پر عمل کر کے یہ ثابت کرنا ہے کہ مسلمان ایسے ہوتے ہیں اور دین اسلام کی خوبیاں یہ ہیں، اب تم جاؤ، میں بہت تھک گیا ہوں۔

میں نے انہیں رفو چکر ہونے کے لئے کہا۔

گھر میں داخل ہوا تو بانو نے پوچھا۔ "کس سے بات کر رہے تھے۔"

وہی منشی مردار یداور ان کے صاحب زادے، اچھا ہے کہ دعوت کے کام سے جڑ گئے ہیں لیکن ان پر تو ایک بولیڈ سی سوار ہو گئی ہے، بیچارے یہ چاہ رہے ہیں کہ دو چار دن ہی میں پورے نظام الدین اولیاء کو فتح کر لیں اور شاہ دولہا بن جائیں۔

اور وہاں کیا رہا، کیا نازنین کا کوئی سراغ لگا؟

تم جانتی ہو کہ میں، میں ہوں، میں کسی چیز کی جستجو میں نکلوں اور کامیابی نہ ملے ممکن نہیں ہے۔

ماشاء اللہ، بانو نے پانی کا گلاس پیش کرتے ہوئے کہا، کیا نازنین سے ملاقات ہو گئی تھی؟

ملاقات بھی ہوئی اور دو گھنٹے بات چیت بھی ہوئی، میں نے نصیحت و موعظت کے تمام ہتھکنڈے استعمال کر لئے لیکن نازنین ٹس سے مس نہ ہوئی ان کے والد عجیب الحسن مسلسل روتے رہے اور اس کا بھائی فقیر الزماں بلبلاتا رہا اور اپنی بہن کے سامنے ہاتھ جوڑتا رہا، لیکن اس کا دل پسیج کر نہیں دیا، وہ یہی کہتی رہی کہ میں ارجن کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی۔

بڑی۔ بے شرم لڑکی ہے۔" بانو نے کہا" میرا بس چلے تو ایسی لڑکیوں کو زندہ در گور کر دوں، آج کل کی لڑکیاں کس قدر بے حیا ہو گئی ہیں، انہیں اپنے ماں باپ کی رسوائی کا غم ہے، نہ قوم کی بدنامی کا۔

بیگم! لڑکیاں اتنی قصوروار نہیں ہے جتنے قصوروار ماں باپ بلکہ بالخصوص وہ ماں ہے کہ جس کے پیروں کے نیچے سنا ہے کہ جنت ہوتی ہے، اپنی اولاد کی زندگی کو جہنم بنانے میں ماؤں کا بہت بڑا رول ہے۔

ہمیں افسوس ہے ہم ناکام و نامراد واپس آئے اور ہم نے ان کے گھر والوں کو تسلی دے کر آئندہ کے لئے انہیں سمجھا دیا ہے کہ اس بھیانک قسم کے نقصان اور نتیجے کے بعد اپنی دوسری بیٹیوں پر نظر رکھیں اور اس عشق ناجائز کو اپنے گھر میں طاعون کی طرح نہ پھیلنے دیں، بات صرف ایک نازنین کی نہیں ہے بلکہ وہ تمام بچیاں خطرے میں ہیں جو مخلوط تعلیم حاصل کر رہی ہیں، جن کے ہاتھوں میں موبائل ہے اور جو فیس بک وغیرہ سے دلچسپی رکھتی ہیں۔ شیطان ایسی لڑکیوں کو کسی وقت بھی بہکا سکتا ہے۔ بیگم میں نے تو اپنا فرض ادا کر دیا ہے لیکن میں جانتا ہوں کہ یہ قوم مردہ ہو چکی ہے اور قبرستان میں اذان دینے کا کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔

(یار زندہ صحبت باقی)

قسط نمبر: ۱۵۴

# انسان اور شیطان کی کشمکش



اسلم راہی

دروپدی کے اس رویئے اور سلوک پر کیچک بے حد برہم اور غضب ناک ہوا، وہ فوراً اٹھ کھڑا اور دروپدی کو پکڑنے کے لئے اس کے پیچھے بھاگا۔ دروپدی سیدھی راج محل کے اس حصہ کی طرف بھاگ رہی تھی جہاں ویرت کا راجہ رہائش پذیر تھا۔ اس نے خیال کیا تھا کہ کیچک سے اسے صرف ویرت کا راجہ ہی بچا سکتا ہے، ورنہ ویرت کا کوئی اور شخص کیچک کے خلاف نہیں اٹھے گا۔ وہ ابھی تھوڑی ہی دور گئی تھی کہ پیچھے سے کیچک نے اسے آلیا اور اسے اس کے لمبے لمبے بالوں سے پکڑ کر اسے زمین پر پٹخ دیا اور غصے میں اسے پاؤں پاؤں کی ایک ٹھوکر دے ماری، جس وقت کیچک نے دروپدی کو پاؤں کی ٹھوکر ماری تھی، اس وقت اس کے ہاتھوں سے اس کے بال چھو گئے تھے، دروپدی نے اس موقع کو غنیمت جانا اور وہ فوراً بجلی کی تیزی سے اٹھی اور دوبارہ بھاگ کھڑی ہوئی تھی جب کہ کیچک بھی بڑی تیزی سے اس کا تعاقب کرنے لگا تھا۔

جب دروپدی تیزی سے بھاگتی ہوئی ویرت کے راجہ کی رہائش گاہ کے بیرونی حصہ میں داخل ہوئی تو اس نے دیکھا کہ اس عمارت کے سامنے والے حصہ میں جو چھوٹا سا باغیچہ تھا وہاں ویرت کا راجہ اور یدھشٹر دونوں بیٹھے ہوئے تھے، دروپدی بھاگتی ہوئی دونوں کے سامنے جا کھڑی ہوئی، اتنی دیر تک کیچک بھی اس کا تعاقب کرتا ہوں وہاں پہنچ گیا تھا، اسی دوران بھیم سین بھی باورچی خانہ سے نکلا، اس نے بھی دروپدی کو بھاگتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ لہٰذا وہ بھی اس جگہ آ کھڑا ہوا جہاں راجہ اور یدھشٹر بیٹھے ہوئے تھے۔ دروپدی جب ان کے سامنے آئی تو راجہ اور یدھشٹر نے غور سے اس کی طرف دیکھا جب کہ ان کے پیچھے کھڑا ہوا بھیم سین بھی انتہائی غضب ناک حالت میں کیچک کی طرف دیکھ رہا تھا، اس کے اندازے بتاتے تھے کہ وہ ابھی آگے بڑھ کر کیچک پر حملہ آور ہوگا اور اسے کاٹ کر رکھ دے گا۔ یدھشٹر نے اندازہ لگا لیا کہ بھیم سین ضرور آگے بڑھ کر کیچک پر حملہ آور ہوگا اور سارا بنا بنایا کھیل بگڑ جائے گا۔ اس موقع پر بھیم سین نے قریبی درخت کی ٹہنی کی طرف ہاتھ بڑھایا، شاید وہ چاہتا تھا کہ وہ ٹہنی توڑ کر کیچک کو مار مار کر ادھ موا کر دے، یدھشٹر نے اسے مخاطب کو کر کے کہا۔

''سنو والا! اگر تم باورچی خانہ میں جلانے کے لئے لکڑیوں کی ضرورت محسوس کرتے ہو تو اس درخت کی شاخیں نہ توڑو، یہ شاخیں ابھی ہری ہیں اور تمہارے باورچی خانہ میں نہیں جلیں گی۔ لہٰذا ایسی شاخیں توڑنے پر تمہیں اپنی قوت ضائع نہیں کرنی چاہئے جب کہ آس پاس بہت سے خشک درخت ہیں جس سے تم لکڑی حاصل کر سکتے ہو، سنو والا وقت کا الاؤ ابھی پکا نہیں ہے کہ ہم وہ کام کریں گے جس کے کرنے کا ابھی وقت نہیں آیا اور بعد میں ہمیں پچھتانا پڑے۔''

بھیم سین سمجھ گیا کہ باتوں ہی باتوں میں اس کا بڑا بھائی کس طرف اشارہ کر رہا ہے وہ جان گیا تھا کہ اس موقع پر اگر اس نے کیچک پر حملہ کر دیا تو ان کا بھید ظاہر ہو جائے گا، یہ خیال آتے ہی بھیم سین کی گردن جھک گئی تھی اور وہ خاموش سے زمین کی طرف دیکھنے لگا تھا۔

دروپدی نے تھوڑی دیر تک خود کو سنبھالا، پھر وہ راجہ کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔ ''اے راجہ آپ جانتے ہیں کہ میں یہاں پناہ کی خاطر آئی تھی اور آپ اور آپ کی رانی سداشنہ نے مجھے نہ صرف محل میں رہنے کی اجازت دی بلکہ میری حفاظت کا بہترین انتظام بھی کیا تھا۔ اے راجہ کیا آپ اس شخص سے میری حفاظت نہیں کر سکتے جو میرا تعاقب کرتا ہوا یہاں تک آیا ہے۔ اے راجہ! میں آپ سے التجا کرتی ہوں کہ اس شخص سے میری حفاظت کی جائے، آپ جانتے ہیں کہ میرے پانچ شوہر ہیں لیکن ان دنوں وہ اس حالت میں نہیں کہ میری حفاظت کر سکیں۔ لہٰذا میں آپ سے گزارش کرتی ہوں کہ مجھے کیچک کے ظلم اور اس کی دست درازی

سے بچائیے۔'' اس کے بعد دروپدی نے کیچک کے ساتھ جو معاملہ پیش آیا تھا، تفصیل کے ساتھ راجہ کے سامنے بیان کر دیا تھا۔

دروپدی کی داستان سن کر راجہ خاموش گردن جھکائے کچھ سوچتا رہا، شاید کیچک جو اس کی فوج کا سپہ سالار تھا، وہ اس کے خلاف کوئی حکم صادر نہ کرنا چاہتا تھا۔ لہٰذا دروپدی کے سارے حالات تفصیل کے ساتھ سننے کے بعد اس نے خاموشی اختیار کر رکھی تھی، وہ اپنے آپ میں اس قدر ہمت نہ پا رہا تھا کہ کیچک کے خلاف کوئی فیصلہ کرے، آخر کار کافی سوچ و بچار کے ویرت کے راجہ نے دروپدی کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

''اے سرندھری جو کچھ تم نے کہا ہے یہ سچ ہی ہوگا لیکن میں اس بات کا اس المیے کا اور اس حادثہ کا کیسے فیصلہ کر سکتا ہوں جو میری آنکھوں کے سامنے پیش ہی نہیں آیا میں نے اس پورے حادثہ کا صرف انجام اس صورت میں دیکھا ہے کہ تم دونوں آگے پیچھے بھاگتے ہوئے آئے ہو اور جب تک میں اس پورے واقعے کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ پاتا، میں صحیح فیصلہ نہیں کر سکتا، میں سمجھتا ہوں جیسا کہ تم نے کہا ہے کہ کیچک نے تمہیں تمہارے بالوں سے پکڑ کر اور زمین پر گراتے ہوئے تمہیں اپنے پاؤں کی ٹھوکر ماری تو ہوسکتا ہے تمہاری طرف سے کسی انگیخت اور برہمی کا سلوک کیا گیا ہو جس کی بنا پر غصہ میں آکر کیچک نے تمہارے ساتھ ایسا سلوک کیا ہو۔ لہٰذا میں تم دونوں کے اس جھگڑے کا کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا اور اس موقع پر میں تم سے صرف یہ ہی کہہ سکتا ہوں کہ تم جاؤ اور اپنے کمرے میں جا کر آرام کرو۔''

ویرت کے راجہ کا یہ فیصلہ سن کر بھیم سین، یدھشٹر اور دروپدی غضب ناک اور سیخ پا سے دکھائی دے رہے تھے۔ قبل اس کے دروپدی یا بھیم سین میں سے کوئی اس معاملے کو خراب یا چوپٹ کرتا، معاملہ کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے یدھشٹر فوراً دروپدی کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''سنو سرندھری! ہمارے راجہ انصاف پسند، شریف اور ایماندار انسان ہے اور یہ باتیں تم بھی جانتی ہو جو کچھ تمہارے ساتھ پیش آیا ہے اسے بھول جاؤ، تمہارے شوہر تمہیں رانی سداشنہ کے پاس ایک سال کے لئے چھوڑ گئے تھے اور اس ایک سال کے دوران رانی سداشنہ نے تمہاری بہترین حفاظت اور نگہداشت کی ہے، اس کے لئے تمہیں رانی کا ممنون اور شکر گزار ہونا چاہیے۔ سنو سرندھری! تمہارا ایک سال پورا ہونے میں صرف پندرہ دن باقی رہ گئے ہیں جو بھی حالات یہاں تمہیں پیش آرہے ہیں انہیں اور پندرہ کے لئے جبر و صبر کر کے برداشت کر جاؤ اور اس کے بعد تم جانتی ہو کہ تمہارے شوہر آئیں گے اور تمہیں اپنے ساتھ لے جائیں گے، اس کے بعد نہ تم یہاں رہو گی اور نہ ہی تم سے متعلق اس راج محل میں کوئی جھگڑا یا فساد اٹھے گا اور اگر تم نے میری بات نہ مانی اور ان پندرہ دن کے اندر اس راج محل میں کوئی جھگڑا کھڑا کر دیا تو تم جانو تمہارے ساتھ ساتھ تمہارے شوہر بھی کسی اذیت میں مبتلا ہو کر رہ جائیں گے اور جس طرح وہ اس وقت تم سے علیحدہ ہو کر خانہ بدوشی کی زندگی بسر کر رہے ہیں ہوسکتا ہے ان کی خانہ بدوشی کی زندگی میں اور اضافہ ہو جائے۔''

دروپدی، یدھشٹر کی ان باتوں کا مطلب سمجھ گئی تھی لہٰذا اس نے خود کو سنبھالا، اپنے غصہ کو ٹھنڈا کیا پھر وہ چپ چاپ وہاں سے چلی گئی تھی۔

دروپدی واپس اپنے کمرے میں آئی، تھوری دیر تک وہ اپنی بے بسی اور بے چارگی پر سسک سسک کر روتی رہی، اس کے بعد اس نے اپنے آپ کو سنبھالا دینے کی کوشش کی، ہاتھ منہ دھویا اور کمرے میں بیٹھ گئی تھی، اتنی دیر تک رانی سداشنہ اس کے کمرے میں داخل ہوئی اور بڑے حیرت انگیز انداز میں اس نے دروپدی کو مخاطب کرتے ہوئے دریافت کیا۔

''سنو سرندھری! ایسا لگتا ہے کہ تم روتی رہی ہو، کیا بات ہے، تمہاری افسردگی اور اُداسی کی کیا وجہ ہے؟''

دروپدی نے کسی قدر خفگی میں رانی سداشنہ کو جواب دیتے ہوئے کہا۔ ''سنو رانی! یہ سب کچھ جانتے ہوئے بھی کہ میرے ساتھ تمہارے بھائی کے محل میں کیا حادثہ پیش آئے گا۔ تم نے مجھے اس کی طرف بھیج دیا، اب تم بیگانگی کا اظہار کرتے ہوئے مجھ سے پوچھ رہی ہو کہ کیا ہوا۔'' پھر جو کچھ اس کے ساتھ کیچک کے محل میں پیش آیا تھا اور بعد میں راجہ کے سامنے جو گفتگو ہوئی تھی وہ تفصیل کے ساتھ اس نے سداشنہ سے کہہ دی تھی۔ سداشنہ یہ ساری داستان سن کر تھوڑی دیر تک متفکر اور مغموم بیٹھی رہی۔ اس دوران دروپدی اس کی طرف بڑے غور سے دیکھتی رہی، یہاں تک کہ دروپدی نے پھر بولنے کی ابتدا کی اور سداشنہ کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

''سنو رانی! تمہارے بھائی نے اپنے محل میں جو سلوک میرے ساتھ کیا اور بدی کا جو معاملہ وہ میرے ساتھ کرنا چاہتا تھا، اس کا مجھے

افسوس نہیں ہے کہ میرے پانچوں شوہروں کو اس واقعہ کی خبر ہو چکی ہے جو تمہارے بھائی کیچک کے باعث میرے ساتھ پیش آچکا ہے اور اے رانی! میں تمہیں یقین دلاتی ہوں کہ عنقریب میرے پانچوں شوہر وارد ہوں گے اور تمہارے بھائی کیچک کا کام تمام کر کے رکھ دیں گے۔ اے رانی میں نے تمہیں پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ مجھے صرف ایک برس کی جلاوطنی کی زندگی تمہارے ہاں گزارنی ہے اس دوران کوئی میری بے عزتی یا میری توہین کا باعث بنا تو میرے شوہر اسے زندہ نہ چھوڑیں گے۔ سنو اے رانی! اب اس وقت کا انتظار کرو جب میرے شوہر یہاں آئیں گے اور اس کیچک کا کام تمام کر کے رکھ دیں گے۔''

رانی سداشنہ جو ہمیشہ دروپدی کے ساتھ شفقت اور نرمی سے پیش آیا کرتی تھی دروپدی کے اس انکشاف پر اس کے لئے اس کی آنکھوں میں دور دور تک نفرت پھیل گئی، وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور پاؤں پٹختی ہوئی غصہ سے وہاں سے چلی گئی تھی۔

اس روز سورج غروب ہونے کے بعد جب رات وارد ہوئی اور لوگ اپنے اپنے گھروں میں دُبک کر سو گئے تو دروپدی اپنے کمرے سے نکلی، آہستہ آہستہ اور دبے پاؤں چلتی ہوئی وہ راج محل کے باورچی خانہ کے قریب اس کمرے کی طرف گئی جہاں بھیم سین رہتا تھا، اس نے دیکھا بھیم سین اس وقت گہری نیند سویا ہوا تھا، دروپدی آگے بڑھ کر بھیم سین کے پلنگ پر بیٹھ گئی اور اس کا شانہ ہلاتے ہوئے اسے جگانے لگی۔ بھیم سین اور دروپدی کے جگانے پر فوراً اٹھ بیٹھا اور بڑی حیرت اور پریشانی میں دروپدی کی طرف دیکھنے لگا تھا۔ دروپدی نے بڑی دھیمی آواز میں اور بڑے رازدارانہ انداز میں بھیم سین کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

بھیم سین! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم گھوڑے بیچ کر یوں گہری نیند سوئے ہوئے ہو، میں پوچھتی ہوں کہ تمہیں کیسے نیند آسکتی ہے جب میں اپنا وقت دکھ، تکلیف اور پریشانی میں کاٹ رہی ہوں۔ سنو بھیم سین میرے شوہر کی حیثیت سے تم کیسے پرسکون نیند سے بغل گیر ہو سکتے ہو جب میں رات کے اس حصہ میں جاگ کر وقت کاٹنے کی کوشش کر رہی ہوں۔ بھیم سین نے ہاتھ بڑھا کر دروپدی کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا اور سرگوشی میں دروپدی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

''دروپدی! یہ تم نے کیا حماقت کی ہے یہاں اس وقت میرے کمرے میں تم کیوں آئی ہو، اگر کسی نے تمہیں یہاں میرے پاس دیکھ لیا تو لوگوں کو اس رشتے کا علم ہو جائے گا جو میرے اور تمہارے درمیان ہے، اس طرح لوگوں پر ہماری اصلیت اور حقیقت بھی ظاہر ہو جائے گی اور ہمیں بارہ سال اور جلاوطنی کی زندگی بسر کرنا پڑے گی، دروپدی جو کچھ تم نے کہنا ہے کہ وہ دن کی روشنی میں آکر باورچی خانہ میں کوئی چیز لینے کے بہانے مجھے بتا دینا، اب جاؤ اور جلدی کرو اگر کسی نے تمہیں میرے پاس یہاں دیکھ لیا تو ہمارا سارا بنا بنایا کھیل اکارت جائے گا۔

دروپدی تھوڑی دیر تک بیٹھی رہی۔ اس درمیان اس نے کچھ سوچا پھر بھیم سین کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

''سنو بھیم! مجھے اب ہر وقت کیچک کی طرف سے خدشہ اور خطرہ لاحق رہنے لگا ہے، وہ کسی بھی وقت مجھے بے آبرو کر سکتا ہے، لہٰذا میں تمہاری طرف آئی ہوں اس موقع پر میں یدھشٹر کی طرف نہیں جا سکتی تھی کہ وہ محل کے اندرونی حصے میں رہتا ہے۔ ارجن، نکولہ اور سہادیو کی طرف بھی نہیں جا سکتی، اس لئے کہ ان کے کمرے یہاں سے دور ہیں، لہٰذا میں سیدھی تمہارے پاس آئی ہوں۔''

بھیم سین جس وقت راجہ کے سامنے میں نے کیچک کی زیادتیوں کی ساری داستان سنائی تھی، اس وقت تم بھی وہاں موجود تھے۔ کیچک نے میرے ساتھ بہت زیادتی کی ہے، اس نے مجھے مارا اور مجھے محل میں بند کر کے بے آبرو کرنا چاہا، میں بڑی مشکل کے ساتھ بھاگ کر اپنی عزت بچانے میں کامیاب ہوئی تھی، جب سے یہ حادثہ پیش آیا ہے مجھے نہ سکون ہے نہ میرا کھانے پینے کو دل کرتا ہے، بس ہر وقت ایک ہی پکار میرے دل میں رہتی ہے کہ کیچک سے اس توہین اور بے عزتی کا بدلہ لیا جائے۔

سنو بھیم! کیچک کے ساتھ میرے اس حادثہ کے بعد ویرت کی رانی سداشنہ بھی میرے خلاف ہو گئی ہے، پہلے وہ میرے ساتھ انتہائی پیار اور محبت سے پیش آتی تھی لیکن گزشتہ دن کے حادثہ کے بعد وہ بھی میرے خلاف ہو چکی ہے، پہلے وہ مجھ سے کوئی محنت مشقت کا کام نہ لیتی تھی پر آج اس نے مجھ سے اپنے لئے خوشبو میں تیار کرنے کے لئے بہت سے چیزیں پسوائیں اور وہ چیزیں پیس پیس کر میرے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے ہیں۔

دروپدی نے اپنے دونوں ہاتھ بھیم سین کے سامنے کر دیئے،

اندھیرے میں بھیم سین نے درو پدی کے ہاتھوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے جائزہ لیا اور محسوس کیا کہ اس کے ہاتھوں پر واقعی چھالے پڑ چکے تھے، اسے تسلی دینے کی خاطر پہلے اس کے دونوں ہاتھ اس نے چوم لئے پھر پیار بھرے انداز میں اس نے درو پدی کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔

''سنو درو پدی! میں جانتا ہوں کیچک نے تمہارے ساتھ زیادتی کرنے کی کوشش کی تھی، تم جانتی ہو کہ میں نے کبھی بھی تمہارا کہا نہیں ٹالا، کل جب تم بھاگتی ہوئی راجہ کے پاس آئی تھیں تو میں سارے معاملہ کو سمجھ گیا تھا، اس وقت مجھے کیچک پر ایسا غصہ آیا تھا کہ میں آگے بڑھ کر اس کا کام تمام کر دیتا، پر اپنے بھائی یدھشٹر کی بروقت نصیحت اور اشارے کے باعث میں باز رہا۔ سنو درو پدی! مجھے تم سے اس قدر پیار ہے کہ میں تو ابھی تک تمہارا وہ حادثہ بھی فراموش نہیں کر سکا دریودھن کا بھائی تمہیں گھسیٹ کر بڑے ہال میں لایا تھا۔ دریدی یہ جلاوطنی کے دن کامیابی کے ساتھ گزر جانے دو پھر تم دیکھنا کہ میں اس کیچک اور دریودھن کے بھائی دسونا سے تمہاری بے عزتی کا کیسا بھیانک انتقام لیتا ہوں مگر ان دنوں ہمیں بڑا محتاط رہنا چاہئے، ہمارے تیرہ برس پورے ہونے میں صرف پندرہ دن باقی رہ گئے ہیں اگر ان پندرہ دنوں کے اندر ہم نے یہاں پر کوئی ہنگامہ کھڑا کر دیا تو لوگوں پر ہماری شناخت ظاہر ہو جائے گی اور تم جانتی ہو کہ اگر ایسا ہو گیا تو ہمیں مزید تیرہ سال کا عرصہ جنگلوں میں گزارنا ہوگا اور میں ایسا نہیں چاہتا، میں بڑا بے چین ہوں کہ یہ پندرہ دن بڑی تیزی سے گزر جائیں گے۔''

درو پدی نے بھیم سین کی بات ماننے سے انکار کر دیا اور روتی ہوئی آواز میں اس نے بھیم سین سے کہا۔ ''بھیم! مجھے امید نہ تھی کہ تم ایسی سنگدل اور بیگانگی سے میری خواہش اور میری آرزو کو ٹھکرا کر رکھ دو گے۔ میں سمجھتی ہوں کہ اب میرے لئے زندہ رہنے کا کوئی راستہ نہیں، اب موت ہی میرے ان مسائل کا حل ہے۔ اگر تم کیچک کو قتل نہیں کرتے تو سنو بھیم سین! میں تم سے وعدہ کرتی ہوں کہ آج رات ہی زہر پی کر اپنا خاتمہ کرلوں گی۔''

درو پدی کے اس انکشاف پر بھیم سین تڑپ اٹھا اور آگے بڑھ کر پہلے بڑے پیار سے اس نے اس کے دونوں بازو تھام لئے، پھر اپنے اوپر لی ہوئی چادر سے درو پدی کی آنکھیں خشک کیں پھر وہ بڑے پیار سے اس کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''سنو درو پدی! میں تم کو افسردہ، اُداس اور روتا ہوا نہیں دیکھ سکتا، تمہاری حالت دیکھتے ہوئے اب میں تم کو یہ مشورہ بھی نہیں دے سکتا کہ ان حالات میں پندرہ دن صبر کرو۔ سنو درو پدی میں کیچک سے انتقام لوں گا اور تمہاری خاطر میں اسے کل ہی ختم کر دوں گا؟''

بھیم سین کے اس فیصلہ پر درو پدی پر خوش ہو گئی تھی اور اس کے چہرے پر اب مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔ اس نے اپنے دونوں بازو چھڑاتے ہوئے بھیم سین کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھامتے ہوئے انہیں چوم لیا تھا۔ اس موقع پر وہ بھیم سین سے کچھ کہنا ہی چاہتی تھی کہ بھیم سین نے پہلے بولتے ہوئے اور اسے مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

''سنو درو پدی! اس وقت تم اپنے کمرے میں جا کر آرام کرو اور کل کیچک سے اس کے محل میں جا کر ملو اور اس سے کہو کہ میں کل کے واقعے اور حادثے پر شرمندہ ہوں اور یہ کہ میں اپنے اس رویئے پر معافی مانگتی ہوں۔ کیچک اگر وہاں تمہارے ساتھ دست درازی کرنا چاہے تو تم بڑے پیار اور بڑی چاہت سے اسے کہنا کہ اس کے محل میں تم اس کے ساتھ رات بسر نہیں کر سکتیں اس لئے کہ اگر کسی کو علم ہو گیا تو وہ بدنام ہو کر رہ جائے گی اور راج محل میں رہنے کے قابل نہ رہو گی، لہٰذا تم راج محل سے متصل جو نیا ناچ گھر ہے وہاں تم اس کا انتظار کرو گی، وہ یہ سن کر خوش ہو جائے گا اور وہ تم سے ملنے ضرور آئے گا، پھر میں بھی وہاں پہنچ جاؤں گا۔ تم دیکھنا میں کیسے وہاں اس کا کام تمام کر کے رکھ دیتا ہوں۔''

بھیم سین کی یہ گفتگو سن کر درو پدی پرسکون اور خوش ہو گئی تھی پھر وہ وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی اور دبے پاؤں چلتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی تھی۔

**TILISMATI DUNYA** (MONTHLY)

ABULMALI, DEOBAND 247554 (U.P)

R.N.I.66796/92,RNP/SHN/61,2015-17

# مطبوعات مکتبہ روحانی دنیا و خصوصی نمبرات

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اسماءِ حسنیٰ کے ذریعہ جسمانی و روحانی علاج 300/- | تحفۃ العاملین 150/- | کشکول عملیات 80/- | جانوروں کے طبی فائدے اور خواب میں دیکھنے کی تعبیر 45/- | اعداد بولتے ہیں 150/- |
| علم الاعداد 85/- | کرشمۂ اعداد 55/- | اعداد کا جادو 45/- | علم الحروف 60/- | پتھروں کی خصوصیات 55/- |
| بسم اللہ کی عظمت وافادیت 40/- | سورہ فاتحہ کی عظمت وافادیت 60/- | آیت الکرسی کی عظمت وافادیت 25/- | سورہ یٰسین کی عظمت وافادیت 30/- | سورہ رحمٰن کی عظمت وافادیت 60/- |
| مجموعہ آیات قرآنی 20/- | اعمال ناسوتی 20/- | اعمال حزب البحر 20/- | بچوں کے نام رکھنے کا فن 100/- | علم الاسرار 75/- |
| سورہ مزمل کی عظمت وافا 45/- | اعداد کی دنیا 55/- | تعلقات اعداد 40/- | اذانِ بت کدہ 90/- | جادو ٹونا نمبر 110/- |
| امراضِ جسمانی نمبر 90/- | حاضرات نمبر 90/- | ہمزاد نمبر 90/- | مؤکلات نمبر 90/- | استخارہ نمبر 90/- |
| روحانی مسائل نمبر 90/- | روحانی ڈاک نمبر 75/- | جنات نمبر 70/- | شیطان نمبر 75/- | خاص نمبر 75/- |
| اعمالِ شر نمبر 90/- | درود و سلام نمبر 90/- | مجرب عملیات نمبر 80/- | علم جفر نمبر 75/- | دست غیب نمبر 75/- |
| روحانی امراض نمبر 75/- | رد اعتراضات نمبر 60/- | خوفناک واقعات نمبر 70/- | عملیات اکابرین نمبر 60/- | عملیات محبت نمبر 110/- |